چونکہ حضرت پیر و مرشد نے مصنف دام برکاتہ کو اپنا خلیفہ اعظم فرمایا تھا اسواسطے لکھا گیا

مجموعہ رسائل

تصنیف شریف جناب مستطاب نواب سید نور الحسن خان صاحب عرف نور میان صاحب

خلیفہ اعظم حقائق آگاہ ولایت پناہ عالی مناقب پیر و مرشد حضرت احمد میان صاحب مدظلہ

فرزند و جانشین و اعظم خلفای حضرت قبلہ عالم عالمیان سیدنا و مولانا

حضرت فضل رحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد

باراول

ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ عیسوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا

نمبر ۲۲۰۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
امابعد واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوث زمان محبوب خلاق **حضرت شاہ محمد آفاق** رضی اللہ عنہ کو اپنے بزرگوں سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ کی حاصل تھی اور طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے اقرب الطرق الی اللہ اور مناسب اس دور آخر زمان کے ہی اور نسبت آپ کی نہایت عالی ہی کہ زبان اور قلم اُس کی شرح سے قاصر ہی اور آپ کے خلیفۂ اعظم ہمارے حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر خلیفۃ اللہ نائب جناب رسالت پناہ سیدنا و مولانا حضرت **فضل رحمن** مدظلہ الاعلیٰ رونق افزای طریقۂ آنجناب اور فیض رسان خاص و عام ہین چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرقاً و غرباً ہی اور وارث اتم حضرت قبلہ کے اُنکے خلف الصدق پیر و مرشد برحق

محبوب الٰہی وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب حضرت احمد میان صاحب مدظلہ الاقدس ہین اگرچہ حضرت شاہ آفاق رضہ کا قبول عام تھا اور ولایت کابل تک آپکا نام تھا مگر حضرات موصوف سے ہر طرف مشہور خاص و عام ہوا چونکہ یہ رسالہ بیان مین سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت اعلیٰ حضرت کے ہی لہذا نام اسکا شہرۂ آفاق رکھا اور راقم الحروف فقیر نور الحسن احمدی کہ گدائے آستانہ ان حضرات کا ہی یہ رسالہ اسکی اول تصنیف ہی جو فیض سے اُنکے مرقوم ہوتا ہی فیض در بیان سلسلہ فی زماننا جو سلاسل اولیا اللہ شائع ہین منجملہ اُنکے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع برکات اکثر طرق ہی اور جس قدر شعبے اس سلسلہ مین پیدا ہوے ہین اور طرق سے نہین نکلے منشا اُسکا یہ ہی کہ یہ طریقہ جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی جنکو ضمنیت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی اور کمالات آنحضرت کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور رہا ہی لہذا مناسب ہر وقت وحال و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقے مین پیدا ہوتا ہی بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطہ امام قاسم و حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکھتے ہین اور سلسلۂ آبائی سے نسبت آپکی علوی ہی اول حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رضہ سے طریقۂ اویسیہ پیدا ہوا بعد ازان حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضہ سے طریقہ خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا اور ایک سلسلہ آپکا حضرت سیّد الطائفہ

جنید بغدادی رضہ سے ملتا ہی بعد ازان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ
بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپکو
علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق غجدوانی رضہ سے بھی بطور
اویسیت فیض پہونچا ہی یہ آپکے ملفوظات مین ہی مرا آن کرامت کردہ اند
کہ بواسطۂ من بلا بر گردد التجا بما کن حاجت روا ہبین در بہشت نروم تا یاران
خاندان خود را نیارم کمینہ یاران من تا پنجاہ قدم شفاعت کند سی سال ست
کہ انچہ بہاء الدین میگوید خدا میکند انتہی اصول طریقۂ نقشبندیہ کے تمام متاخرین
نے اختیار فرمائے ہین بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے
طریقۂ مجددیہ کا ظہور رہوا آپ کو علاوہ طریقۂ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ
مثل سلسلۂ قادریہ وسہروردیہ وچشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپکے
ملہمات کے یہ الہام ہی کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ اوبغیر واسطۃ
الی یوم القیامۃ انتہی اس طریقہ مین بھی بہت سے مشارب پیدا ہوے چنانچہ
طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان وحضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ
احسنیہ حضرت سید آدم بنوری رضہ کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقۂ حضرت شاہ
ولی اللہ رضہ کا اور طریقہ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جسکے
مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوے بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ
حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقہ جامع برکات جملہ طرق بمزید
معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعا سے حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ
سرہ کی پیدا ہوے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد رضہ وخازن الرحمۃ

محمد سعید رضؓ کی اولاد امجاد مین ہین والد ماجد آپکے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب اظہر الدین خان صاحب جو زمانۂ اورنگ زیب شاہ عالمگیرؒ مین منصب ارشاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل المتخلص بوحدت فرزند حضرت خازن الرحمہ رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے اور از روی ارادت و خلافت سلسلہ آپکا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اعاظم خلفاء حضرت قبلہ عالم خواجۂ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت خواجۂ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپکے زیر نگین ہوگیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپکا مرید ہوگیا اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدون کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے جو وہ صاد فرماتے مسلم کرتے تھے فیض در بیان طریقہ طریقۂ نقشبندیہ کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہی

جنید بغدادی رض سے ملتا ہی بعد ازان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ
بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ سے طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپکو
علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق غجدوانی رض سے بھی بطور
اویسیت فیض پہونچا ہی یہ آپکے ملفوظات مین ہی مرا آن کرامت کردہ اند
کہ بواسطۂ من بلا بر گردد التجا بما کن حاجت روا ببین در بہشت نروم تا یاران
خاندان خود را نیارم کمینہ یاران من تا پنجاہ قدم شفاعت کند سی سال ست
کہ آنچہ بہاء الدین میگوید خدا میکند انتہیٰ اصول طریقۂ نقشبندیہ کے تمام متاخرین
نے اختیار فرمائے ہین بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے
طریقۂ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقۂ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ
مثل سلسلۂ قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپکے
ملہمات کے یہ الہام ہی کہ غفرت لک و لمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ
الی یوم القیامۃ انتہیٰ اس طریقہ مین بھی بہت سے مشارب پیدا ہوے چنانچہ
طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان و حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ
احسنیہ حضرت سید آدم بنوری رض کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقہ حضرت شاہ
ولی اللہ رض کا اور طریقہ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جسکے
مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوے بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ
حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقہ جامع برکات جملہ طرق نمزید
معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعا سے حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ
سرہ کی پیدا ہوے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد رض خازن الرحمۃ

محمد سعید خد کی اولاد امجاد مین ہین والد ماجد آپکے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب اظہر الدین خان صاحب جو زمانۂ اورنگ زیب شاہ عالمگیر مین منصب دار شاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل المتخلص بوحدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے اور از روی ارادت و خلافت سلسلہ آپکا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو اعاظم خلفای حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپکے زیر نگین ہوگیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپکا مرید ہوگیا اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدون کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے جو وہ صاد فرماتے مسلم کرتے تھے فیض دربیان طریقۂ نقشبندیہ کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہی

چنانچہ رسالۂ انسیہ حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ماتل و دل ہو اور طریقۂ قادریہ مین غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہی اور طریقۂ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف مین مذکور ہی اور طریقۂ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کتاب مستند ہی چونکہ طریقہ ہمارے حضرت کا لب لباب جملہ طرق اور جامع برکات ہی اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین اور جیسا کہ روش علائی طریقۂ نقشبندیہ مین اقرب الطرق ہی اور حضرت ایشان نے سلوک طریقہ مجددیہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہی اور ہمارے حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ سے ہی اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق صاحب رح پر کہ بڑے عالم باعمل تھے گذرانی تھی بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہی کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور کلام اور توجہ باطن سب سے فیض پہونچتا ہی ایک بار چند شخص امیدوار بیعت تھے بعد نماز کے حضرت نے اُن سے بیعت لی بعد ازان توجہ دی اور فرمایا کہ تم سبکے دل ذاکر ہوگئے تمکو معلوم ہوا یا نہو پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہی جلد معلوم کر لیتا ہی پھر زبان مبارک سے یہ اشعار فرمائے ؎

جائیے کس واسطے اے درد میخانے کے بیچ
اور ہی مستی ہی اپنے دل کے پیمانے کے بیچ

کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھ اور ہی
گل کو کیا سونگھیں دماغ اپنے مین کچھ بو اور ہی

بسان کاغذ آتش زدہ مری گل رو
ترے جلے نہنے اور ہی بہار رکھتے ہین

دل ڈھونڈھنا سینہ مین مرے بو العجبی ہی
اک ڈھیر ہی یان راکھ کا اور آگ دبی ہی

پھر اُسکے معنی فرمائے یعنی اگرچہ ہم بوڑھے ہوگئے ہیں لیکن حرارت عشق کی ویسی ہی باقی ہے

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے	میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے یہ حدیث ہے کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث کو علمای صوفیہ لکھتے آئے ہیں جو نقاد حدیث بھی تھے اور علاوہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض الٰہی پہونچایا ہے اور ہمارے حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچھ نہین بتلاتے ایک بار اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ تو اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے پھر فرمایا کہ یہ معنی ہوے اب مطلب سنو یعنی مجھ مین اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلتا ہے وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیث شریف مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ

صحبت مردان اگر یک ساعت ست	بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست

اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظر و نمین مقامات طے کراتے ہین **فیض در بیان سلوک** الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زمانا شائع ہین اور جو مذکور کتب و رسائل موجودہ تصوف ہین راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً ہر طرح سے کھلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کے ہو تفصیلاً دریافت کرلے ایک شمہ اُس کا تحریر یہ ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی التحقیقت

معاملات الٰہی ہین جو اُن اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ العلماء ورثۃ الانبیاء
اور بنابر معاملہ فیض پر ہی تو فیضان الٰہی چار طرح پر ہی ایک فیض وجود جو تمام
کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہی اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اُس سے شعر ہی دوسرا
فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہی اور اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوس سے
عبارت ہی تیسرا فیض افعال اور حامل اس فیض کے اولیاے عزلت ہین اور
مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اس کی طرف اشارہ ہی اور یوم الدین اس واسطے فرمایا کہ
اوس دن سب بے پردہ افعال الٰہی دیکھین گے چوتھا فیض اسرار کہ
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اس سے مخبر ہی سو یہ علم وحکمت ورثۂ انبیا ہی
جو متعلق بہ کمال وتکمیل ہی اور حامل اوس کے اولیاے عشرت ہین اور یہ سب
فیض بواسطہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہین تو حاصل
سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور بقدر معاملہ علو نسبت
معلوم ہوتا ہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہی
جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچا تھا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک
اوضاع متنوعہ سے بحسب استعداد ومشیت الٰہی سلوک کرتا ہی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جداگانہ فرماتے تھے اور مشاطرق اولیا
اور انواع سلوک کا یہی ہی لہذا فرمایا کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ تاکہ اوس مرتبہ
وحدت سے یہ جو ظہور کثرت ہوا ہی اوسکو باطل نہ سمجھین جب یہ مضمون ذہن نشین
ہوگیا تو اب تفصیل انعام سننا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے دوسرا اوتارنا قرآن شریف کا بڑا انعام ہی جس سے کمالات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہین تیسرے منجملہ نعمای عظیمہ احادیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب وسنت
یا ہی اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن وحدیث نہین کہ سب اونہین
اصول سے ماخوذ اور اوسی اجمال کی تفصیل ہین چوتھا انعام مرشد کامل مکمل ہے
نانچہ خود اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ سے ظاہر ہے غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ آمین

فصل دربیان نسبت چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ
دریہ وسہروردیہ وچشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چار کے ہین لہذا
بت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع نکلے ہین
اضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور رہی اور
تیا اور سہل الوصول ہے

نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نے
ایذا پہونچائی تھی حضرت بھی مظلوم شہید ہوے اور طریقہ سہروردیہ کا رواج
بہت کم ہے اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور ہے اور وہ فیض
عینیت کہ علی منی وانا منہ سے اوس سے عبارت ہے اس طریقے مین بہت
اور فنا فی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت عیسوی تھی تو اُسی نفخت فیہ
روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہین ہو

اوسی کا دم بھرا کرتے ہین سے	اے درد اس جہان مین آکر جہد ا
بے پردہ جس سے ہووے وہ پردہ ہے ساز کا	آور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ

... اعبد ربا لم اره اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت
... سے کسی نے پوچھا

تحریر کرتا ہی اور تبرکاً نام اس رسالہ کا **فیض رحمانی** رکھا کہ ایک جزء پر نام مبارک حضرت مدظلہ العالی کے مشتمل ہے للراقم

ع
کی جب دعا تو عشق سے اوسکی زبان پر
نام خدا بھی آیا تو رحمان آگیا

اور یہ رسالہ مشتمل ہی چند فوائد پر

ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اوس مین دین کی تفصیل ساتھ اسلام و ایمان و احسان کے فرمائی ہی تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر احسان کے بھی نقصان دین ہی اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہی اور ایمان سے عقائد کا اور احسان سے عرفان کا اور جس کو علم اسلام و ایمان اور احسان حاصل ہی وہ علمای راسخین مین سے ہی تو علم اسلام مسمی بفقہ ہی اور علم ایمان یعنی تفصیل عقائد ہی اور علم احسان مسمی بہ علم تصوف ہی اور جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہی کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہین اور اصل حدیث قرآن ہی بالجملہ جو کچھ ہی سو قرآن و حدیث ہی تو ہر ایک کو لازم ہی کہ اسلام و ایمان پر استقامت کرے قل امنت باللہ ثم استقم تا کہ مقام احسان پر فائز ہو

ع
بجز بکعبہ رفتم بجرم رہم ندادند
کہ تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

در اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی جو ہر مسلمان پر فرض ہی اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین

اختلاف بھی مضر ایمان نہیں اور اہل عرفان جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے
اُن کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق رکھتے ہین اور اہلِ عرفان مین جو ظاہراً
اختلاف معلوم ہوتا ہی اوس کا منشا بھی علمای راسخین پر جن کا عرفان جامع ور

نسبت عالی ہی کھلا ہوا ہی		ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد

ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل ہوئے ہین کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہین
اور علما اس کے قائل ہین کہ گھٹتا بڑھتا ہی سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہے
کہ ظاہر ایمان اعمال ہین اور باطن ایمان تصدیق قلبی ہی سو وہ تصدیق قلبی جو
باطن ایمان ہی زیادت و نقصان پذیر نہین اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین کم اور زیادہ
ہوتے ہین اور چونکہ ظاہر و باطن مین ملازمت ہی لہذا یہ بھی صادق آتا ہی کہ
ایمان گھٹتا بڑھتا ہی اور جب اوس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑھتا نہین
کہ تصدیق قلبی ہر حال مین قائم ہے جیسے باطن انسان روح ہی اور ظاہر انسان
بدن ہی روح ہمیشہ یکسان رہتی ہی اور بدن مین زیادتی اور نقص ہوتا رہتا ہی
باوجود اس کے یہ مین کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی تو اجتہاد حضرت امام اعظم
کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہی اسی واسطے اہل ظاہر اوس کی کنہ سے واقف
نہین ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہی
... امام جعفر صادق علیہ السلام

متعمداً سے استدلال کرتے ہین اور امام اعظم یون معنی فرماتے ہین کہ
صلوٰۃ کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض ہی کا
صرف اوس کے ترک سے اور کفر بمعنی کفران نعمت بھی آیا ہو اور تکفیر ذالک
لفظ حدیث ہی اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کرلو **ف** جملہ مختلفات اکابر امت
وعلمای اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقربیت رکھتے ہین
اون سب کے درمیان ہین حق دائر ہے اور اگر دائرۂ حق سے باہر ہون تو اثر
خیر امم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ ومالکیہ وحنبلیہ وشافعیہ کوئے
ضلالت ہین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب وسنت اور واسطے اون
اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اون کی حقانیت سے خوب
واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہی الناس معادن کمعادن
الذهب والفضة اور اجماع اہل حق اور مقبولان خدا ورسول کا ان مذاہب
اور طرق پر دلیل قاطع ہی اون کی حقیت پر اور خلافت خلفای راشدین کی
اجماع اہل حق سے ہوئی ہی ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر اون کی نصوص اللہ
نہین اور کس حدیث مین آیا ہی کہ حضرت ابوبکر سے بعد ازان حضرت عمر و
حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا اور وہ بیعت جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سب نے کی تھی کافی تھی لیکن صحابہ کرام عدول الی خطا لغرض

ﮧ اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزار ہا اولیاے کبار کہ مصداق العلماء
ﺔ الانبیاء ہین گذرے ہین چنانچہ تمام پیران طریقۂ نقشبندیہ اسی
ب ہین ہوے ہین اور اب تک موجود ہین تو وہ بزرگ جن کو خود آنحضرت
ی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہوگئی ہی اور حضوری سے مشرف
و تے ہین اون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہین بتلا دیا کہ تم
ہب باطل پر ہو بلکہ اون کو رسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کیونکر ہوئی
الغرض حاصل کلام یہ ہی کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول ہین نہ ہو اور
ط ریقہ کہ اون کی طرف موصل ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہو اور محبت
دا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت اوس طریقے کی
کافی ہی وما بعد الحق الا الضلال **ف** اکثر لوگ جو فی زماننا اپنے کو موحد
کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیا کو بنظر اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اپنے
مساوی زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے
لہذا اصحابہ کرام و اولیاے امت کو جو بمنزلۂ اجزاے جناب نبوت ہین اونکو بھی
نظر تعظیم سے نہین دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ مین انبیاء
اور اولیاء کو الفاظ بیت سے یاد کرتے ہین اور اون کو بندۂ عاجز وغیرہ
الفاظ سے خطاب کرتے ہین عجب احمق ہین خدا تو یون فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہی کہ ہم اون کو ایسے الفاظ سے
یاد کرین جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور بابہ الاشتراک بشریت پر نظر
کرکے مابہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہین اوس سے قطع نظر
کرین اگرچہ ظاہرا یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان پر رکھ کے اپنے کو معتقد
خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین لیکن صرف زبانی اور دام شیطانی ہی اور ظاہرا
زبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے معمور ہی اب ایک مثال سنو
مثلاً ایک سلطان اعظم ہے اور اُس کے وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار
خواص بارگاہ ہین ظاہر ہے کہ اُن سب کو جو اعزاز ہی بادشاہ نے دیا ہے کما قیل ؎

نیاوردم از خانہ چیزے نخست		تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

اب باوجود اس کے اگر اُنکو کوئی دوسرا الفاظ پست سے گھٹا کر یاد کرے تو
خود سوچو کہ وہ سلطان خوش ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کریگا غرض
اللہ میاں کا لفظ عجب کلیہ ہی جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہین اور
سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہی اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے
بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا و انبیا کے اون کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اوسی
[illegible]ت کہ نسبت مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکار سد راہ فیض ہی ؎

ف موافق حدیث شریف کے دو چیزین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑی ہین
جن کا تمسک گمراہی سے امان مین رکھتا ہی ایک قرآن شریف دوسرے
اہل بیت اور ارقبوا محمداً فی اھل بیتہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہے
سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہین حتی کہ طریقۂ نقشبندیہ بھی حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے متصل ہی اور انا مدینۃ العلم وعلی بابھا
سے مراد علم سینہ ہی والا علم ظاہر جیسا کہ اور صحابہ سے پہونچا ہی آپ سے کہان
پہونچا ہی جامع قرآن حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہین اور جہاد وترویج
دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہی اور تمام احادیث او رسنن
صحابۂ کبار خصوصاً حضرت عائشۂ صدیقہ وحضرت ابوہریرہ وحضرت انس
وحضرت ابن عمر وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہین اور کچھ حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے بھی ہین اور ائمۂ مجتہدین مین سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کا مذہب گویا مذہب اہل بیت ہی کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق
رضی اللہ عنہ سے استفادہ ہوا ہی لولا السنتان لھلک النعمان آپ کا قول ہی
اس مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منتا

ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان واین مذہب باوجود کثرت متابعان در اصول و فروع
از سائر مذاہب متمیز ست و در استنباط طریق علیحدہ دارد و این معنی مبنی از حقیقت ست
عجب معاملہ ست امام ابوحنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم ست و احادیث مرسل را در
رنگ احادیث مسند شایان متابعت می داند و بر رای خود مقدم میدارد و ہمچنین
قول صحابی را بواسطہ شرف صحبت خیر البشر علیہ و علیہم الصلوات والتسلیمات بر رای خود
مقدم می دارد و دیگران نہ چنین اند مع ذلک مخالفان او را اصحاب رای می دانند
والفاظیکہ مبنی از سوء ادب ست باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بکمال علم و وفور
ورع و تقوی او معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار سر
دین و رئیس اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ
بِاَفْوَاهِهِمْ جماعہ کہ این اکابر دین را اصحاب رای می دانند اگر این اعتقاد دارند
کہ ایشان برای خود حکم می کردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از
اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال و مبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بوند
این اعتقاد نہ کند مگر جاہلی کہ از جہل خود بی خبر ست یا زندیقی کہ مقصودش ابطال
شطر دین ست ناقصی چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را منحصر دران ساختہ
ما ورای علوم خود را نفی می نمایند و آنچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند علیہ

چو آن کرمی کہ در سنگی نہان ست

اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ
تحریر فرماتے ہیں نالہ طریقہ نقشبند
کہ محمدیان خالص تباع آن دارند

بطور معمول ہین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند و اعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را
می فہمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان می کنند انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور
قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے ہین لیکن مذہب کسی کا بجز ائمہ اربعہ کے
مدون نہوا اور حضرت غوث اعظم اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور خاص و عام ہین سو یہ حکمت آلہی اور اوس کا

قبول ہی جس کو عنایت کرے سو	بمقبولی کسی را دسترس نیست
قبول خاطر اندر دست کس نیست	اور بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر دوسرے

مذہب کے عمل کیا ہی سو وہ مثل اوس اختلاف کے ہی کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف
اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہی سو اس کے واسطے کمال علم
و نور بصیرت درکار ہی اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم رح کو اللہ تعالی سے
نظر آتا ہی کسی امام کو نہین اور امام بخاری و مسلم اونکے رتبہ کو نہین پاتے رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہی جو بعد فیض رحمانی کے
مرقوم ہوتا ہی اور نام اس کا بمناسبت اسم مبارک حضرت پیر و مرشد دام فیوضہ کے
نور احمدی رکھا اللہ تعالی نافع خاص و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہی چند لطائف پر
لطیفہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشنی ہی آسمانون کی اور زمین کی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور سے اللہ تعالی کے پیدا ہوے ہین اور خلق آپ کے
نور سے پیدا ہوئی ہی تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کھلے کہ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ
فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ

مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند طاق کے ہی مراد سینۂ مبارک آپ کا ہی کہ طاق محراب عبودیت طالبانِ خدا ہی اوس مین ایک چراغ ہی یعنی قلب مبارک آپ کا وہ چراغ دھرا ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہی جس مین لطیفۂ قلب ہی وہ شیشہ جیسے ایک تارا ہی چمکیا روشن کیا جاتا ہی وہ چراغ درخت مبارک زیتون سے یعنے اپنی اصل سے

تو درخت بلند بالائی		ما تماشا کنان کوتہ دست

نہ طرف مشرق کے ہی اور نہ مغرب کے یعنی لامکانی ہی نزدیک ہی تیل اوسکا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اوسکو آگ یعنی وہ محتاج آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہی کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہی روشنی پر راہ دکھاتا ہی اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بتاتا ہی اللہ مثالین واسطے لوگون کے سبحان اللہ پردۂ مثال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور عجب کنایہ ہی کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح اور معشوق کا نام بکنایہ لینے مین عجب لطف ہی کہ بیان سے باہر ہی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندگان خاص کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض اور منور ہوی اور خیر القرون سے الی الآن وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہی یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم مین اون کا نام روشن ہی لطیفہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کوثر بمعنی خیر کثیر حوض ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائین گے اور امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہی پلائین گے

اور حسب ارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ
جو اس عالم مین معانی ہین آخرت مین مجسم ہوکر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ
اعمال صالحہ اور اسی طرح اعمال خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے
نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا حضرت علی کا اس لیئے ہی کہ فیض ولایت جس کو
پہونچتا ہی آپ کے واسطے سے پہونچتا ہی چنانچہ حدیث شریف مولیٰ کل مؤمن اسپر
دال ہی اور حوض اور کوثر پر جام ہین کہ مثل کواکب کی تابان ہین سو یہ فیض نظر
ساقی کوثر کا ہی کہ متشکل بصورت جام کے ہوگا اور بہت متعلق دل سے ہی مگر بوسیلہ نظر

پہونچتی ہے نظر مرشد مشہور ہی ہے	دونون جہان کی نہ رہی پھر خبر اوسے
دو پیالے تیری آنکھون نے جسکو پلا دیے	اور فیض نظر یہان ہی اور جام کوثر وہان ہے

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہی اور دار الجزا آخرت ہی یعنی ہر شئے کا بدلا وہان ملیگا اور جیسا
یہان کیا ہی وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ بھی ہین کہ جن کا دیکھنا باعث
تنعم ہوگا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار کرتے ہین ہے

ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد	کہ مرغ ہر چمنے گفتگوی او دارد

اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ
الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا اور جنت کو مہمانی فرمایا ہی تو اس مہمانی سے مقصود کچھ اور ہی یعنے
دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین بلکہ محض فضل رحمٰن ہی کہ للذین
احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ بالجملہ حدیث مین آیا ہی کہ زمین کوثر مشک اور کنکر اوس کے
مروارید ہین تو جس نے فیض کوثر مین غواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان
اوس کے ہاتھ آئیگا اور وہ گوہر بے بہا ہے حکمت اوسکی زبان سے جھڑین گے

لطیفہ حضرت زلیخا کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہوگئی اور کیفیت اونکی عاشقی کی مشہور ہوئی تو بعض عورتون نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخا نے اون کو اپنے مکان مین بلایا اور ایک ایک چھری ہاتھ مین دی اوس کے بعد حضرت یوسف کا جلوہ دکھایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہوئی اسی طرح جب کیفیت محبت الٰہی کی سالک پر غالب ہوتی ہی اور دیوانہ وار اوس سے حرکات ہونے لگتے ہین تو اہلِ دنیا بسبب کور باطنی کے معترض ہوا کرتے ہین اور ملامت سے پیش آتے ہین ع

اگر پرسند سعدا از عشق او حاصل چہ داری	ملامتہای گوناگون جراحتہای بے مرہم

اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہوجاتا ہی اور اپنے معشوق کی جھلک اون کو دکھا دیتا ہی تو آخر کار قائل ہوجاتے ہین اور اعتراض سے باز آتے ہین تو اون عورتون پر حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بھی اوس رنگ سے رنگین ہوگئین اسی طرح مریدون کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہی اور اون عورتون نے اوس کیفیت مین ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا تو باعث یہ تھا کہ وہ عورتین عالم تلوین مین تھین اور حضرت زلیخا کا عشق مقام تمکین پر پہونچا ہوا تھا ع

پاس ادب ببین کہ بکوئے شہید عشق	با ہمتی تپید کہ گرد از زمین نخاست

لطیفہ حدیث شریف مین ہی انا املح واخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی ہی جس کو دیکھ کر آدمی بے اختیار ہوجاتا ہی چنانچہ ایک حدیث مین ہی کہ لوگ جنت مین حور کو دیکھکر سجدہ کرین گے اس خیال سے کہ خدا ہی بعد ازان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہین اور حسن ملاحت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہین ہوتا کہ ہیبت یہان بہت ہی لیکن جی ہی جی مین گھلا کرتا ہی اولو الالباب پر ظاہر ہی کہ عالم اوس ہنگامی سے

بڑھا ہوا ہی یہی سبب ہی کہ جو آنحضرت کو دور سے دیکھتا تھا ہیبت کرتا تھا اور جب

نزدیک پہونچتا تھا محبت کرتا تھا ؎

گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش راچسان خواہد کشید

لطیفہ نسبت لطیفہ نفس کی جو اقربیت مین پیدا ہوتی ہی بزرگان نقشبندیہ سے رائج ہوئی ہی اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم امر کو ولایت صغری سے اور نسبت لطیفۂ نفس کو ولایت کبری سے تعبیر فرماتے ہین اور فوق ولایت کبری کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا کہتے ہین یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کھلی ہی اور اسکے علاوہ اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہین جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان عالی شان کے ہین لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصۂ مجددیہ نایاب ہی صرف سلوک رسمی رہگیا ہی اسی واسطے ہمارے حضرت پابندی رسوم سے برکنار ہین **لطیفہ** ہمارے حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہی اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس حدیث مین ہم سبق تھے شاہ عبد الغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت شاہ آفاق رض کے تھے دونون صاحب حضرت شاہ آفاق رض کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین دہلی شریف کو گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین حاضر ہوے تو آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا کہ ان کو نذر دکھلاؤ ہر چند آپ نے تواضع کی نمانا حضرت شاہ آفاق جملہ کمالات باطن مین طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہوگیا تھا کہ ان کا یہ رتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے

لطیفہ شاہ غلام رسول صاحب رہنے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا یہان سے قدم اوٹھا حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرت وہان سے چلے آئے شاہ صاحب نے خوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت آدمی بھیجکر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمھارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک آفتاب ہی کہ مشرق سے مغرب تک چمکیگا یہ تذکرہ حضرت پیرو مرشد سے سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت تھی الحان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت مین عبادت ساتھ سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا ہی اور ظاہر ہی کہ اعتدال کمال حسن ہی سو محبت اور محبوبیت دونون ذات پاک مین جمع ہین سے

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو اپنی سمع و بصر فرمایا ہی تو حضرت ابوبکر سنتے ہی ایمان لائے ہین اور حضرت عمرؓ نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوے یہی سبب ہی کہ دونو صاحب نزدیک جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین علیہما السلام وہان نہین تو ظاہر ہی کہ آنکھ کہین نہین جاتی اور نظر خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہی لیکن آنکھ سے جدا بھی نہین ہوتی اور اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہی لیکن خدا جانے کہان ہوتا ہی ع

ہر چند کہ یہان ہی یہان نہین ہی	پہلو مین دل تپان نہین ہی

حدیث شریف مین ہی کہ لڑکیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف کے ساتھ

گا رہی تھین آپ سُن رہے تھے حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بھی سنتے رہے جب حضرت
عمرؓ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تھین گانا موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے
ملتا ہے اسی مناسبت سے فرما گئے کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد
الف ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہین اوس رگ فاروقی کی
جنبش تھی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ
محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نفرمایا بلکہ ارشاد کیا
کہ وہ بدرجۂ کمال پہونچ گیا ہے ہمکو اوسپر اعتراض نہین اور حضرت مرزا مظہر جانجانان
قدس اللہ سرہ بھی نہین سنتے تھے آپ کو حضرت مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت
درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین دوسری تاریخ ہر ماہ کے کاملان موسیقی بلا طلب
اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے
حضرت مرزا صاحب سے پوچھا کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین
سنتے آپ نے جواب دیا کہ وہ کن رسی ہین مین آنکھ رسی ہون رموز عاشقان
عاشق بداند **لطیفہ** علم غیب اللہ تعالیٰ کو ہی اور کسی کو نہین اولیا کے دل منور
ہوتے ہین کہ اوس کے ذریعہ سے جدھر التفات کرتے ہین اُن پر کھل جاتا ہی بلکہ
اللہ تعالیٰ بے التفات کے بھی کھول دیتا ہی اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر
بنور اللہ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک منکشف ہو جاتا ہے یہ پر تو
علم الٰہی کا پڑ جاتا ہے کنت سمعہ و بصرہ اس سی عبارت ہی ؎

علم حق در علم صوفی گم شود	این سخن کے باور مردم شود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کیا حال ہی انھون نے عرض کیا
یارسول اللہ عرش وکرسی اور بہشت ودوزخ سب دیکھ رہا ہون آپ نے فرمایا
عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی اللہ تعالیٰ اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہی کہ اُس کے
ذریعہ سے دور دور کے کام ہوتے ہین کہ وہان عقل وفہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو
اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہی تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہی ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رحؒ کے بھوپال مین نوکر تھے اوس
زمانہ مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تھی اثناے جنگ مین ایک سکھ نے
اون کو بھالا مارا او نھون نے اوسی وقت حضرت شاہ آفاق کو یاد کیا آپ نے اپنی
پشت مبارک پر جھیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت کی پشت مبارک سے خون روان ہوا
وہان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ تھی حاضر تھے باصرار استفسار کرنے لگے آخر آپ نے بیان
فرمادیا اور بسم اللہ کر کے اپنی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا خون بند ہو گیا گویا زخم ہی نہ تھا
ایسے ہی مذکور تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جن کے بیان کے لیے ایک دفتر
چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تھا کہ کرامات الاولیاء حق لطیفہ قرب خلافت
خلفای راشدین کو ہی اور قرب امامت ائمہ اہل بیت کو مسلم ہی اور اس قرب مین
ایک اتحاد ہی جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہی اور حضرت امام حسن رضؓ سر سے ناف تک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے اور حضرت امام حسینؓ ناف سے پانون تک
یہ بھی اوس اتحاد کا باعث ہی اور مرتبۂ سیادت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی ہی
اور امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بھی اون کو سید اشباب اھل الجنۃ فرمایا اور
حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سید کھول اھل الجنۃ اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ

اہلِ بیت سے از روے نسب کے نہو اور فائدہ اوس قرب کا ہو جیسا کہ حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اھل البیت لطیفہ ہمارے حضرت وقت
بیعت لینے کے اس طرح فرمایا کرتے تھے کہ بیعت ہے رسول اللہ کی طریقہ میں حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم
امابعد یہ رسالہ چوتھا راقم الحروف کا موسوم بہ **میخانۂ عشق** متضمن بعض
نکات سورۂ رحمٰن ہے امید کہ پسند خاطر ارباب عرفان ہو للراقم

لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھ	یہ میخانہ بھی کیا چلتا ہوا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ واضح ہو کہ انسان آئینہ دار
رحمٰن ہے اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہے جس سے سالکان راہ و ذاہبان
فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہیں راہ پاتے ہیں تو وہ نور بیان سالکان انفس کا
راہبر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے لہٰذا بعد اس کے فرمایا
اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ سورج اور چاند گردش میں ہیں اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے
اور اہل ارشاد بیان کو ایر پھیر کر انواع عبارت میں موافق ہر استعداد کے
پردہ کشائی اسرار فرماتے ہیں علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاق کا ہے

عالم تمام ور دز آیات حق پُر است	تو اند کی بغور ببین این کتاب را

الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردان طلب ہے اور جیسے کہ انفس محو ذوق و شوق
وانس و انجذاب ہیں اسی طرح آفاق میں چاند سورج تارے خدا جانے کس

پردہ نشین کی تاک جھانک مین ہین سو	ندانم ہر شب از شوق کہ امین شور محشر ہا
تنک در پردہای خواب می ریزند اختر ہا	وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ اور جھاڑ

اور درخت سجدہ کر رہے ہین اور تمام برگ و بار اوس کی یاد مین مشغول ہین سو

چمن مین جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا	لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ اور آسمان کو اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ مت زیادتی کرو ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال و اقوال و احوال چاہیے کہ اندازہ سے ہون اور مثل تفریط کے افراط بھی نہ رکھتے ہون جیسے زہاد خشک و ملایان بے معنی گھٹاتی بڑھاتے ہین سو

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا		ولیکن میفزا ے بر مصطفےٰ	

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال و مدہوشان سکر استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور کوچہ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی مین نہین آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہی وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ اور زمین کو رکھا واسطے خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کھجورین خوشون والی اور اناج بھس والا جو علف دواب ہی اور پھول خوشبو کے سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تاکہ اوسکو کھائین اور کھلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائین نہ یہ کہ مثل رہبانون کے

اون کو اپنے اوپر حرام کر لین سو	ما زاہد روزہ دار جو خوار نئیم
ما چیلہ نشین رو بدیوار نئیم	چیزے کہ ز حق رسد بصد شوق خوریم

پرہیز چرا کنیم بیمار نسیم		فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونو یہ خطاب طرف جن وانس کے ہے
کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع و بصر کے ہی کہ انسان ان
دونون کی وجہ سے نعمای آلہی کا بیان سنتا ہی اور دیکھتا ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے شعلہ سے تو انسان
وہی ہی جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلۂ غضب و حسد و کبر وغیرہ شہوات
نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدا وہی عنصر ناری ہی رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ
رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پروردگار دو مشرق کا اور دو مغرب کا
تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا رہتا یا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل
موسم کی کہان میسر ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت ہی مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ہر ایک اپنے مطلب کی سنتا ہی اور
سمجھتا ہی تو اس آیت کے اسرار عجیب ہین عاشق کو معشوق سے تمتع از روی سمع
کے ہی یا از روے بصر کے تو نسبت سمع کی ایک دریای زخار ہی کہ فیض وصال شل بر سطح
برستا ہی اور بصر کی نسبت دوسرا دریای معاج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہی اور
عاشق کو کبھی اس ہنگامۂ سمع و بصر سے فرصت نہین اور دونون مین عجیب پردہ ہی کہ
سمع بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہے

آہنگ ترا نام خدای شنویم		ہر جا نی و چنگ صدای شنویم
ور گوش نہیم ہم ترا می شنویم		گر چشم کشائیم تو مد نظرے

یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان فبای آلاء ربکما تکذبٰن یعنی اُن بحرین
سمع وبصر سے عجب عجب در و جواہر معارف ہاتھ آتے ہین اور عاشق کی زبان سے
بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین وله الجوار المنشئٰت فی البحر کالاعلام فبای
آلاء ربکما تکذبٰن وہ کشتیان اُسی دریای عرفان مین قائم ہین تا کہ طالبان خدا اُنکے
ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود ہون ؎

دریا پہ عبث جاے ہے ساقی سے کہو
آنکھین تری یون نشہ سے جاتی ہین چڑھی
جون کشتی چڑھا وپر کھنچی جاتی ہو
ہے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو

کل من علیہا فان ویبقی وجہ
ربک ذوالجلٰل والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبٰن ضمیر اقرب کی طرف
راجع کرنا بہتر ہی ابعد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو اُن کشتیون پر ہین فنا
ہونے والے ہین اور باقی رہیگا منہ تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہی
یعنی حاصل وس کشتی مین بیٹھنے کا اور نتیجہ سیر وسلوک کا فنا و بقا ہی اور وجہ کا اشارہ
بے وجہ نہین فہم من فہم تشبیہ کشتی کی آنکھ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ
عالم تشبیہ ہی تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت آلٰہی ہی اور بیوساطہ
مرشد وصول الی اللہ نادر ہی ؎

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیاہستش ورق

اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سما جاتی سے
بہت زیبا ہی ظاہر ہی کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہی تو اُسکا نقشہ تمام اوس دیکھنے والے کی
آنکھ مین کھنچ جاتا ہی بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی ہی جو کسی ریاضت اور
مجاہدۂ سالہا سال سے ممکن نہین یسئلہ من فی السمٰوٰت والارض کل یوم
ہو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبٰن یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا ہی اور آسمان

اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہین اور یہ سب وجود وحیات وغیرہ
اور گھر بار مال ومتاع سب اوسکا دیا ہوا ہی اور مثل فیض کونی کے فیض ارشاد و نور ہدایت
مومنین پر نازل ہوتا ہی اور جو کوئی جس سے مانگتا ہی اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی
درحقیقت خدا دیتا ہی یہ سب اسباب ورو پوش اوس کے افعال کے ہین چنانچہ
اکتساب مدد معاش امرا و سلاطین سے کرتے ہین اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہین اور
حصول ظاہر قرآن وحدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہی اور ذریعہ اس فیض کے وہ ہین
اور کسب فیض باطن وعلم سینہ مرشدون سے دستور ہی اور وسیلہ اس فیض کے وہ ہین
سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنی تمھارا حساب لین گے
دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھ جائین گے اور منکر بھی مقر ہونگے
اور بے پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہونگے اور مقر سجدہ کرینگے اور منکرون کی
پشت تختہ ہو جائیگی پھر مقر جنت مین زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہون گے اور وجہ اللہ
عجب مرتبہ عالی ہی جس سے مومنین اور دوستان خدا آنکھین ٹھنڈی کرین گے اور کافر
محروم اس نعمت سے آگ مین جلین گے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ای گروہ جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل بھاگو
کنارون سے آسمانون اور زمین کے تو نکل بھاگو نہین نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ
کہان ہے بہر حال اطاعت کرو يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ بھیجے جاوین گے تم پر شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فَاِذَا انْشَقَّتِ
السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پھر جب پھٹ جاوے

آسمان اور ہوجاوے سرخ مانند نری کے یہ بیان ہے قیامت کے دن کا

	قیامت فتنہ از قامت او		دو عالم جلوہ از طلعت او	

یعنی قیامت بھی ایک ٹھوکر ہی معشوق کی فیومئذٍ لا یُسئل عن ذنبہٖ انسٌ
ولا جانٌّ فبای آلاء ربکما تکذبٰن پھر اس دن نہ پوچھا جائیگا کوئی اسکے گناہ سے
یُعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء
ربکما تکذبٰن پہچانے جائینگے گنہگار پیشانی سے رویش بمبین حالش مپرس
اور جو نیک ہون گے اونکا چہرہ بحال ہوگا پھر پکڑی جائینگی پیشانیان اور قدم یعنی
اوسی ناصیہ پر حکم صادر ہوگا ھٰذہٖ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یطوفون بینہا
وبین حمیمٍ اٰنٍ فبای آلاء ربکما تکذبٰن یہ وہ دوزخ ہی جس کو جھٹلاتے تھے
گنہگار پھرینگے درمیان اوس کے اور گرم پانی کھولتے ہوے کے یعنی وہ سب بھاڑ مین
جائینگے نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن فبای آلاء ربکما تکذبٰن
یہان یہ نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنے ایمان کے ساتھ اطاعت بھی کی
تو اون دو باتون کا بدلا دو باغ ہین ذواتا افنانٍ فبای آلاء ربکما تکذبٰن
اون باغون مین بہت سی ٹہنیان ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن مطیع مین ہین
اوسکا یہ بدلا ہی فیہما عینٰن تجریٰن فبای آلاء ربکما تکذبٰن اون ہین دو چشمے
بہتے ہین یہ بدلا ہے اون دو چشمون کا جو خوف خدا سے بہتی تھین فیہما من کل
فاکہۃٍ زوجٰن فبای آلاء ربکما تکذبٰن وہ میوے یہی ثمرہ ایمان ہین متکئین
علی فرشٍ بطائنہا من استبرقٍ وجنا الجنتین دانٍ فبای آلاء ربکما تکذبٰن
اون فرشون پر تکیہ لگائینگے یہ بدلا ہو اوس تکیہ کا جو اونھون نے خدا پر کیا اور

اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان بآسانی تمام مطالب اُن کے ہاتھ آئے
وہان بھی سہولت سے میوہ پائین گے فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنی وہ اچھوتی بیبیان ہین
کہ اُن تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچی نگاہ والیان گَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ جیسے یاقوت اور مرجان هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
الْاِحْسَانُ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اور جن کے نفس مطمئنہ ہین انکی جنت
زیادہ عالی ہوگی وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
مُدْهَآمَّتٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنی وہ باغ ہرے بھرے ہین
فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ انمین دو چشمے اوبلتے ہین
فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اُن مین میوے ہین
اور کھجورین اور انار فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
اون سب باغون مین بھلی عورتین ہین خوبصورت حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ حورین ہین خیمہ نشین لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَآنٌّ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ یعنی وہ بن بیاہی ہین مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی
رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تکیہ لگائے ہوے
چاندنیان سبز اور چھاپہ دار خوش طرح پر تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ
بڑی برکت والا ہے نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے ۵ تم تو عاشق ہین تمہارے نام کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰی

امابعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نشئہ عرفان** کہ حاصل میخانۂ عشق ہے مشتمل اکثر معارف عام فہم خاص پسند پر ہی جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم کر سکتے ہین **معرفت** اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض اس کو بھی اسماے صفاتی سے شمار کرتے ہین کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسماو صفات ہے تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسماوصفات زائد ہین ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لان اللہ تعالیٰ وراء الوراء لایعبر عنہ بعبارۃ اور اس لحاظ سے کہ جامع جمیع اسماوصفات کون ہی وہی ذات ہی اسم ذاتی کہنا درست ہو **معرفت** صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض اکابر صفت وجود کو بڑھاکر نو صفت کے قائل ہوے ہین تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ وجود بھی ایک صفت ہی نو ہوتے ہین اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب مین ساری ہی تو آٹھ ہوتے ہین **معرفت** شرائع سابقہ مین سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تھا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہی اور اب جو منسوخ ہی تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی برے کام کو کسی کے واسطے روا نہین رکھتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم وتکریم ہے باقی ہی اور دوستان خدا کی جناب مین نیازمندی لازم ہے کہ یہ آؤ بھگت خدا کی ہی اور وہ جو ایک حدیث مین ہی کہ مت کھڑے ہو میرے سامنے جیسے کھڑے ہوتے ہین اعاجم اُن کے رؤسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہین ہی بلکہ نفی اوس وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لاتقوموا فرمانا کافی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑی ہوا کرتی تھین **معرفت** اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اور اَللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کے باب مین اختلاف اہل ظاہر کا ہے

سوا ایان ان دونون آیتون پر ہی وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا اور حدیث مین ہی ان من افضل ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بھی کوئی جلوہ ضرور ہی ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی

اور وحی عرش سے آتی تھی ؎		سخن از عرش بدل بردن رندان آمد
این می ناب نہ شیشۂ افلاک چکید		معرفت معانی ہین مقامات عشرۂ

سلوک کی بڑا اختلاف ہی اور ہر عارف نے موافق اپنی دید و فہمید کے معانی بیان کیے ہین

اور وہ سب بجای خود درست ہین ؎		ہرچہ خوبان کنند خوب آید

راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوے تحریر کرتا ہی توبہ پشیمان ہونا گناہون سے کہ الندم توبۃ یہ باطن توبہ ہی اور ظاہر توبہ استغفار ہی انابت رجوع الی اللہ سے جو علامت صدق توبہ کی ہی زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنی کو خلاف حکم خدا و رسول سے شکر بجالانا احکام آلہی کا اور اوسکی عبادت کرنا کہ افلا اکون عبدا شکورا توکل بھروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد الٰہی جو ضد غفلت کی ہی توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر و ناظر جاننا خدا کو اور بعض نے ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا ہی تو ریاضت درستی اخلاق سے متعلق ہی اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہی اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎

در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن		در مذہب ما گوشہ نشستن اینست

اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقوی ہے والتقوی ههنا لفظ حدیث ہی اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہی محبت آلہی اور اتباع سنت کی معرفت سول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ

لیکن اتباع شریعت ضرور ہی معرفت بزرگون نے جو مقامات کو دوائرسے تعبیر کیا ہی
مثل دائرہ ولایت صغریٰ وکبریٰ وعلیا وکمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین
ہر مقام کا قرب بصورت دائرہ نظر کشفی مین آیا ہی اور توضیح مطالب کے واسطے اون
عبارات کو اختیار کیا ہی تو غرض حاصل دوائر سے ہی اور اختیار زوائد بیکار ہے کیونکہ
زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین معرفت عشق کا لفظ اس حدیث مین آیا ہی
عن الحسن البصریؒ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اذا کان
الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی و
عشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لا یسہو
اذا سہی الناس اولئک کلامہم کلام الانبیاء اولئک الابدال حقا اولئک
الذین اذا اردت باھل الارض من عقوبۃ وعذاب فذکرتہم فصرفت ذالک عنہم
رواہ فی الحلیۃ معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھ خدا کے
اور خلق کے معرفت سند طلب خدا کی صریحاً یہ حدیث شریف ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کبار سے فرمایا والملاء الاعلی یطلبونہ کما انتم تطلبونہ معرفت
لقد رای من ایات ربہ الکبری بیشک دیکھے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے اور تجلی
ظہور شی کو مرتبہ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہین فہم من فہم ؎

جلوہ صفت ست اگر دیدہ بینائی ہست	کاین جہان آئینہ آئینہ سیمائی ہست
مہر و مہ ارض وسما آئینہ شکل اند ہمہ	میتوان یافت کہ در پردہ خود آرائی ہست

معرفت صٓ والقراٰن ذی الذکر قسم ہی قرآن کی جو یاد دلاتا ہی یعنی کلام
طرف متکلم کے رہنما ہے اور تمام آن وادا معشوق کی اوس کے سخن سے کھل جاتی ہے

معرفت لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا یعنی تاکہ خدا کا بول بالا ہو توشہد اکو محبت خالص ہی اللہ تعالیٰ سے معرفت تکریم تبرکات اکابر کی لازم ہی بقیۃ مما ترک ال موسیٰ وال ھارون تحملہ الملائکۃ معرفت وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اس شرک سے مراد شرک خفی ہی یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا معرفت علم ظاہر مقدمہ عمل ہے جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا ورسول کے حاصل ہوتا ہی اور یہ علم باطن عمل پر مترتب ہی کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہی جو پہلے معلوم ہی نہ تھا معرفت قرب نوافل کا بھی بیان ہی کہ لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ الخ اور قرب فرائض یہ ہی کہ ما تقرب الیّ عبدی بمثل ما افترضت علیہ معرفت نسبت قلب ونفس جو اہل سلوک مین متعارف ہی بیان اوسکا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نسبت لطیفہ نفس یہ ہی کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی معرفت معیت اور اقربیت وغیرہ تمام اسما وصفات الٰہی پر ایمان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہی جو مفہوم مثل ان آیات سے ہی کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب معرفت کوئی خلق نہ برا ہی نہ بھلا ہی بلکہ نسبت سے اوس مین حسن وقبح پیدا ہوتا ہی اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہی وہ خلق حسن ہی ورنہ کچھ نہین اور خلق صفت روح کی ہی تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ حسن اخلاق سے برکنار ہے معرفت علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب تکمیل ہی

وَمَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا **معرفت** اپنے نفس سے کبھی گمان نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہی قال علی کرم اللہ وجہہ الحزم سوء الظن

معرفت فضل العالم علی العابد کفضل علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہین جن کو عروج کے بعد نزول ہوا ہی **معرفت** سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السّلام سے ظاہر ہے اور کاشف اون رموز کی یہ آیۂ کریمہ ہی کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت الٰہی کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین تو ظاہر ہی کہ زمان و مکان جہان تک ہی وہان جہت ثابت ہی ورای زمان و مکان جہت کہان ہی فہم من فہم اور بے کیف سے مقصود برارت ہی کیفیات واذواق سفلی سے

معرفت نور ولایت صغریٰ مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبریٰ مانند آفتاب کے اہل سلوک نے بیان کیا ہی اور علامت طی ہونے دائرۂ کبریٰ کی غروب ہونا اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہی سو حقیقت اوس مکشوف اون اہل مقام کی وہی قصہ ہی حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخرکار آپنے فرمایا اِنِّی وَجَّہتُ وَجہِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ حَنِیفًا وَّمَا اَنَا مِنَ المُشرِکِینَ

معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہی کہ رَبِّ اَرِنِی اَنظُر اِلَیکَ ؂

ذرۂ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت	عاشقِ مسکین کجا ماند بجالِ خویشتن

معرفت للراقم ؂

نہین جانتے ہم وجود و شہود	یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہے

معرفت وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابۂ کبار روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح بیٹھتے تھے کہ چڑیان سر پر سے اوڑ نہ سکتی تھین یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہی **معرفت** وہ علم جو ادراک سے متعلق ہی

اوسکو واردات کہتے ہین اور جو مشاہدۂ باطن سے پیدا ہوتا ہی اوس کو مکاشفات سے
تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ واردات سی ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بعالم سفلی ہی اور یہ علم اہل خدمات
باطنیہ کو ہوتا ہی یا متعلق بعالم علوی ہی جو موجب تقرب خدا و رسول ہی یہ علم اولیاء عشرت کو ہوتا ہی
معرفت فضل اون معاملات سی عبارت ہی جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچھ دخل نہین
اور رحمت مین کسب کا بہانہ ہی سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل حمٰن
نمایان ہوتا ہی **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا مین سے
یہ دو کمال ہین ایک عبدہ و رسولہ دوسرا کمال محبوبیت جس سے انا حبیب اللہ
مشعر ہی اور اسم مبارک احمد کنا یہ اس کمال سے ہی **معرفت** جو طریقہ اولیا
جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت وحال واستعداد اون اہل عصر کے وہی
طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ماتقدم کے اون کے شرائع تھے شاہد
اس بیان کی یہ حدیث ہی العلماء ورثة الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات
صوفیہ کبار زمانۂ نبوت مین نہ تھے اگرچہ مصداق ان کا ضرور تھا جیسے کہ
اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہی اور بعد زمانۂ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوے
اور مقامات کا مذکور ہوا اس مین یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے
ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے ناآشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیاے
کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاوین تاکہ لوگون کو ترغیب ہو اور ان کے
توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث
ترغیب اکثر اہل زمانہ تھا فی زماننا اکثر کے حق مین مضر بھی ہی کہ لوگون نے
شطحیات اہل حال کو دستاویز مقرر کر کے بعض نے مذہب جودیہ تقلیداً اختیار کیا

اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کرکے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہین اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری زوائد مثل طی کرنے مقامات کا برگے پیدا کی اور بعض محض فریفتۂ قیل و قال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہین

ع چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند	لہذا بحکمت الٰہی طریقہ ہمارے حضرات کا

عجب جامع فوائد و مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول اور بمعنی کثیر الفیوض ہے کما لا یخفی علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابۂ کبار سے ہین اور فیض صحبت و تعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف ہوئے ہین اخرج احمد فی الزھد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعھد الیّ فقال یا سلمان اتق اللہ واعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظك منہا ما جعلتہ فی بطنك او القیتہ علی ظہرك واعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ فلا تقتلن احدا من اھل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبك اللہ فی النار علی وجھك **معرفت** حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہے یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفای حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت این خاندان کسب نمودہ بسرگرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی **معرفت** ہمارے حضرت دام فیوضہ اولاد امجاد سے حضرت مصلح العاشقین چشتی رضی اللہ عنہ کے ہین جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمہ کے تھے حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے کہا تھا

معرفت سال ولادت اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا ایک ہزار و یک صد وشصت ہجری ہے مسکن شریف دہلی تھا ہشتم محرم روز چہارشنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف کے مدفون ہوئے جہان حضرت قبلۂ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیرو مرشد سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی **معرفت** مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ تو وحی معاملۂ انبیاء ہی اور حجاب مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہی اور بواسطۂ رسل کے تمام مومنین سے معاملہ ہی **معرفت** رویائے صالحہ ایک جزو ہی اجزای نبوت سے اور بنسبت انبیاء کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہے

معرفت اشعار نعت از راقم

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کھلے | جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کھلے
کوثر کا فیض تو نے جہان مین لٹا دیا | دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کھلے
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا | تیری ہی آنکھ مین نگہ آشنا کھلے
جو بات تیرے وصف مین لکھی وہ کھب گئی | جو تیری شان مین کہے مدح و ثنا کھلے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ سبحانہ وتعالی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ **امابعد** واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات اعلی حضرت امام الطریقہ محبوب خلاق حضرت شاہ **محمد آفاق** رضی اللہ عنہ وحضرت قطب الاقطاب مجدد العصر حضرت **مولانا فضل رحمن** مد ظلہ الاعلی وحضرت

پیر و مرشد ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب احمد میان صاحب دام فیوضہ
پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سنے ہین اون نقل معتبر کا اظہار کر دیا ہی اور جہان
راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سنے ہین اگرچہ ظاہرا یہ چند ملفوظات ہین لیکن معنی
حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلی پر لہذا واسطے افادۂ خاص و عام کے مناسب جانا
کہ اشاعت پذیر ہون اور معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کے آن و ادائے ہر کلام سے

اوسکے معنے کو پہونچتے ہین ؎
دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے
اسرار محبت بے اہر دل نبود قابل
و انا المؤلف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالی لہ

حضرت نے فرمایا کہ مین جب حدیث شریف پڑھکر اعلی حضرت شاہ آفاق رض کی
خدمت مین جاتا تو دیکھکر فرمایا کرتے کہ یہ نور حدیث حضرت نے اعلی حضرت رض سے
نقل فرمایا کہ ہم سب عزیزا قربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین لیکن
کوئی نہین ہوتا جس کو خدا چاہتا ہی ہو جاتا ہی حضرت نے اعلی حضرت رض سے
نقل فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفہ طے کرتے ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے
کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا حضرت نے
اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کھل جاتی ہین اور کسی کو
برسون مین کھلتے ہین حضرت نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جائے
حضرت نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ قلب طی کرتے تھے لیکن
بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑھگیا حضرت نے اعلی حضرت رض سے
نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بھی سب مقامات طی ہو سکتے ہین لیکن استعداد مرید کی بھی چاہیے

حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض آتا ہی کہ ہم تر بتر ہو جاتے ہین حضرت نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رض سے عرض کیا کہ جوان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہی مریدان قدیم پر بھی نہین آپنے فرمایا کہ تم کو مین چاہتا ہون کہ ہو جاؤ اور ان کو خود خدا چاہتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رض کابل تشریف لے گئے تھے ایک بار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہان کے حاکم سے کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیان وہان سے نکالدین حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رض ولایت سے تشریف لائے تو اجمیر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا لیکن پھر نہ گئے وہین سے فاتحہ پڑھ دی بسبب وہان کے خادمون کی جانا مناسب نہ سمجھا حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا کیا تھا رات کو ہم نے خود دیکھ لیا اور حضرت رض سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے حضرت پیر و مرشد اجمیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالی جنت مین لے گیا حورین ہمارے پاس آئین گی سو ہم ان سے کہین گے کہ تم مین خاک لطف ہی تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس مین لطف ہی کسی مین نہین ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا

پوچھا آپنے فرمایا کہ ایک کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہی مین بیتاب ہوجاتا ہون
ایک صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ کہنا کیسا ہی
آپنے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک نابینا آیا اور آنکھین
چاہین آپ نے جو دعا تبلائی اوس مین ہی یا محمد انی اتوجہ بک الیک اون صاحب نے
عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہی آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رض صحابی نے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا تبلائی تھی ایک صاحب نے
حضرت سے فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپنے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایک بکری ذبح کی اوسوقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہو بس یہی فاتحہ ہی
حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپنے فرمایا مین مولانا اسحٰق صاحب رح
کے ساتھ مولود شریف مین جایا کرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہی کہ جیسا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہی اوسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین یہ شعر پڑھا

گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن | تا شود نور الٰہی باد و چشمت مقترن
مژہ در چشم سنائی چون سنان تیر باد | گر زیانے زندگی خواہد سنائی بی سنن

حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینے سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن ایک نماز بھی
قضا نہ ہوئی حضرت پیر و مرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ سنت کا تو بڑا درجہ ہی
اون سے مستحب بھی ترک نہین ہوتا حضرت شاہ آفاق رض ایکدم مین بارہ بارہ ہزار
نفی اثبات فرماتے تھے اور حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور
حضرت پیر و مرشد نے بھی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہی حضرت نے
فرمایا کہ مین ایک قصبہ مین جاتا تھا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کھڑے ہو کر

سلام کیا مین نے جھڑک دیا خدا کی شان تھوڑی دور گیا تھا کہ وہ سب آ کر
میری مرید ہو گئین اوس کے بعد سب نے نکاح بھی کر لیے ایک بار راقم کے دل مین
خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین قرأتین کیون بنایا کرتے ہین اوسی وقت جواب مین فرمایا
کہ ہین اسواسطے یہ قرأتین بنا دیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نکلی ہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت
سے اس شعر کے معنے پوچھے
بہار و نیش خضر و موسٰی دوان
مسیحا چہ گویم بموکب روان
آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی
کہ اوس طرح ادا ہونا دشوار ہے ازانجملہ یہ فرمایا کہ جب دولھہ کی برات جاتی ہے
تو باپ دادا بھائی سب اوسکی رکاب مین چلتے ہین تو اُس مین کوئی سوءادب
بہ نسبت انبیا علیہم السلام کے نہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت سے
کسی نے تصور شیخ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے بیان مین فرمایا
کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہے راقم نے حضرت پیرومرشد سے اور
آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا
گجرا دیوان تو کر کر اسرمہ دیون نہ جاے
جن نینن مین پیو بسین دوجی کون سماے
اچھی نیکی بنو سے لبھانا نہرا
حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا
حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت
اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنحضرت کہا کرتے ہین
ایک بار حضرت بہت علیل تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
تشریف لائین مجھ سے فرمایا کہ تمھاری زندگی بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص
تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت

کرے نہین پاتا حضرت نے فرمایا کہ ہم کو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہی اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اُن سے بھی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بیٹھ جاؤ تم بھی قرآن شریف سنو ایک بار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اُسوقت حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا یا اللہ تعالیٰ جن کو آپ سے محبت ہی وہ تو بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کھڑے ہونگے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہی اوس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے تھے کہ اوس کی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہی حضرت نے فرمایا کہ سلوک مین حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہین حضرت نے فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائین منقول ہین اون مین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعائین فرمائی ہین اُنہین ہی حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین یعنے بندے خدا کے آرام طلب نہین حضرت نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من سوہن فرمایا حضرت نے ترجمہ اسمٰعیل کا مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہی راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈک مین تھوڑا کر لیا کرو اور لا اٰلہ کے معنے لا معبود فرمائے حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہ اَلنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ

پھر فرمایا کہ شہید اولیا کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا ہین وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیقًا
اور کیا اچھا ساتھ ہی حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے
حضرت نے فرمایا کہ اشتیاق لقاے الٰہی کا یہی ولایت ہی حضرت نے فرمایا
کہ اتباع سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہی حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی ہی
لیکن اوسکا ایک وقت ہی اوسوقت ایک توجہ کافی ہوتی ہی راقم نے حضرت سے
مولانا اسحق صاحب رح کی نسبت پوچھا آپنے فرمایا کہ عالم باعمل بزرگ اورصالح تھے
بانسبت ہونا کیا آسان ہی البتہ اولاد امجاد مین حضرت شاہ ولی اللہ رح کے
آپ حضرت شاہ عبد القادر رح کو فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نسبت قاضی
ثناء اللہ رض پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رض سے بڑھی ہوئی تھی اسی طرح
حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے ہین کہ اُن کے والد سے بڑھی
ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رض نے لکھا ہی کہ صحابۂ کبار اگر
اس زمانہ مین ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے اور وہ اون کو کافر جانتے اور
حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز عشا کے موافق سنت کے
باتین کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا
حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سے ادا کرے اوسکو وہ شخص کہ
جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق
شوق کی شکایت لکھی تھی اوسپر آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام باتقوی باشند
ہمین اصل ست حضرت نے فرمایا کہ کرشن اور رام چندر اور لچھمن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشتر ہوے ہین یہ سب موحد تھے اگر زمانہ آنحضرت کا پاتی

تو ایمان لے آتے حضرت نے فرمایا کہ اس مین بھید کیا ہی کہ لوگ جھگڑا
کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے صلح کر لیتے ہین پھر فرمایا کہ اُس شخص کے
قلب مین ایسا فیض ہوتا ہی کہ اوس کے پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کی دلون مین ایسا نور ہوتا ہی کہ اوس سے
تمام نظر آتا ہی جیسے اندھیرے گھر مین آفتاب سے سب کچھ نظر آتا ہی حضرت نے
فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان
ہوجاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا
ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا
ھذا الامام سعد حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین نے
ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ ہم کو جو مزا شعر مین آتا ہی قرآن شریف مین نہین آتا
آپ نے فرمایا کہ ابھی بُعد ہی قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہے کسی مین نہین
مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین نے حضرت سے صحبت مین
رہنے کو عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑکر ہزارون کوس چلی جاتی ہی اوسکے
خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہی تو کیا انسان مین یہ قدرت نہین
مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین تردد مین تھا کہ انجام دیکھیے
کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تردد ہے مین نے بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ ایک بار
مجھکو بھی یہی تردد تھا سو مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہین
تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکھیگا اوسکا بھی انجام بخیر ہوگا حضرت پیر و مرشد نے
حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکھیگا اوس کی عقبیٰ بخیر ہوگی

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی کمالات ہین
حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جس کے کلام مین تاثیر نہین اوسکی توجہ مین بھی تاثیر نہین
مثال سلوک مقامات رسمی کی حضرت پیرومرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہی جہان
شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ مین بہادر شاہ بھی بادشاہ تھے لیکن
قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ اذکار واشغال واسطے
تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے ہین اصل عشق ہی حضرت شاہ آفاق رضہ ہر روز بعد
اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے
اور حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ مجھکو دو بزرگون سے عشق ہی حضرت مجدد رضہ اور
سلطانجی رضہ سے حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرۂ مشائخ تحریر
کرتے تھے اونھون نے کسی کو بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا
حضرت نے فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو لیکن یہ اون سے کہدینا کہ فضل رحمن سب کو درکار ہی
نقل ہے کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے
بعد ازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا آنحضرت کا جمال دیکھکر بیہوش ہوگیا آپ نے فرمایا کہ بس ایک جھلک مین
تمھارا یہ حال ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے مین نے اون سے کہا کہ اس
قبرکو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو جوار مسجد مین ہی اونھون نے مراقبہ کے بعد
بیان کیا کہ تمام سلوک اُن کو طے ہے حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوین پر تسبیح
پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھاری تھا اتفاقاً ہاتھ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سے
میٹھا ہوگیا حضرت پیرومرشد اور سب لوگ مراد آباد کے تہمت ہنود سے حوالات مین تھے

بعد ثبوت برات کے سب رہا ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین تمھارے بیٹے کو قید سے چھڑائے لاتا ہون اُسی اثنا مین رہائی ہو گئی اور اوسی عرصہ مین بعض لوگون نے آپ سے دعا کے لیے عرض کیا تھا اوس پر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ خود اون کے واسطے دعا کر دی ہین ابتدا مین حضرت پیر و مرشد کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا استغراق ہو گیا تھا کہ نہ کچھ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپ کی والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا یہ حال دیکھکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجائیگا الغرض پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا ایک بار حضرت پیر و مرشد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب دہن تیرے منہ مین ڈالونگا حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری نے ایک بار گھوڑا اپنا کھیت پر چھوڑ دیا اور کہا خبردار اس مین سے مت کھانا یہ کھیت مسلمانون کا ہے اوسنے منہ بھی نہین ڈالا خان صاحب بڑے پرہیزگار تھے اُن کے گھوڑے بھی حرام کا نہین کھاتے تھے ختم حضرت قبلۂ عالم و حضرت خواجہ ضیاء اللہ و حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جو راقم کو حضرت پیر و مرشد سے پہونچا یہ ہی کہ اول و آخر پچیس پچیس بار درود شریف اور درمیان مین یا ارحم الرّاحمین پانسو بار حضرت نے فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تھے مین مراقبہ کرتا تھا ایک توجہ اون پر بھی کی سب شیرین ہو گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت کا عالم طفلی تھا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب سے وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب و مولوی ابو الحسن صاحب بھی

آئی تھے اور محمود خان صاحب بھی ہو گئے ہین محمود خان صاحب پیر بھائی حضرت
شاہ آفاق رض کے تھے حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب نے
جب حضرت عالم طفلی مین تھے اوسوقت آپ کو دیکھکر فرمایا تھا کہ یہ شخص کبھی سو برس
کے بعد پیدا ہوا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لڑکپن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ کبار رض کی زیارت ہوا کرتی تھی ایک بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا بیٹا فرمایا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت
شاہ آفاق رض جب مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے
آپ کی آنے کی خوشی مین اونھون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا میکو لالہ نے
حضرت شاہ آفاق رض کو دیکھا تھا اور حضرت پیر علیشاہ صاحب رض کے مرید اور نظر یافتہ تھے
بانسبت کی صورت دیکھکر مقام بتا دیتے تھے اور سب پر غالب آتی تھی ایک مجلس مین
حضرت پیرو مرشد کا اور اون کا اتفاق ہوا حضرت پیرو مرشد اون سے واقف نہ تھے
اونھون نے دل ہی دل مین تصرف کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہو گیا
آپنے فرمایا آؤ بسم اللہ پھر مراقبہ کیا اونھون نے بھی زور ڈالا تھوڑی دیر مین سکو لال
بیہوش ہو کر گرے اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑے رہے جب ہوش آیا
تو بہت معتقد ہوے کہتے تھے کہ برسون مین آج میری تسبیح ٹوٹی اور اڑھائی دن تک
رعشہ اون کے تمام بدن مین رہا علاوہ اسکے حضرت پیرو مرشد کی توجہ سے اقران
عصر جو اہل رشاد ہین وہ بھی معتقد ہو گئے ہین حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک
جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی خدمت مین آیا آپ نے از روے امتحان مسجد سے
نکلوا دیا جب دروازہ کھلا حضرت پیرو مرشد اوسکا ہاتھ پکڑ کر مسجد مین لا ئے پھر آپنے

کچھ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو بلا کر مطلب پوچھا کہا پریم کا پیالہ پلادو آپ نے شربت منگا کر
آدھا خود نوش فرمایا اور آدھا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جا وہ کامیاب روانہ ہو گیا حضرت
نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھا جن گلیان محمد چلین وہ گلیان ہین پلکن بھرون
ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکھنؤ مین فرمائی
اور شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑھا تھا اور مرزا حسن علی محدث اور
آپ ہمراہ دہلی کو گئے تھے حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضہ کو
کچھ تردد تھا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہی جس کے ہاتھ چاہیے بیچ لیجیے
اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرماد یجیے کہ پنجگانہ نماز پڑھ لینے دے اور شب و روز خدمت
لیا کرے ایک بار کسی نے مرادآباد شریف مین خواب دیکھا کہ حضرت کے سرہانے
کوئی بیٹھا ہی حضرت پیرومرشد سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہین
جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹھے اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیٰ حضرت
شاہ آفاق رضہ کے مدینۂ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے
بس آپ دیکھکر بیتاب ہو گئے اور حضرت پیرومرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی
چارپائی پر اون کو سرہانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اوںھون نے نہ مانا کہ مین
آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجھسے یہ کب ہو سکتا ہی کہ آپ وہان بیٹھین اور مین یہان
غرض باصرار تمام آپ پائینتی بیٹھے اور اون کو سرہانے بٹھلایا اور جب تک وہ رہے
بسبب ادب کے کسی پر اوس عرصے مین خفا نہوے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے
کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت ہو تو انپر سے نثار کرون اور جو یان مرضی اونکے رہتے تھے
اوسی عرصہ مین حضرت پیرومرشد نے خواب مین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو دیکھا

کہ بہت خوش ہین حضرت نے سنکر شکر کیا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک روز
حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ آفاق
رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے ہین خلیفہ
اعظم علی شاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ آپ کو اون سے کیا نسبت ہی
اونھون نے پچاس ہزار بچون اور شہدون کو با خدا کر دیا تھا اور ہم مدت سے
خدمت مین رہتے ہین کبھی دل مین سوئی سی چبھ جاتی ہی اوپر میرعیان علیصاحب
کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد مع اطفال جنین وغیرہ
ولی کیے دیتا ہون اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت آلہی تھا نسبت اُن کی مستور ہو گئی
حضرت میان عبد اللہ شاہ صاحب طلب خدا مین حضرت کے آستانے پر حاضر
ہوے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا دو برس خدمت شریف مین ترک و تجرید
تمام رہکر فائز المرام ہوے دل سے حضرت کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان
کرتے تھے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثنای راہ مین ایک ندی مین گئی
اونھون نے گھوڑی ڈالدی اوس مین دلدل بہت تھی گھوڑی اوس مین غرق
ہونے لگی اونھون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس دلدل مین سے
نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑھے بیٹھے تھے
آپ اونکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہم کو تکلیف دیتے ہین اور اپنی پشت مبارک دکھلائی
نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تھا فقط اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی
کہ سمندر مین غرق ہوتا تھا آپ کی برکت سے سلامت رہا حضرت نے فرمایا کہ
ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے شاکی تھے ہم نے کہا تم اُن سے ہمارا

سلام کھدینا اونھون نے ایسا ہی کیا وہ جن وہان سے چلے گئے یہ کرامت آپ کی اکثر شائع ومشہور ہی حضرت نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تھے لوگون کو ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت کرتے تھے جب مین یہان آیا مراقبہ مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک جن آیا پاؤن جن کے پھرے ہوتے ہین مین نے کہا تم کون اوسنے کہا ہم جن ہین مرید ہونے آئے ہین اوسنے بیعت کی پھر ہم نے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے فرمایا کہ مین ایک روز مراقبہ مین تھا دیکھا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان ہین سب مرید ہوگئین حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بھی بہت ہین حضرت نے راقم کو قبل حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تھا کہ وقت شام اللہ اللہ دل سے بے حرکت زبان سوبار اور لا الٰہ الا اللہ لسانی سو بار منشی سالک رام نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی مین ہمارے پاس پانچ روپیے تھے ہمکو فکر تھی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بھیجدین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کیا فکر ہے مین نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدینگے بعد ازان مہینہ بھر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ روپیہ تمھارے پہونچ گئے لیکن ہم اوسی وقت سمجھ گئے تھے بعد ازان گھر پہونچکر معلوم ہوا کہ اوسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمھارے بیٹے بخیریت ہین حضرت مولانا سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور صاحب مقام ہونا آسان ہی بالنسبت ہونا مشکل ہی

حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر سے تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور کمال وتکمیل پر فائز ہوکر خلافت پائی حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ فنا وبقا کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت ہی ساتھ بی بی کے ایک بار حضرت پیرومرشد نے خواب مین دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہی اوسی اثنا مین ایک شخص مجرم کو گرفتار کرکے لائے اوس مین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن کا ہی ندا آئی کیا وہ آفاقی اوھون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا گیا پھر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ کے اونھین صاحب کا آنا ہوا آپ نے صورت دیکھکر اون کو پہچان لیا اور حضرت کو اونھین بتلایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیرومرشد سے حضرت نے پوچھا کہ ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہی آپ نے کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہی اور ایک بات مین اونکو آپ پر ترجیح ہی قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہی اور مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہی اسپر حضرت نے سنکر فرمایا کہ جا ہمنے تجھکو سب دیدیا حضرت میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلی حضرت شاہ آفاق قدس اللہ روحہ کی تھے اون کو بھی اعلی حضرت سے شرف اجازت تھا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجھے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا تو رتیا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اون کی بہت قوی معلوم ہوئی مجھکو کچھ قرضہ دینا تھا تو معلوم ہوا کہ

ریتا شاہ کہتے ہین کہ ہم نے تم کو تین سو روپیہ دیے جب ہان سے ہین دوسرے
مقام پر پہونچا تو حسب خواہش میرے ظہور ہوا یہ اور اومعمولہ حضرت پیر و مرشدی
احقر کو پہونچے کہ صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سو بار اور الٓمٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
سو بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار اور بعد مغرب کے
یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بھی آپکے معمولات مین سے ہی
راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا کہ مین نے
بھی مولانا اسحٰق صاحب سے سند نہین لکھوائی تھی زبانی لی تھی اور راقم
نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بھی کچھ احادیث سنائے ہین اول بار
حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تھا اور فرمایا
کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑھا کرو یہی ورد و وظیفہ ہو اور یہ اشعار فرمائے

اے خدای من فدایت جانِ من	جملہ فرزندانِ خان و مانِ من
اے فدای تو ہمہ کالاے ما	و زبرای تست ہو و ہاے ما

راقم نے شکایت خواطر مین عریضہ لکھا تھا اوسپر حضرت نے یون تحریر فرمایا
از فضل الرحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ زندہ ام و برای شما دعای خیر
می کنم حق تعالیٰ ظہور فرماید آمین وسواس الصدر بزرگان دین راشدہ اند آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پناہ می طلبید ند احیاء العلوم و قوت القلوب و غیرہ مین مہلکات و منجیات بہت کچھ
مذکور ہین اور ظاہر ہی کہ اصول ہی سے فروع ہوتے ہین لہذا اس دائرہ مین انکی اصول کا مذکور کیا جاتا ہے
توجس قدر اس دائرہ نفی کو طی کیا جایگا اوسیقدر دائرہ اثبات مین کمال پیدا ہوگا

کفر
شرک نفاق بدعت
فسق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیضان تو اندر دل بی کینہ ماست	للراقم	عکس رخ روشنت در آئینہ ماست
دولتمندان ازان ندارند خبر		این گوہر بے بہا بہ گنجینہ ماست

اما بعد این نسخہ قبول عام دارد ٭ گنجینۂ فقر نام دارد بہ فیض سے

بسند مظہر نباشد ہیچ فن را اعتبار	نالہ موزون کردنم از بلبل آمل رسید

بیان سلسلۂ پیران کبار کا حاصل دعوت الی اللہ ہی بوسیلۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچانا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات پر بواسطۂ پیران کبار کے راہ ایقان کھلی ہی ف اصطلاح مشائخ مین ضمنیت اسے کہتے ہین کہ باطن مرید کا ہمرنگ پیر ہو جاتا ہی کما قیل سے

من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت	اور یہ نسبت اول حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق در معشوق اور سیر معشوق در عاشق ہی فافہم لطیفہ حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہای سبعۂ مدینہ منورہ سے ہین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے جد ابو الام تھے قول حضرت امام صادق کا ہی کہ ولدنی ابوبکر مرتین یعنی ولادت صوری جو اوس راہ سے ہی علاوہ اوسکے از روے باطن ولادت معنوی بھی جمع ہوئی نکتہ اویسیت عبارت ہی فیض روحانی سے بغیر دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رضی اللہ عنہ قرنی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض روحانی تھا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین کی صحبت کا بھی ثبوت دیا ہی جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی

بدلائل ثابت کی ہی واللہ اعلم معرفت نفی اثبات کا ترجمہ تو طرجو طرطریقہ خواجگان مین ذکر جہر کا معمول تھا بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ذکر جہر کو از روی عمل بعزیمت کے ترک فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقہ اقرب الطرق اور آسان چاہا تھا موافق آپ کی مراد کے اودہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین رضؓ کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ رضؓ کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہی فیض حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین ترویج اسلام واحیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہی آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہی اور شریعت کے تین جزو فرمائے علم اور عمل اور اخلاص اور لکھا ہی کہ اخلاص بغیر سلوک طریقہ صوفیہ کے حاصل نہین ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کی آپ کو توحید شہودی ظاہر ہوئی اور پھر مباینت کلی کے مقر ہوی ہین چنانچہ فرماتے ہین ؎

خلق را روے کے نماید او	در کدام آئینہ در آید او

اور حضرت محی الدین ابن عربی رضؓ کے باب ہین یہ آپ کی تحریر ہی کہ از مقبولان بنظر مے آید منکرا و در خطر ست اور آپ مجتہد علم کلام تھے لہذا ذات وصفات ہین تحقیق جدید رکھتے ہین اور فقہ مین آپ کا مذہب حنفی تھا آپ نے بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکے باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیاء علیہم السلام کے دو برس قید رہے پھر بادشاہ نے باعزاز تمام بلا کر رخصت کیا **ف** حضرت خازن الرحمۃ وحضرت ایشان رضی اللہ تعالی عنہما یہ دونون صاحبزادہ عالیشان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے مقام خلت کی

بشارت دی تھی اور حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے
اپنے خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب
عالی کی فرمائی تھی اور اون کے بعد حضرت قبلۂ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ
منصب حاصل ہوا لطیفہ حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید اور خلیفہ اپنے والد
ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تھے اور بار دیگر آپ نے سلوک حضرت ایشان اپنے
عم بزرگوار سے کیا تھا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو پیر صحبت حضرت خواجہ ناصر
عندلیب علیہ الرحمہ کے تھے وہ خلیفہ حضرت شاہ گل کے تھے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے

در گل از روی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم	بلبل از بوے تو چو شیدہ خبر یافتہ ایم

نکتہ حضرت خواجہ محمد ناصر رضی اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے
نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تھی لہذا طریقہ جدید اون سے پیدا ہوا
معارف اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ
اور نالۂ عندلیب مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ میں مذکور ہیں حضرت میر درد نے
بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر فرمایا ہے جو اون سب
مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت و سیادت اون کی زبان و قلم سے بیان میں آیا ہے

چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسی ست	ولیکن پراگندہ با ہر کسی ست

معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ نے ذکر فرمایا کہ ایک
عارف نے بعد وفات اپنے استاد کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القای انوار کرنا
شروع کیا تا کہ استاد کا حق شاگردی ادا ہو استاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے
کہا تو جانتا ہے کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو میں نے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ میں

مقرب بارگاہِ الٰہی ہوا ہون تو اوسے کیا جانے **اصل** اصول رابطہ مرشد کا
مرید سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہی لہذا اصول طریقہ
حضرات کے اس اصل کی تفصیل ہین فافہم **فیض** لوگ جو احادیث کتب مشہورہ
حدیث مین نہین پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع کہنے لگتے ہین سو یہ بڑی
خطا ہی کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی تو انکار اوس کا
سخت بے ادبی ہی اور اکابر امت جو ظاہر و باطن کے جامع تھی اگرچہ بروایت منعن
حدیث کو نقل کرین وہ کیونکر موضوعات لکھ سکتے ہین **ف** جیسے کہ صحابۂ کبار کو
صحبت جسمانی تھی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حاصل ہوئی ہی لہذا تمام صحابۂ کبار بسبب اوس شرف خاص کے تمام امت سے
افضل ہین **لطیفہ** حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمہ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کی صحبت بابرکت مین رہکر رتبۂ کمال و تکمیل پر فائز ہوئے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسبی
مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہمارے حضرات ہین ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ
نکتہ قرآن وحدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہی اور حلق الذکر احادیث سے ثابت ہین
معرفت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسۂ عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے
حضرت ایشان نے واسطے سہولت کے بعد قلب کے توجہ لطیفۂ نفس پر شروع فرمائی
کہ اوس کے ضمن مین اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتی ہی **حضرت**
پیر و مرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف باتین کین اوسپر
مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہی بہت تیز معلوم ہوتا ہی اور کس نے تعلیم
کی ہی اسی اثنا مین حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور

تعلیم حضرت شاہ آفاق رضؓ کی ہی یعنی فیض روحانی سے **فیض** نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت ندما اور دوستان خدا کی ہی لہذا تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص رکھتے ہین اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہی جس کا ملک سے تعلق خاص ہی لہذا بے مدد روحانیت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہین پہونچتا کما تقرر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو نقیب اولیا اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہی فافہم **ف** عظمت وجلال معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہی اور مشاہدۂ جمال مین ایک بی تکلفی خاص ہی تو یہی فرق نسبت قادریہ اور چشتیہ مین مکشوف ہوتا ہی کما لا یخفی علی اہل النظر **لطیفہ** نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا **نکتہ** قرب شہادت کمال مدارج مشاہدہ ہی بے حیلولہ حجب کے **معرفت** قرب رفاقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہی کہ لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان **اصل** اصول سلوک معاملہ نمائی ہی تو ایک معاملات وہ ہین جن کا تعلق اس عالم سے ہی جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور ایک معاملات آخروی ہین اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم مین بھی بہرہ ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ دنیای ترا آخرت گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی اور مقطعات کنایہ ہین **ع**

مخدرات سراپردہ ہاے قرآنی	چہ دلبرند کہ دل میبرند پنہانی

واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہی کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہی **ف** مراتب اولیا کتاب و سنت مین بہت مذکور ہین چنانچہ

ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمای راسخین اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر

ہر ذیل کی نسبت معلوم کر لیتے ہین ع		ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست

لطیفہ جو کلام اولیا متشابہ واقع ہو اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہی نکتہ مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہی علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین مشہور ہی اصل نسبت وہی ہی جو اوس کی طرف سے ہی ؎

وزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے		قربان نگاہ تو شوم باز نگاہے

فیض استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ کرنا ہے ف تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقۂ احتیاط ہی فافہم لطیفہ کلام سے رتبہ دیدار کا بڑھا ہوا ہی نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کی نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہی حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت سلطانجی رض کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تھے اوس وقت غیب سے ایک ہاتھ حنائی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لے لیا لطیفہ کلام نفسی باطن ہی صفت کلام کا اور حرف و صوت اوسکا ظاہر ہی فلا معارضۃ نکتہ سیر آفاقی یہی ہی کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر معرفت علم وہی ہی جس کے ساتھ ایمان جمع ہو اور ایمان وہی ہی جس مین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہی جو منجر بطاعت ہو حضرت پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمہ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رض کا ہی آپنے

یہ سب تفرج گاہ ہی ناظر وہی اللہ بو		مراقبہ کے بعد کیفیت مین فرمایا تھا ع

فیض ادھر کی رسم وراہ یہی ہی کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اوراودھر سے رسم وراہ نزول فیض ہی کہ وانزل السکینۃ علیہم ف جملہ اہل طرق متفق ہین تہذیب قلب ونفس ہین لطیفہ اذکار واشغال ہر طریقے مین باوضاع مختلفہ ہین لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی درطرز غفلت ہین ع

در مذہب عاشقان حرام ست		یک لحظہ ز کوی یار دورے

نکتہ انس عبارت ہی اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہی اور انجذاب عبارت ہی غلبہ محبت سے ع

او نیز غلام دل دیوانہ ماست		از عقل فرو گذر کہ در عالم عشق

معرفت غلبۂ عنصر آبی سے استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہی اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد بھرتا ہی اور آہ کرتا ہی اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور ہی گرمی رکھتا ہی حضرت کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندھا کنوان تھا حضرت نے اوس مین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندھا کنوان ہی مدت سے خشک پڑا ہی آپ نے فرمایا بسم اللہ کر کے ڈول ڈالو خدا کی قدرت اوسمین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے روبرو حضرت کی سنا فیض ادراک مناسب فیض ہی اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہی ف نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو اگر یہ معرفت اہل کفر طریقت پر کھل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون لطیفہ لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہی اور نماز کو معراج المؤمن فرمایا ہی معرفت جہان دونون طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی

غلبۂ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہی کہ وہی دونون اوسکو سمجھ لیتے ہین او سدوسرا نہین سمجھ سکتا

مگر جو اوس معاملہ سے خبردار ہو ع		عالم تمام یک سخن ناتمام اوست

حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہین نقل ہی کہ آپ مقابر اور بیابانون مین قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو رغبت آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہوجاتا اور اہلِ شہر آپ کو بتعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہان تناول فرماتے رات کو وہان رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبۂ حال سے آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی تھا کیا دیکھتا ہی کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہی اور اوس کے پہلو مین ایک مسجد مصفا ہی اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین نماز جماعت پڑھکر جب وہان سے نکلا تو حوض ور مسجد کسی کا نشان نہ تھا یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہوگیا

حضرت شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت پیش آئی برملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے **معرفت** تذکرہ رد قضا کا جو در بارۂ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمہ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا آپ کے مقامات مین مذکور ہی اور آپنے فرمایا ہی کہ مجھکو فوق مقام رضا کے ترقی ہوئی فافہم **فیض** ایک بزرگ کا قول ہی کہ مجھپر چالیس برس سے اللہ تعالی جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہی مین کبھی گوشۂ چشم سے بھی نہین دیکھتا

سب سے بیگانہ ہے اے دوست شناسا تیرا	حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا

حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا انتقال کر گیا تھا منکر نکیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجابی مین کہا کہ فریدا دا دھوبی آئی یعنی فرید کا دھوبی ہون بس وہ بخش دیا گیا فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور بل ربی ضاحک یہ حدیث نالۂ عندلیب مین نظر سے گذری

صورتون مین خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت	پر کہان یہ شوخیان ناز یہ محبوبیان

منشی سالک رام نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے برہمن مرید تھے لا الہ مین غائب اور الا اللہ مین موجود ہو جاتے تھے معرفت فیض سے حضرات کے راقم کو حصول کمالات نفسی نمایان ہوے اس دائرہ مین مذکور ہوتے ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کیے ہین واللہ اعلم

ایمان کامل
محبت خالص رابطہ استقامت اعمال صالحہ
علم باللہ
الہام
کشف
معارف
کرامت
قبول
ارشاد
انوار
اسرار

حضرت پیرومرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجھپر ایسے مقامات کھلین گے جو پیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان کیے ہین حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہؒ کو بادشاہ نے تین لاکھ روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھ تھا ادا کر کے سب کا سب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ کو دیدیا تا کہ صرف کتاب و رکفاف طالبعلمون کا ہو

حضرت پیرو مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانوءن مین گذرے ایک مقام پر
اون کو انوار الٰہی کا نزول معلوم ہوا اونھون نے جانا شاید مزار کسی بزرگ کا ہی
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہی ایک بوڑھے نے وہان کے بیان کیا کہ
ایک مولوی عبدالحق تھے یہان پر کتاب بانچا کرتے تھے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث
علیہ الرحمہ اظہار نعمت فقیر راقم نور الحسن کو حضرت قبلہ و حضرت پیرو مرشد مدظلہما سے
اجازت تقریری و تحریری دونون طرح پر ہے شکر ہی اون کے التفات اور نوازش کا کس
زبان سے ادا کرے جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہی اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت
درازی عمر و کثرت ارشاد ہی جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہی فالحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ **نسخہ حکمت** ہی نافع یادیار ب العباد حضرت کو
نوعمری مین حضرت حیدر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت سے حصول
فیض ہوا بعد ازان آپ خدمت بابرکت اعلیٰ حضرت مین شرف یاب ہوئے صلاح
قرار پائی تھی کہ حضرت بجائے اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور
نہین فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی علاءالدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے
حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفا مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت
خواجہ محمد ناصر عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ حضرت
شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت شاہ جمال کے تھے
اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب فرزند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی خلیفہ

حضرت خواجہ عبد العدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم حضرت مخدوم شیخ
عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے تھے
آپ کو ارادت وبیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی
بعد ازان اون کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین سے اجازت وخلافت
پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمہ جد ششم حضرت مجدد رضہ کے خلیفہ حضرت مخدوم
جہانیان رضہ کے تھے حضرت مصباح العاشقین رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ
مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمہ سے ملتا ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت
چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد		واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد

رابطہ مرشد عین محبت خدا ورسول ہی عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان من عباد اللہ لاناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء
یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ تعالیٰ قالوا
یارسول اللہ تخبرنا من ھم قال ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینہم
ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوھہم لنور وانہم لعلی نور لا یخافون
اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ھذہ الایۃ الا
اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ اخرجہا ابوداؤد
حضرت پیرومرشد مدظلہ کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین منجملہ آپکے
فضائل کے یہ ہی کہ آپنے ابتدای پیدایش سے صحبت بابرکت حضرت مین تربیت پائی ہی
دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہی علاوہ اسکے بفحوائے

اهل البیت ادرہی جامعیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار کے ہین اور جس قدر آپ
اون سے بے تکلف تھے ایسا کوئی نہین تعین مین لطائف خمسہ بلکہ لطیفۂ نفس کے
بھی اختلاف ہی لیکن تعین لطیفۂ قلب کا زیر پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے
ناسوت عالم اجسام ہی اور ملکوت عالم ارواح اور جبروت عالم صفات ہی جو مقوم
کل کائنات ہی اور لاہوت عبارت مقام ذات سے ہی جو اوس کی اصل ہی اور
معاملات اخروی کتاب وسنت سے صاف ظاہر ہین فافهم تاویل متشابہات
بعض اکابر نے فرمائی ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل متشابہات
سے بهرۂ وافر فرماتے ہین اور وجہ کو ذات سے اور ید کو قدرت سے جو بعض علمانے
مراد لیا ہی آپکے نزدیک مناسب نہین اور حروف مقطعات کو اسرار خفیہ عاشق ومعشوق
ہین سے فرمایا ہی حضرت پیر ومرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بار روبرو حضرت کے
تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمہ نے بتخانہ توڑکر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت

ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑھا ہے — ببین کرامت بتخانۂ مرا ای شیخ
کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد — ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر

لکھا تھا وقت تذکرہ یاد نہ تھا جو مذکور ہوتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع
سننے کی تاب نہین آپ نے فی البدیہہ یہ شعر فرمایا تبرکاً تحریر ہوتا ہی ہے

ببین کرامت اسلام لے غبی کافر — کہ جاے کفر کند پاک برکت اسلام

حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعة خیر
من عبادة ستین سنة اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ
مَنْ یُّنِیْبُ تو اجتبا یہی نسبت وہبی ہی اور ہدایت مشروط بانابت ہی فافهم

لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہے صرف خانۂ علم میں ہی لہذا السبب عمل
اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہی بعض کے نزدیک مقامات
سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے فیض کو پاتے ہین بالجملہ وجود
معاملہ متفق علیہ ہی اور قرائن اور آثار سے اون کو معلوم کرتے ہین جَنّٰتِ عَدْنِ
الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا تو مشتاقان لقاء الٰہی
اوس کے وعدے پر لوٹ ہین صحت حال ثمرہ ہی طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ
و شغل برزخ جو رسم ہے قدما سے اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام قدما
اور متاخرین کا محبت مرشد ہی اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے
نہین بتلاتے اور اعلی حضرت شاہ آفاق رضہ بھی کسی کو نہین فرماتے تھے ایک بار
راقم نے بذریعہ عرضداشت کے دریافت کیا تھا و سے حضرت نے اس طرح تحریر
فرمایا در طریقۂ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی و لسانی در باب عمل بالحدیث
و تقلید مذاہب راقم نے تحریر کیا تھا اوس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکھا

ملت عشق از ہمہ ملت جداست		عاشقان را ملت و مذہب خداست

بعد ازان تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیاء اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند دعا می کنم
باتباع احادیث مستقیم دارآمین تجدید طریقہ بھی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے
یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فی المذہب فافہم مقامات سلوک
ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیے ہین چنانچہ سیر
الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع
و جمع الجمع و تجلی افعالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور

بعض اکابر کے ملفوظات میں یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت وصحرائے قرب اور سلوک میں سو مقام بھی فرماتے ہیں سترھوان اون میں سے کشف وکرامت ہے

اہی برادر بے نہایت درگہیست		ہرچہ بروے میرسی بروی مایست

بعض نسبت سے ملکۂ آگاہی مراد رکھتے ہین اور بعض کے نزدیک نسبت ہر مقام کی جدا ہی اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہلِ نسبت کا انکار بھی کیا ہی چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہی بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہلِ طریقۂ نقشبندیہ ہی اور سلاسل ولیا مین اس اصطلاح کا مذکور نہین

ع خدارا با دل ہر بندہ رازیست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللهم صل علی سید الخلق محمد وعلی اٰله وصحبه وسلم لا اله الا الله علی اللقاء

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظر مرشد مشتمل ہی بعض معانی حصن حصین پر قال صلی الله علیه واله وسلم الدعاء هو العبادة ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم الاٰیة حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہی اور نتیجہ اوسکا قبول ہی فافہم یقول الله انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه یعنی ملاء اعلی مین ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونون اس سے ثابت ہین فافہم وفی روایة الترمذی ان رجلا قال یارسول الله ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشیٔ اتشبث به قال لایزال لسانك رطبا من ذکر الله یہ ذکر لسانی ہی جو معمول طریقہ ہی یقول الله عزوجل سیعلم اهل الجمع الیوم من اهل الکرم قیل من اهل الکرم یارسول الله قال اهل

مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد مین ہر ان خیار عباد اللہ
الذین یراعون الشمس والقمر والاہلۃ والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ یہ تعمیر
اوقات کی سند ہی اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب ہوتا ہی
لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممہدۃ یدخلہم الجنات العلی فقر
ہو یا غنا بہر حال اوس کی یاد مین رہنا چاہیے اسئلک بنور وجہک الذی
اشرقت لہ السموات والارض وبکل حق ہو لک وبحق السائلین علیک
یہان سے بحق فلان کہنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہین ثابت ہوتا ہی فافہم
حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سبع مرات
بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد وظیفہ نہ پڑھے بجز اسکے تو یہ بھی کافی ہی لذۃ

النظر الی وجہک وشوقا الی لقائک ○ آمادہ گشتہ ام وگر امشب نظارہ را
پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را ○ سبحان اللہ وبحمدہ مأۃ مرۃ

ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد فرماتے ہین کہ مشتمل ہی منافع دارین پہ
من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ او خمسا
وعشرین مرۃ احد العددین کان من الذین یستجاب لہم ویرزق
بہم اہل الارض حضرت پیر و مرشد نے یون پڑھنے کو فرمایا اللہم اغفرلی
وللمؤمنین والمؤمنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم الخ تدبیر منزل بھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہی افضل الصلوۃ بعد المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل ○

چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد ○ با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب ○ صد ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

واذا جلس للتشہد الخ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب حنفی مین ماخوذ ہی وان خاف من عدوا وغیرہ فقراءۃ لایلاف قریش امان من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑھنے کو فرما دیا کرتے ہین وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اس حدیث سے ندا بحرف یا ثابت ہی فافہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ یہی حاصل ذکر کلمۂ طیب ہی ما قالہا عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتے تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہی اور اجتناب کبائر شرط فتح باب ہی فافہم کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ یعنی بحکم کن بے اسباب ظاہر آپ کی پیدایش ہوئی اور بسبب رابطۂ باطن آپ قال ابی فرماتے تھے فافہم من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار للراقم ؎

نہ پوچھو رسم و راہ عاشقان اِی بد سیرو الو	معافی کا انھین کے واسطے پروانہ آتا ہی

یقول اللہ سبحانہ وتعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری ومسألتے اعطیتہ افضل ما اعطے السائلین وفضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ تو قرآن شریف سے وصول الی اللہ بدرجہ اعلی ہوتا ہی کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجود والکرم والسلام علی رسولہ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ حسن معاملہ بیان مین حسن معاملات خدا و رسول واولیاے کبار کے تحریر ہوتا ہی

حضرت نے فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہی اور بعض کو حضرت
ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے
بڑھی ہوئی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفاے راشدین سے بھی زیادہ ہی اور وہ
فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال آپ کے
سینے پر تھا اونھین کو حاصل ہوا ہی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار
حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمھارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محفل مین نہین دیکھتے اوسی وقت دونون صاحب حضوری مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے تو بہت سے اولیای کبار کا مجمع تھا امیر خسرو نے
جو دیکھا تو فی الواقع وہان سلطانجی رح کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی اثنا
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو
اونھون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلطان یہان کہان
پھر فرمایا کیا دیکھوگے اونھون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پردہ جو آپ کے متصل تھا اوٹھا دیا داہنی طرف حضرت محبوب سبحانی اور
بائین جانب حضرت محبوب الٰہی رح تھے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے اور وہ
مقام عام ہے بس حضرت قلندر قائل ہوے اور امیر خسرو نے عالم سرور مین یہ شعر کہا ہے

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام		بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا مجاہدہ و مرتاض سالہا سال سے
سلطانجی مین ٹھہرے ہوے تھے اور نظر عنایت حضرت سلطان المشائخ کی طالب تھے

لیکن کچھ حصول نہ ہوتا تھا کسی بزرگ نے اون سے پوچھا اونھون سنے مقصد اپنا
بیان کیا فرمایا سلطانجی رحمۃ اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اون کو تمھاری خبر بھی نہین سو
تم ایک کام کرو دو روپیہ کی کوڑیان اور کھٹیان یہان بچون کو بانٹو اون کے
شور وغل سے تم پر نظر عنایت ہو جائیگی اونھون نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال
کی محنت ایک دم مین وصول ہو گئی **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت
ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا
کھاتے تھے اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کھانا
پکتا تھا ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو
میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا **حضرت**
پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا پیناک
مین بیٹھے ہو آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا چارون ولی ہو گئے **حضرت** پیر و مرشد نے
فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان کی تھین حضرت
ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پھر جو آ کر دیکھا تو خانقاہ مین وہ
شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تھا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ شمعدان
زبرجد کا ہی آپ نے فرمایا کہ ہو گا الغرض یہ بے پروائی دیکھکر اونھون نے عوض
شمعدان کے ایک لاکھ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوے اور فرمایا جا تیرا حشر
خاتون فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گا سبحان اللہ کیا نسبت بلند پایہ ہے
حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہ کے مزار پر ایک بزرگ جو اون کے رشتہ دار
بھی تھے متوجہ ہوے پھر منہ پھیر کر چلے کہ وہ تو اپنی بی بی سے صحبت مین مشغول ہین

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو
آدمی کا ہوتا تھا اور واسطے انتظام حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تھی کہ وقت
حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی اوس کو وہ سلب کر لیتا تھا حضرت نے
فرمایا کہ نسبت دو قسم پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہی پھر ذکر فرمایا کہ
حضرت سید آدم بنوری رضی اللہ عنہ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کے واسطے جمع ہوئی
آپ نے عمامہ پھیلا دیا کہ جو اسپر ہاتھ رکھدے وہی مرید ہی جو مرید ہوا بانسبت ہو گیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اسے جانتا ہون حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ
جب نادر شاہ نے دہلی مین ہاتھ صاف کیا کسی نے اوس سے مخبری کی کہ حضرت
قبلۂ عالم رض کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اوس نے حکم دیا کہ توپخانہ سے
خانقاہ کو اوڑادو آپ کو بھی خبر ہوئی کچھ نفرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور آپ کو خبر دی
کہ تبہی دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اولٹی چلین پھر جو توپ چلی اولٹی چلی خود اوسی کا
لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکھکر فوراً توپین موقوف کین اور نادر شاہ اپنی مشکین
باندھکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین آپ نے فرمایا اس مین بات کیا ہی
تیری حکم سے آگے چلتی تھین میرے حکم سے پیچھے چلنے لگین حضرت پیر و مرشد نے
فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے وقت انتقال کہا کہ مجھسے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے
امید مغفرت ہو مجھے دائرہ مین سلطانجی کے دفن کرنا کہ اُن کی وجہ سے بخش دیا جاؤن
ایک بزرگ صاحب کشف نے دیکھا کہ ملائکہ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوی اور سلطانجی
ٹہل رہے ہین اللہ تعالی سے عرض کرتے ہین کہ یہ شخص میری وجہ سے یہان آیا ہی
اسپر تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ بخشدیا گیا

حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلۂ عالم رض کے مراقبہ مین حوض کوثر پر
پہونچے اور کچھ پی بھی لیا تمام عمر ہونٹھ چاٹتے رہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کو
خواب مین بہت روز سے نہ دیکھا تھا اسکا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمہ کے
سامنے کیا اُسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھو گے اوسی شب حضرت خواجہ نے
خواب مین حضرت قبلۂ عالم رض کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب نے آپ سے کہا کہ جو کوئی حقہ پیتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوس سے مُنہ پھیر لیتے ہین آپ نے حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری مین
پہونچے دھوان مُنہ سے نکل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد
پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھکر قائل ہوے اور حضرت قبلۂ عالم رض
بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالا جاتا تھا اور تنباکو
مصری مین کوٹی جاتی تھی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت
خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تھا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور نہ فرمایا
آخر کار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اسقدر گذران کیلیے
کافی ہین لیکن آپ بڑے سخی تھے لوگون کو قرض لے کر دیتے تھے دوکاندارون کے
قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیدیا تھا آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے
پاس سے ادا کرتا تھا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندھاری
رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل تھے ابتدا مین رجولیت نہ تھی نکاح ہو گیا تھا

تمام طبیب لکھنؤ کے اون کے علاج سے عاجز آگئے تھے اون کے چچا عبدالرحمن خان صاحب
واسطے علاج کے رائے بریلی لے گئے تھے اثناے راہ مین خواجہ صاحب کی
نگاہ اونپر پڑ گئی آپ نے فرمایا محمود ادھر آ اور حجرہ مین میرا پاجامہ رکھا ہے
اوس کو پہن لے اُس کو نامرد بھی پہنکر مرد ہو جاتے ہین وہ حجرہ مین گئے اور
پاجامہ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوے اوسی وقت اپنے گھر جاکر اداے حاجت کی
بعدازان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین آکر چھ مہینے رہے
مفت مین ولایت حاصل ہو گئی حضرت نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رض
نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ مریدون کو کھڑا رکھتے ہین یہ خلاف سنت ہے
مرزا صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ مین انکا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا آخر
سنت تو ہے اسپر مرزا صاحب بہت خوش ہوے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ
جب حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ
صاحب کشف نے دیکھا تھا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا
مغفور ہوگا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ
دفن ہوے تو منکر نکیر آئے آپ نے اونکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ تو لیتے جاؤ
اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوے اور دعائین دیتے ہوے چلے گئے حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب ہمارے حضرت سے
فرماتے تھے کہ ابھی تو لوگون سے بہت بھاگتے ہو جب کیا کرو گے کہ ہر طرف سے
لوگ گھیرین گے اور چالیس برس کے بعد تمھارا ظہور ہوگا حضرت نے فرمایا
کہ ہمارے ایک پیر بھائی تھے اون کو بخار آیا چند روز مین جاتا رہا لیکن اونکی

صورت اور کیفیت جو بیماری کی تھی بحال تھی طبیب حیران ہوکر اون سے استفسار کرتا
لیکن وہ کچھہ نہ کہتے تھے چھہ مہینے اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا
مین کیا کرون آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین
اس لیے بیمار بنا رہتا ہون حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے اون کی طبیعت مین مذاق بہت تھا وہ کہتے تھے
کہ مین قبر مین منکر نکیر سے بھی مذاق کرون گا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت
قبلہ اور حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ اُن کے مزار کے گرد مراقب ہوے
الغرض منکر نکیر آئے اونھون نے اونکا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہین آسمان سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی دور ہے
اونھون نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پھر کیا پوچھتے ہو اونھون نے سوال کیا
کہا تم کو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طے کرکے آئے اور خدا کو نہ بھولے
مین ایک گز زمین طے کرکے آیا خدا کو بھول گیا بس وہ چلے گئے حضرت
پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب رض کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ
آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری ہوگئی حاضر خدمت اعلیٰ حضرت رض کے ہوے کہ عمر
میری حاضر ہے آپ نے قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بھی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوے
حضرت شاہ آفاق رض نے دو برس آپ کی عمر مین سے لے لیے اور بعد دو برس کے
انتقال فرمایا حضرت فرماتے تھے کہ میری عمر جو زیادہ ہے اوسی کی برکت ہے حضرت نے
فرمایا کہ ہم نے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
دیکھا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کچھہ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا حضرت نے فرمایا

کہ میں ایک مرید کو توجہ دے رہا تھا ایک درویش بھی آکر مراقب ہو گئے اوسی وقت
اونکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو گئی اور بہت معتقد ہوی حضرت نے
فرمایا کہ یہاں ایسے ایسے مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تھے آئے جذبہ
اُن کا جاتا رہا وضو کر کے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ
فرماتے ہیں تمھاری نسبت کے آگے اُنکی کیا حقیقت ہی حضرت پیر و مرشد نے ابتدا میں
حضرت سے توجہ طلب کی آپنے بحسب عادت بی پروائی فرمائی اسی اثنا میں حضرت
پیر و مرشد نے اعلی حضرت شاہ آفاق رضہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں تجھکو میں دونگا
اوسی روز سے حضرت کا بھی التفات باطن آپ کی طرف ہو گیا حتی کہ آپ وارث اتم
حضرت کے ہیں جامع کمالات صوری و معنوی حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب
دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجھکو مرید کیا آدمی سے کہا اندر جو کچھ ہو لاؤ اوسوقت
اور کچھ موجود نہ تھا کسی قدر چنے رکھے تھے مجھکو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تمکو دنیا دی
کھانے کو پھر ایک پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہی الحق کہ بموجب فرمانے
حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل و عیال متوکل علی اللہ ہیں خدا خود انکا کفیل ہے

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود		گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

آپ کو حضرت سے طریقہ نقشبندیہ قادریہ
میں اجازت کاملہ ہی حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب عالم باعمل اور فاضل
کامل ہیں آپ کو حضرت کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہی منکا بیتی اونکی نظم ہی جسکا اول شعر یہ ہی

من موہن پہلے نام جپون		وہ مہر و ہے سرجن ہار

حضرت پیر و مرشد اول بار یہاں تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق ہوا کہ اس نالائق کو توجہات
خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد مراقبہ و توجہ کی آپنے باشارہ باطن نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوٰۃ والسلام علی احمد المجتبیٰ رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ ذکر خیر مشتمل ہے نقل اجازت نامہ و شجرۂ منظوم نقشبندیہ و شجرۂ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضؓ بنام حضرت قبلہ مدظلہ الاعلیٰ مع مہر

۱۲۰۸
فقیر محمد آفاق احمدی

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت وصحت وعافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب دیر یست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کردہ باشند شمارا اجازت ست کہ ہر کہ در طریقۂ علیۂ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجہ یاران باشند و محب علی را توجہ می دادہ باشند و پیوستہ نویسان حالات باشند زیادہ نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از اندرون دعوات خوانند

شجرۂ پیران نقشبندیہ رضی اللہ عنہم

خداوندا بحق سرور ما
محمد مصطفیٰ پیغمبر ما
بحق حضرت صدیق اکبرؓ

وفا پروردۂ ضمن پیمبر
بحق بحر علم وکان احسان
چراغ محفل اصحاب سلمان

بحق قاسم انوار صدیق
حقیقت محرم اسرار صدیق
بحق وارث صدیق و حیدر

خطابش صادق و نامست جعفر
بحق بایزید آن غوث بسطام
ز انوارش منور روم تا شام

بحق بو الحسن آن قطب عالم
سمی مرتضیٰ شیخ مکرم
بحق بو علی پیر طریقت

بہار فقر و عرفان حقیقت
بحق شیخ ابو یعقوب یوسف
جمال افزای ارباب تصوف

بحق خواجہ عبد الخالق ما
کلید گنج حکمت کان معنیٰ
بحق خواجۂ کو عارف آمد

ز سر کنت کنزاً واقف آمد
بحق خواجۂ محمود نامے
ولایت منصبے والا مقامے

بحق کاشف انوار عرفان
علی رامیتنی خواجہ عزیزان
بحق خواجۂ بابا محمد

مشیخت پایۂ ارشاد مسند
بحق آنکہ نام او امیرست
مکمل عارف و کامل فقیرست

بحق خواجۂ حق آشنائی
بہاء الدین طریقت پیشوائی
بحق قطب ارشاد زمانہ

علاء الدین حقیقت آشیانہ
بحق آنکہ یعقوبست نامش
فروغ دیدۂ عرفان مقامش

بحق ناصر الدین خواجہ احرار
عبید اللہ نور چشم اخیار
بحق آنکہ زاہد نام دارد

شراب معرفت در جام دارد
بحق شاہ معنی خواجہ درویش
بحق پیوستہ وارستہ از خویش

بحق خواجگی کو حق نشان بود
بعالم یادگار خواجگان بود
بحق خواجہ عبد الباقی ما

نگاہ حق نمایش ساقی ما
بحق حضرت شیخ مجدد
سمی مصطفیٰ عالی محامد

بحق خواجہ محمد معصوم
کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم
بحق نقشبند آن حجۃ اللہ

ابو القاسم علیہ رحمۃ اللہ
بحق آبروی فقر و ارشاد
زبیر آن قبلۂ اقطاب افراد

بحق مشرق صبح ولایت	ضیاء اللہ پیر با ہدایت	بحق خواجۂ ما شاہ آفاق
بفقر اندر علم در معرفت طاق	بحق فضل رحمٰن قبلۂ جان	کہ نامش می‌فزاید نور ایمان
بحق پیر و مرشد احمد پاک	کہ آمد وارث سلطان لولاک	بامدادش ز خود آزاد گردان
گرفتار خودم کن شاد گردان	شہود خویش کن ما را کرامت	بحال ما فگن چشم عنایت

آلہی ظل او ممدود تر باد — پناہ او جہان را بیشتر باد

شجرۂ خاندان قادریہ

آلہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آلہی بحرمت حضرت امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ آلہی بحرمت حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام آلہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید داؤد مورث رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید موسیٰ مورث رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ آلہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
گدا رحمٰن رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمٰن ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی حضرت
شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان عروۃ الوثقیٰ خواجہ
محمد معصوم رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ
نقشبندی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ
محمد آفاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت
فضل رحمٰن مدظلہ الاعلیٰ الٰہی بحرمت محبوب الٰہی وارث جناب رسالت پناہی علی مناقب
مولانا و مرشدنا حضرت سید احمد میاں صاحب دام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **گلشن وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت ہی
سر قطب الاقطاب عبارت ہی اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار و قطب ارشاد
کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ ہی کہ ان اللہ یبعث فی
ھذہ الامۃ علی راس کل مأتہ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا تو آثار و انوار ان
مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و لائح ہین کما لا یخفی علی اہل النظر

سر میان کرم علی صاحب مرید خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اونکے مصرع پر مخمس کہا تھا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے

زہد و ریاضت مین رہے یا آہ کا نعرہ کرے	ضربون سے ذکر و شغل کی دل اور جگر پارہ کرے
بے عشق کچھہ حاصل نہ ہو ہرچند سر مارا کرے	عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے

یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے

سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیلی قدماے صوفیہ نے کیا ہی اور بزرگان نقشبندیہ نے اجمالاً ضمن سلوک مین تجویز فرمایا سر قرب طہارت اہل بیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر ہی سر لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن یہ نزول بے کیف ہی جو بزرگون نے فرمایا ہی سر نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ ما فوق ابوبکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن بشیٔ وقر فی قلبہ سر خدا کا حاضر و ناظر جاننا موصل مقام احسان ہی کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک سر نسبت علمی وجہلی دونون طرح پر ہے سلطانجی رحؒ نے فرمایا بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہی اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم سر دربار مین بھی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے سر اوس قدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی علمائے اوس کو عرش سے بھی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہی کیونکہ مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہی اور افعال کے اصول اسما و صفات اور شیون اور ذات الٰہی ہی سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور دوسرے مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہی تو اہلِ بیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب طریقہ سنت پر تھے

وکل الی ذالک الجمال یشیر	عبارا تنا شتی وحسنک واحد

سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب ورسبب منقطع ہونگے مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب بین اور امت بھی آگئی سر حجاب ظلمانی اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہی کہ ان اللہ سبعین الف حجاب من نور وظلمة لو کشفت لاحرق سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره سر ایمان کامل صدیقین کا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اور شہدا مستغرق انوار ہین کہ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ سر اذکار واشغال ومراقبات کوراہ مقربین اور کثرت صلوۃ ونوافل کوراہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہی سر حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالی شمارا نسبت کامل بخشد آمین سر منجملہ بشارات فرمودۂ حضرت پیر ومرشد کے راقم کو بشارت ہی علم سینہ کی سر حضرت پیر ومرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو اعلی حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین لائے آپ نے اوسکا مرض ایک بکرے پر جو اوس وقت وہان موجود تھا ڈالدیا وہ بکرا گرکر مرگیا اور بیمار کو فوراً صحت ہوگئی غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا سر اصل تعلیم ذکر اور اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد وقت وحال کے جدا ہی موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے سر ایمان تقلیدی عوام کا ہی اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب خص الخواص کا ہی لہذا اس مناسبت عامہ سے باب افادہ واستفادہ مفتوح ہوتا ہی فافہم واللہ اعلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشترست　　اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم

بہ نقد وقت ہی توضیح نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین دریاب کہ مادامیکہ
سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدۂ صانع مے نماید
اورا داخل دائرہ ولایت عامہ می دانند وچون ازانجا ترقی کردہ بسیر انفسی می درآید
وبمونۂ جمیع آیات آلہی وظہور صفات وتجلیات ذات او سبحانہ در آئینہ ظاہر وباطن
خویش معاینہ ومشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت صغری کہ ولایت اولیاست
می خوانند وچون اورا از سیر آفاقی وانفسی نجات دادہ آیات مراتب آلہیات
کہ باقیات اند وداخل عالم آخرت اند مشہود ومکشوف می گردانند مقامش را
در مرتبہ ولایت کبری می شناسند کہ ولایت حضرات انبیاست وچون درین ولایت ہم
کہ رو بعروج دارد وسیرش را بقدر استعداد وش کنانیدہ بمرکزش فرود می آرند یعنے
کہ از نزول ہم بہرہ بخشیدہ اورا از جمیع حقائق ودقائق واسرار وحکمت مراتب
آلہیات وتمام مخلوقات کہ عوالم علوی وسفلی باشند آگاہ وباخبر می گردانند
دران زمان اورا بہرہ سند از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچہ منصب نبوت را
برذات خاتم الرسالۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی جمیع اخوانہ وسلم ختم شدہ می نگارند
واین معاملات عروج ونزول اورا کہ تعلق بولایت کبری وکمالات نبوت دارد
ماورای سیر دائرۂ آفاق وانفس یقین دارند وحالا از تحقیق ولایت علیا کہ ولایت
ملأ اعلی ست چہ بیان نماید کہ قرب شان رنگی علیحدہ دارد بانسبت معیت انبیا ونسبت
عینیت اولیا ونسبت خالقیت ومخلوقیت علما ونسبت محتاج ومحتاج الیہ مومنین وغیرہ

خاکیان ہیچ مناسبت ندارد رباعی	بعضی بخیال انفس و آفاق اند
بعضے بطریق علم و فن مشتاق اند	آنہا کہ ازین و آن ندارند خبر
آئینۂ راز عالم اطلاق اند	تنبیہ علم الکتاب مین تحریر فرماتے ہین

تادیب حضرت قبلۂ کونین دامت برکاتہ (یعنی حضرت خواجہ محمد ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲) سیفرمودند کہ آداب سلاطین وامرا براعضا وجوارح ست کہ ہر چند نوکران ایشان روبرو دست بستہ ایستادہ می باشند وبظاہر تسلیم وسلام می کنند لیکن دردل شکوہ وشکایت دارند وہرگز ادب قلبی پیدا نکردہ اند و آداب علمای ظاہر ہمین برزبان ست کہ چنان کلمہ برزبان نمی آرند کہ خلاف شرع وعقائد باشد امادردل ہزارہا شبہات وشکوک دارند واطمینان قلبی نیافتہ اند و آداب فقرا برقلب ست کہ خلوص ورسوخ اطمینان تام حاصل ست ومخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد وچون زبان ودیگر اعضا توابع دل ست بظاہر ہم آداب زینہا فوت نمی شود بلکہ بکمال خوبی وغایت لطف سرانجام می یابد کہ لوخشع قلبہ لخشع جوارحہ وبشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا دبظاہر قصورے درادب ہم واقع شود بے ادبی دلی نیست وازراہ خباثت نہ بخلاف اہل ظاہر کہ ہر چند تعظیم وتواضع نمایند وکلمۂ ناگفتنی برزبان نیارند اما سراسر شرارت ونفاق ست ان اللہ لاینظر الی صورکم واعمالکم بل ینظر الی قلوبکم ونیاتکم **ترجیح** قیام اور سجدہ کی ترجیح مین اختلاف ہی توسجدہ کو مرتبۂ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ اور قیام کو مرتبۂ وجہ سے شتان ما بینہما اور اقرب ما یکون العبد فی السجود بیان اقربیت ہی نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم

توجیہ ایک بار حضرت نے یہ اشعار پڑھے ؎

تر ہوئی باران سے سوکھی نہین اوس بسنتی پوش کا ذکر آگیا	یعنی آئے رحمت للعالمین آم بھی بورایا اور مہوا چوا

پھر فرمایا کہ آم نہین بورایا بلکہ افسوس کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیرومرشد نے اس کے معنے یون فرمائے کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنے دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک بار سلطانجی چلے جاتے تھے ایک لڑکا حسین سامنے آیا آپنے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بھی تمہارا جلوہ ہی بعد ازان سب مریدون نے جو ہمراہ تھے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا آگے ایک مقام پر آگ روشن تھی سلطانجی نے آگ کا بھی بوسہ لیا کہ یہان بھی تمہارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے یہان بوسہ لے لیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہدا و صالحین کا منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات واحادیث کے ہین اور ان مقامات مصطلحہ کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہین کیا ہی یہ جدت از روی بیان کے ظاہر ہی اور از روے حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین داخل ہین اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی ہے

مگر دفتری دیگر املا کند	گر انجمسلہ راسعدی انشا کند

رباب زدنی علما نکتہ ربنا شاہ کا

ایک مرید پھر بانگ لکھاتا پھرتا تھا گنج مراد آباد مین آیا زمیندار اوسکو نقدی دینے لگے اوسنے کہا نہین اسی اثنا مین حضرت مسجد کے باہر آئے فرمایا کیا حجت کرتے ہو اوس نے کہا پھر بانگ لکھاتا ہون حضرت نے فرمایا آؤ ہم لکھدین اور تحریر فرمایا ہے

تو وہ داتا ہی کہ سیری نہین دینے سے تجھے		لذت جود سے پھر مانگ سکھایا مجھکو

وہ مرید قدمون پر گرا اور کہا میری سیری ہو گئی ہین تو جانتا تھا کہ ہندوستان خالی ہی مگر نہین جب وہ اپنے پیر کے پاس گیا تو صورت دیکھتے ہی اونھون نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے پھر مانگ لکھدیا ہوگا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا **لطیفہ** تاثیر نظر مین کیا کلام ہی کہ العین حق **تذکرہ حضرت** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مکان مین ایک مقام پر خواب مین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا مجھکو مانند بچون کے کنار مبارک مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوشبو آیا کی اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین نے اس مسجد مین حضرت مجدد اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم نے مجھکو توجہ دی مولانا صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین **نقل** ہی کہ اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تھے پنجگانہ نماز کعبہ شریف مین پڑھا کرتے تھے **تصریح** رسائل راقم کے جو مکرر مطبوع ہوے ہر بار اصطلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑے تاکہ ناظرین کو شبہہ واقع ہو اطلاعاً تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتے ہین نظر فیض اثر حضرات سے گذرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی ہو گئی تھی موافق تصحیح فرمانے آنجناب کے مطبوع ہوئی وللہ الحمد **اشارت** رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلی حضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت قبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا حضرت فضل رحمن مدظلہ و لفظ حضرت پیر مرشدی سے مراد اون کے خلیفہ او خلف الصدق حضرت احمد میان صاحب دام برکاتہ ہین فافہم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم	الا حدیث دوست کہ تکرار میکنیم

یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نکات سلوک** ہی **نکتہ** حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑھتے تھے کہ اللھم اھدنی فی من ھدیت الخ **نکتہ** حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیسہ لانے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے **نکتہ** ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانسو بار اور اول و آخر درود سوسو بار راقم کو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلاۃ عام جس کتاب کا خلاصہ ہی وہ کتاب حضرت نے سنہ بارہ سو چالیس مین لکھی تھی **نکتہ** حضرت نے حضرت پیر و مرشد کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوۃ کا بھی درس فرمایا **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح **نکتہ** حضرت تشہد مین رفع سبابہ نہین فرماتے تھے اور حضرت مجدد سے بھی ایسا ہی منقول ہی **نکتہ** حضرت اکثر سورۂ اخلاص سو بار پڑھنے کو فرماتے تھے اسکو ناخواندہ لوگ بھی پڑھ سکتے ہین **نکتہ** حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہی جہان حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت نظام الدین اولیا آئے ہین **نکتہ** حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑھتے تھے اوس وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تھا **نکتہ** دوسری بار راقم حاضر خدمت حضرت کے ہوا اوسوقت ارشاد فرمایا تھا سورۂ کہف روز جمعہ پڑھنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب عبادت شب قدر کا اون مین ہی اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر اور فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح و شام اور وقت خواب کے اور ادعیہ اخیر حصن حصین کے اور مطالعہ

حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلمۂ طیب پڑھنے کو فرمایا
نکتہ حضرت بعد ادائے فرض جمعہ کے چھ رکعت سنت پڑھا کرتے تھے اول چار پھر دو
نکتہ حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم انت السلام
ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام نکتہ حضرت پیر و مرشد نے نقل
فرمایا کہ کسی زمانہ مین حضرت نے مثنوی فرمائی تھی اوس کا اول مصرع یہ ہے

ای شہِ آفاق شیون داستان ‖ نکتہ حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے

تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک ونزدیکان بے خبر ورقرب جانی راقرب مکانی
درکار نیست نکتہ یہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے لہذا تحریر ہوتے ہین

اوسکے آنے کا بندھا رہتا ہی دھیان	بیٹھے بٹھلائے اوٹھا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان	ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین	وارداتِ دل لکھا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رض کعبہ مین جاکر
نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے التماس کیا تاکہ آپ کے ہمراہ وہ بھی حاضرِ کعبہ ہو
آپ نے فرمایا یا حی یا قی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آوے آپکے ہمراہ روانہ ہوا
سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہیے اوس نے یا حی یا قیوم پڑھا بس
ڈوبنے لگا الغرض پھر اوسی طرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہنچ گیا وہان
آپسے اسکا سبب دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ تو نے زبان صاف کی ورمین نے من کو صاف کیا
نکتہ راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم کر کے حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تھا رباعی

آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ است ‖ از روی تو او ر السوی حق راہ است

چشم تو سواد نقطۂ با دارد ابروی کشیدہ بسم اللہ است رباعی

آنرا کہ خبر ز کوچۂ عرفان ست بر روی تو استوار در ایمان ست

آیات الٰہی ست خطِ رخسارت روی تو مگر فاتحۂ قرآن ست قطعہ

آن جان جہان چہ ذات دارد وان ذات چہا صفات دارد

شک نیست بہ مصحفِ وجودش بسیار مقطعات دارد

آنس ملتمسہ پر حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمٰن سلام علیکم و رحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مریدان را تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بھی اپنے دستخط سے مزین فرمایا نکتہ ایک مجذوب دہلی مین تھا جب کوئی نعمت حاصل کر کے ادہر سے گذرتا وہ سلب کر لیتا تھا حضرت دہلی سے آتے تھے وہان آپنے وقفہ کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا آپ نے انکار کیا اوسنے نمانا آخر کار آپنے تین بار اوسکو پچھاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپ نے حضرت سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **مطلع قرب** ہے **وارد** آیۃ اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کے نکات و اسرار مکتوبات حضرت ایشان رضی اللہ عنہ و علم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو اشارات نمایان ہوسے نور احمدی مین مذکور کیے **وارد** نالۂ عندلیب مین حقائق بعض معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم نے فیض سے حضرت کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی والله الحمد **وارد** مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و رسالت و اولوا العزمی و حقائق الٰہیہ یعنے حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوۃ و معبودیت

صرفہ وحقائق انبیا یعنے حقیقۃ ابراہیمی وموسوی ومحمدی واحمدی ہی اور مکاشفہ اخیر لاتعین ہی واللہ اعلم وارد کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حسب کو تعین اول فرمایا ہی وارد بنا تمام اذواق ومواجید واحوال وکیفیات کی علم پر ہے تو جس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہی اوسی طرح کے آثار مرتب ہوتی ہین وارد حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ وارد کلام مین ایک آن وادا ہوتی ہی جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہین کرسکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے وارد استقامت ظاہر وباطن نشان صریح قرب کا ہی وارد حکمت یعنی ترکیب دینا علم نافع کا مناسب وقت وحال واستعداد کے واللہ اعلم وارد وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ذیل کے نسبت مین جدا ہی وارد سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقولہ کیف سے ہے واللہ اعلم ؎

جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے		کیف وکم کو دیکھا اوسی کو کیف وکم کہنے لگے

وارد صالحین وشہدا وصدیقین یہ سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیا ہین ان کو وہ بزرگ نہین پہونچتے وارد لقای الٰہی نماز مین ہی کہ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وارد اہل نسبت ایک دوسرے کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کہ المؤمن مرآۃ المؤمن وارد اقسام نسبت مثل نسبت توحید ونسبت محبت ونسبت معاملہ ونسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع ہین جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین وارد حضرت خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام نے جو حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا بے اختیار ہو گئے اور

تمام گھربار وغیرہ دنیا منظور کیا یہی فناے قلب ہی جو بزرگون نے فرمائی ہے
اور حضرت اسمعیل کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ بھی مان لیا یہی فناے نفس ہی
پھر اللہ تعالی نے فدیہ مقرر کیا وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ **وارد** جمع اضداد مانند سکر
وصحو وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم **وارد**
اہلِ سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری مین زیارت انبیاء وملائکہ
واولیاء اللہ کی ہوتی ہے **وارد** ادراک جوہر عقل ہے لہذا غبی اور بلید الذہن کو
کمتر ہوتا ہی **وارد** ملائکہ کو اللہ تعالی سے نسبت مالکیت ومملوکیت ہی واللہ اعلم
وارد جہل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین
اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہے ابتدای ارادت سے
کچھ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہی کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام
حضرات کا سنا اوسی زمانہ سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تھا اور واقفان
حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اوسی عرصہ مین اتفاق ارسال عرائض
کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا
مین زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت
حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ
محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سمان اب تک آنکھون مین ہی
اسی ذوق شوق مین ایک غزل بھی موزون کی تھی

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او	ورای انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بی پایان بکام جان او ریزان	زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او
خدا جویندگان را بی تکلف می کشد بالا	رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اوسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین
صرف ہوے اور اتفاق زمانہ سے اودہر جانا نہ ہوا حتی کہ بمقتضای عز و جل جد
ایسے اسباب واقع ہوے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت پیر و مرشد کی
خدمت مین بھی اطلاع کی از روے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب
عقد مین آئے بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد
ہوا اسندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب مراد آباد مین پہونچکر مسجد شریف
مین ہم حاضر ہوے حضرت پیر و مرشد نے گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی
جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہمکو بھیجی تبرکًا اوسکو بھی کھایا اوس کے
بعد آپ گھر مین سے آکر حجرۂ شریف مین جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی
طرف ہی رونق افروز ہوے راقم ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پر انوار سے
مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام عرض کیا از روے الطاف و بندہ پروری آپنے
اوٹھکر معانقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو اپنی محبت اور اتباع سنت
دے پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین ٹھہرنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات
باطن سے بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے
محسوس ہوتا تھا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثنائے راہ
مین بیخودی کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا

اشعار عاشقانہ موجب ترقی ذوق شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام
آپ کی طرف متوجہ ہو کر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت
پیش نظر رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہونچی تھی جب دوسری بار
حاضر مراد آباد ہو کر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے
حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی
تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی ؎

بادہ و عشوہ ساقی شدہ یک جا ہر دو	ہوش ما تاکہ برد یا رب ازینہا ہر دو

اوسکے بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوے اور مراقبہ اور توجہ
خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپ کی توجہ باطن سے سرفراز
ہوا سینہ برکات اور فیض سے معمور ہو گیا پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ
فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد
سے بھی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہو جائین گے
اور بہت سے ملفوظات اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض
جب وہان سے رخصت ہو کر مکان پر آیا حالات انشراح و جمعیت و حضور
شامل حال رہتے تھے اور موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال
ظاہر بجالاتا تھا ایک درود فرمایا تھا اوسکی برکت سے وقت خواب دربار
بھی دیکھا جس مین مجمع کثیر تھا دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیکھا اور حضوری جمال پاک و زیارت
شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی مشرف ہوا جو سرور اور احوال اوس وقت

طاری تھا بیان اوس کا کس زبان سے کرے بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح
اشغال واعمال سے معمور گذر گیا بمقتضای استعداد عبارات و تذکرہ مقامات
سلوک کے دیکھنے کا بھی شوق تھا اور زبان پر بھی یہی گفتگو رہا کرتی تھی حال
وقال مین بسر ہوتی تھی لیکن کوئی وجدان منجر بہ عیان نہوتا تھا حسن اتفاق
سے ایسے اسباب پیدا ہوے کہ بحسب التماس راقم کے حضرت پیرومرشد مکان پر
راقم کے تشریف فرما ہوے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا
توجہات اور عنایات خاصہ مبذول کی بشارت مقامات بھی مکرر فرمائی کہ
ہم نے تجھکو سب دیدیے لیکن روبرو آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف
نہوا تھا التماس خدمت کیا تو فرمایا ہماری غیبت مین سب کھل جائیگا الحق
کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع ہوا مراقبات بھی بحسب معمول کیا کرتا تھا اور
رابطہ باطنی بھی بہت غالب تھا چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر
پہونچ گیا اول تمام مقامات مسلوکہ طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم
اولوالابصار ہین منکشف ہوی اوسکے بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کھلے

اوسکی تفصیل کو ایک دفتر چاہیے	گر بر تن من زبان شود ہر موے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد	انکشاف وحالات روزانہ بذریعہ

عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیرومرشد کرتا تھا آپ حضرت کو بھی
دکھلاتے تھے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وزیارت اکابر بھی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت
درکار ہے این زمان بگذار تا وقت دگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمۂ شہود مشتمل ہی انواع بیان پر فالحمد للہ الذی نور العالم بنورہ و الصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و احبابہ

نقل اجازت نامۂ پیری و مریدی

اجازت داد فضل رحمٰن بمولوی احمد میان

فضل رحمٰن افتخار انبیا از فضل احمد است ۱۲۸۳

عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ حیاتکم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیۂ نقشبندیہ و قادریہ اجازت ست بدین طور مرید کنند یعنی در طریقۂ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

صالحین واصلان جنت ہین جیساکہ قرآن شریف مین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر **محبت** خالص کا بیان یہ قول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہی کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت اور حور و قصور بھی ماسوا مین ہی **فوق** جنت عرش رحمٰن ہی اور ارواح شہدا قنادیل عرش مین رہتی ہین لہذا عروج اون کا بہت ہی جیساکہ مناسب صدیقین کے نزول ہے لہذا روح خلق ہوئی ہین

اہل عرفان پر حقیقت کلمہ وحقیقت صلوٰۃ وحقیقت صوم وحقیقت حج وحقیقت
زکوٰۃ بھی کھل جاتی ہی حقیقت نوحی وحقیقت عیسوی بھی حقائق انبیا مین
منکشف ہوتی ہی ہر ظل اپنی اصل سے مستفیض ہی اور اصل اصل الاصل سے
منتہاے مراتب کونی والٰہی ذات رب العالمین ہی کہ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی
وسائل لازم عالم اسباب ہین لطائف خمسہ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم
ذکر لطائف مفید یادداشت اور وسیلۂ آگاہی ہی کثرت مراقبہ سے انکشاف
ملک وملکوت ہوتا ہی کما تقرر اولیاء اللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین حاصل
ہوجاتا ہی موعود مومنین اون کا نقد وقت ہی قیومت اسم القیوم کی نسبت ہی فافہم
سلطان جی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا
دخل ہی اور محبت ذاتی محض وہب ہی سلطان جی نے فرمایا ولایت ایمانی وعرفانی کو زوال
جائز ہی ولایت احسانی کو زوال نہین ہے | شنیدہ کی بود مانند دیدہ
سلطان جی نے فرمایا عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے
حضرت خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا فضل الٰہی سے
اور برکت سے عمل کرنے کے آیات واحادیث پر اور اقتداے صحابۂ کرام سے پایا
اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا علو ہمت سے پایا اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ ہم نے جو کچھ پایا بقدر اتباع سنت پایا اور بعض اکابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا
بدولت ورود اور توجہ مجرو کے پایا اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ پایا
غلبۂ محبت پیران کبار سے پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ھیا اسبابہ حضرت
خواجۂ ناصر رضی اللہ عنہ والدہ ماجدہ کی طرف سے اولاد امجاد حضرت غوث پاک

رضی اللہ عنہ سے ہین اور آبا و اجداد کی طرف سے نسب حضرت خواجہ نقشبند
رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے رسالہ واردات درد مین فرماتے ہین سخن ست
کہ باب ہدایت کشودہ و نخست کہ فوائد خموشی بیان نمودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اما بعد یہ رسالہ
راقم کا موسوم بہ **شاہد غیب** ہے قال اللہ تعالیٰ فی ذکر سلیمان علیہ السلام
وکان نبیا ذا الملک والجبروت وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ
أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ
مُبِينٍ اقول واللہ اعلم ان فی کل ایۃ من ایات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد
فی الحدیث وانما تظہر علی اہل الباطن فیرون بنور الفراسۃ فلا تدرک
بالابصار الا ببصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منہا ما علمنی اللہ سبحانہ
بطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ فہکذا قلب الطالب یطیر الی عالم
القدس بجناحی العلم والعمل ویتفقدہ السالک این ہو فاذا رجع
من مقام العروج ینبئ عن النبأ الیقین ما عاین حقا إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً
تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ کانت المراۃ بلقیس اوتیت
من المال والجمال حظا وافرا وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ
مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ
لَا يَهْتَدُونَ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ هكذا يشاهد القلب ملكوت السموات والارض ومن اياته سبحانه الشمس والقمر فاهل الحضور لا يلتفتون اليهما ولا يحبون الآفلين ويطلبون الله تعالى خالصا مخلصا الذى فطر السموات والارض ويومنون بالغيب قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ فهكذا يذهبون الملائكة بصحف الاعمال الى حظيرة القدس قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ وهكذا يلاحظ الصحف وفيها ما صدر من الاذكار والاعمال فى اشتياق لقائه سبحانه اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ وهكذا نزل القران العظيم وعنوانه البسملة الا تعلوا على الله بالنفوس الامارة وكونوا مسلمين بالاسلام الحقيقى وهو صلاح القلب واطمينان النفس قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ولا يجب فيما تذكر معاملة الله بالعباد ومعاملة العباد بالله ما يطابق بهذه الايات وما ذلك الا تشبيه المعاملات لا تشبيه اهل المعاملة تعالى الله عما يقول الظالمون علوا كبيرا فمايناسب هذا المقام ان الملا الاعلى ممن يشهدون ويقطع الامر على رؤسهم وهكذا من عباده سبحانه وتعالى قوم يشابهونهم بنفوسهم القدسية وبتطهيره تعالى اياهم عن الرذائل البشرية فهم ينزلون منازلهم ويعاملهم ما يعامل بالخواص من الملائكة والقول فى ذلك له موضع اخر قالت

إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَ
كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ هكذا سلطان المحبة اذا دخل فى القلب والقالب جعل
النفس الامارة بالسوء ذليلا فى نظر المحب ويزكيها بالانجذاب الى المحبوب
وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ قالت لامتحان
سليمان عليه السلام فارسلت اليه المال واسباب الجمال فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ
قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ
ورد فى الحديث الغناء غنا النفس والمحب يستغنى بالمحبوب عما سواه
ولا يلتفت الى الدنيا ولا يطلب الاخرة ايضا الا بشوق لقائه تعالى فقال سليمان
عليه السلام ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً
وَهُمْ صَاغِرُونَ قال ذلك بتائيده تعالى اياه وهكذا يفتخرون اهل
الولاية بسلطانه تعالى وسبحانه ولا يعلم جنود ربك الا هو قال يَا أَيُّهَا
الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا
آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ كان الجن تابعا له
ولكثير من خلق الله واعطاه الله الملك لا ينبغى لاحد من بعده قَالَ الَّذِي
عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ كان هذا الرجل
اسمه آصف وزير سليمان كان عالما باسماء الله وتاثير كلامه فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا
عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ لا ينقص ملكه بالعصيان ولا يزيد بالطاعة
انما يرجع ما حصل من الانسان عليه فان شكر الله واطاعه باتباع رسوله

صلی اللہ علیہ وسلم فانما یرجع ذلک الیہ فیتقرب الی اللہ ومال الجنات
النعیم وان لم یشکر فانما یرجع الیہ فیکون بعیدا من اللہ و یدخل النار
نعوذ باللہ منہا قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ
قال ذلک لامتحان العقل فان العقل نور فی الانسان یضیئ بسبیل الہدایۃ
فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا
مُسْلِمِينَ ہکذا یشاہدون اہل الباطن انوار العرش ولا سبیل الی ذلک
الا بالعلم النافع وہو علم القلب ہذا مقام العالم باللہ والسمع والبصر من آلات
العلم وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ
ہذا حاصل مقام النبوۃ وہوالدعوۃ الی اللہ و توحیدہ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي
الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن
قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وہذا ایضا کان لامتحانہا فعجزت عن الادراک واقرت بقولہا اسلمت انتہی
مما اردنا من الاشارات والقران بحر عظیم لا انفصام لاسرارہ شرفنا اللہ و
ایاکم بفہم رموزہ ومشاہدۃ انوارہ وہذا انموذج ماورد فی قلبی من برکات
شیوخنا السادات وامامنا فی الطریقۃ شیخ المشائخ غوث الزمان
محبوب الخلائق حضرت شاہ محمد آفاق اللہ دہلوی رضی اللہ تعالی
عنہ وخلیفتہ الاعظم فی ہذا الاوان قطب الاقطاب ملاذ الشیخ و
الشاب سیدنا و مولانا فضل الرحمن مد اللہ ظلہ العلی وخلفہ
الصدق الذی ہو وارث لجمیع کمالاتہ حامل لواء فضلہ وبرکاتہ مولانا وَمرشدنا احمد ادام اللہ فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **حاصل کلام** ہی واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو
کتب تصوف گذرین اور کوائف مندرجۂ ذیل جو مفہوم ہوے کسی قدر تحریر کرتا ہی
کہ منجملہ اون کے احیاء العلوم اور کیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
کے اکثر مقام نظر سے گذرے اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روانی بیان مین
ضرب المثل ہی لیکن طرز سلوک مناسب طریقۂ قدما کے ہی اور منجملہ اون کی قوت القلوب
تصنیف ابو طالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہی اوسکے بھی
چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے مین دیکھے تھے **تذییل** قدما کا طریقہ منتظم نہ تھا
سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن وقوانین طریقت ہوے
اور بعد اون کے اکثر صوفیۂ کبار نے اون کا اتباع کیا ہی انتہی اور منجملہ اون کے
فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رض کی اپنے باب مین بے نظیر ہے اوس کے
بھی بعض مقام نظر سے گذرے بے مناسبت کاملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے
اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لا حاصل ور تقلیداً قال توحید بے حال توحید اعتبار سے
ساقط ہی اور منجملہ اون کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام
فہم خاص پسند ہی بوستان مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب	دو اندرز فرمود برروی آب
یکے آنکہ برخویش خود بین مباش	دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش

اور منجملہ اُن کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کے خصوصاً نفحات الانس

جو تذکرۂ مشائخ مین ہی اگرچہ بیان مجمل ہی لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقۂ
نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی تا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رح جو اون کے
پیر صحبت ہین بیان کیا ہی اور منجملہ اون کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فریدالدین عطار رض
کی ہی مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید
ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم اور منجملہ اون کے مثنوی حضرت مولانا روم
قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہی عیاناً چہ بیان اوس کو بھی جا بجا سے مطالعہ
کیا اسکے شروح اور حل اشعار بھی اہل علم نے تحریر کیے ہین مگر یہ ضرور نہین کہ
وہی مراد متکلم ہو ہان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہی
اور منجملہ اون کے رسائل طریقۂ نقشبندیہ سے رسالۂ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت
خواجہ محمد پارسا خلیفۂ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات کی
شرح فرمائی ہی اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذرے جس کا حوالہ مکتوبات
امام ربانی رض مین دیکھا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد
الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہ آیت بینہ
اون کے فضل و کمال پر ہی اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقۂ مجددیہ
مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنے برکات احمدیہ تالیف خلفای
حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی صاحب رض نے خلاصہ
ان دونون کتاب کا فرمایا ہی اور منجملہ ان کے روضتہ القیومیتہ کتاب مبسوط تالیف
خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کی ہی ذکر مشائخ مجددیہ تا حضرت قبلۂ عالم
و خلفای آنجناب ہی لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفاے حضرت مجدد رض نقل

فرماتے ہین یہ بزرگ اون کو بزیادتی صریح اور دعوی افضلیت حضرت موصوف کا
تمام مشائخ سلف وخلف پر روایت کرتے ہین اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کمالات
موہوبہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت کچھہ فرمایا ہی لیکن دعوی فضلیت کا تمام قدما
و متاخرین پہ ثابت نہین باوجود اس کے ہم کہہ سکتے ہین کہ بمقتضای فرط محبت
اون کو معذور رکھنا چاہیے لیلی را از دریچہ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی
ہر ایک کا مختلف ہوتا ہی خصوصاً معاملات باطن نازک تر ہین جس مین اکثر خواص
حکم عوام رکھتے ہین اور یہ عذر صحیح بھی ہم کر سکتے ہین کہ اکثر صلحا بمقتضاے المرء
یقیس علی نفسہ وبحکم ظنوا المومنین خیرا عمل رکھتے ہین تو جائز ہے کہ
ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ
اون کے رشحات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان نقشبندیہ کا ہی لیکن بعض روایت پہ
اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے کلام کیا ہی اور منجملہ اون کے رسائل
طریقۂ مظہریہ مانند رسائل سبعہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رض اور مقامات مظہریہ
نظر سے گذرے اور معمولات مظہریہ اور انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحب رض
اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رض اور رسالۂ
کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی صاحب رض کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے
باب مین مع تقریظ حضرت مرزا صاحب رض اور ہدایۃ الطالبین رسالۂ حضرت شاہ
ابو سعید صاحب رض کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک مین تحریر فرمایا ہی نظر سے گذرا اور منجملہ
اون کے نالۂ عندلیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصر رض کرامت عظیم الشان مصنف
کی ہی بجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب اول سے

آخر تک راقم کے مطالعہ مین نہین آئی اور عالم تحقیق مین اوسکی سیر سے بہت نفع پہونچا جزاہ اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء اور تصانیف حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ مین سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات سادہ و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشان رضی اللہ عنہ کی تحریر موید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت خواجہ کی تائید کلام اون کے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اون کے تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ مانند حجۃ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و تفہیمات و ہمعات والطاف القدس و قول الجمیل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ انکے اور بھی کتب جابجا سے مطالعہ مین آئین اسوقت جو حاضر ذہن تھا تحریر کیا بالجملہ فیض الٰہی انقطاع پذیر نہین اور ہنوز مثل فیض کونی کے فیض ارشاد بھی متصل ہے ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم	در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہیم نفحۂ گلہائے باغ رضوانی	بیار بادۂ کوثر کہ در سخن رانی
رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی	بزیر سایۂ دامان احمد مختار
کہ بی سبب نبود انجذاب ایمانی	مگر بسلسلۂ زلف یار دل بستیم

اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہین اُن سے یہ اشعار انتخاب کرکے نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکھا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے

والعذر عند کرام الناس مقبول	محل مناسب پر محمول فرمائین ع

حسن بتان ہوش ربا می کشد مرا
بی اختیار سوے خدا می کشد مرا
نیرنگ دلربائی او رانگہ کنید
گاہے بناز وگہ بادا می کشد مرا
آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش
در کوچہ ہاے زلف دوتا می کشد مرا
در خانقاہ و میکدہ بریک طریقہ ام
او بسکہ سوی خود ہمہ جا می کشد مرا
بسکہ دیوانگیم راہ بجاے دارد
عقل ہم رشک برد بر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن ندہد زاہد را
آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما
دل وارستہ درین باغ بہاری دارد
نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما
ظاہرا خاک نشینیم ز بالاے کسی
بر فلک ہست دماغ دل دیوانۂ ما
بشنو ترانۂ دل پر اضطراب را
افگن بخاک بربط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشۂ عشق تو سرخوش ست
از دل ربود چشم تو ذوق شراب را
بر ما ہر انچہ رفت بروز فراق تو
آسان نمود سختی روز حساب را
پروانہ معافی ما جذب عشق اوست
یک سو نہید بحث خطا و صواب را
بر روے دل کشود جمال تو عالمی
ہیچ آبرو نماند جہان خراب را
رعنائی جمال تو در صلح آورد
رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس غزل حضرت مظہرؒ

بر آب چون سفینہ روان ست تخت ما
شد غرق سبزہ و گل و شاخ و درخت ما
از راہ چشم شد جگر لخت لخت ما
آبی نزد بروی گران خواب بخت ما

با آنکه گریه داد بسیلاب رخت ما

ما را که سوز عشق در آغوش پرورد
زاہد بحال سوختگیِ ما عجب برد
نیرنگ برق حسن شناسد چه بیخرد
ما ناز پرورِ تب و تابیم مے خورد

چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما

چون مفلسان نه در بدر از بہر راحتیم
در راهِ فقر گوشه نشینِ قناعتیم
پیوسته در سفر بوطن با فراغتیم
ما والیِ قلمرو سیر و سیاحتیم

ہر نقش پاے خویش بود پاے تخت ما

کس در لباس عشق چنین ماجرا نه کرد
با عشق جمع نازکیِ طبع را نه کرد
جمعیتے به تفرقه زینسان بپا نه کرد
مظہر ز ما رمید و دگر یاد ما نه کرد

دیوانه خوش نمود ز وضع کر رخت ما

ندانی زاہدا وضع بلا نوشانِ الفت را
شناسد اہل دل در پردهٔ ایلام نعمت را
دلِ خاصان درگاہست مخصوص این جمعیت را
ازان پہلوی خود جا میدہم این رنج و محنت را

که غیر از من پناہی نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کی انجام میگیرد
ہزاران کار از یک عاشقِ ناکام میگیرد
پس از مردن شہید او کجا آرام میگیرد
قضا از مشہد ما مشت خونی وام میگیرد

که تا رنگین کند ہنگامهٔ روزِ قیامت را

نہادن سر بزیر تیغ و محوِ شکر گردیدن
شدن ممنون احسان ز قاتل چشم پوشیدن
تحمل بر ستمہا کردن و ہرگز نه رنجیدن
بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی — بود آئینه دار حسن او هر هندی و نازی
بچوبان جهان حیف ست گر چشمی بیندازی — نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظربازی
تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

نے دارم که زهد خشک بروی شاق میگردد — سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد
کسی این رمز می فهمد که از عشاق میگردد — دماغ دل درین جا گاه گاهی چاق میگردد
خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

دل دیوانه را از مدتے اینجا نمی بینیم — به پهلو جستم و از هجر او تلخ ست شیرینیم
غمش خون بخت از چشم ببین داماں رنگینم — تلف کردست این دل حق صحبتهای دیرینیم
به بزم خود نخواهی داد جا این بیمروت را

ز جذب دل برنگ یار عاشق منصبغ گردد — اگر تکریم فرمایند آن دیوانه را شاید
بلا گردان حسن او ست آخر شوکتے دارد — بجای سنگ طفلان پارهای شیشه باید زد
چو مظهر میرزا دیوانهٔ نازک طبیعت را

در خلوت بزن و بر سر بازار طلب — هر کجا نازه فروشد کرم یار طلب
ایکه آزاده بگلگشت چمن می تازی — عبرت از نالهٔ مرغان گرفتار طلب
حضرت میکدهٔ عشق ادب می طلبد — دل آگاه بجو دیدهٔ بیدار طلب
نه سرم بود بدنیا نه خیال عقبے — از عدم کرده ام افسردهٔ دیدار طلب

آنجا نه زمان نی اثر کون و مکان ست
میخانهٔ عشق تو ورای دو جهان است

در کسوت عصیان کرم دوست نهان ست — زاهد خط پیمانهٔ ما خط امان ست

درد ست نه تیر ست نه بردوش کمانست
این سادگی اوست که بسمل دو جهان ست

در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت
در میکده از مستی چشم تو نشان ست

دریاب که در یک نظر پیر خرابات
نور شب قدر و برکات رمضان ست

بیوجه به سرخی نه زند گوشهٔ چشمت
واللّٰه که این شهد صاحب نظران ست

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیاید برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهے ادا تواند کرد
هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج

اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق
نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

بشوی روی تو صد گل شنیده انجمن
بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج

بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت
نرفت گه بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوے زهد نه یابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برم پی بلطف خاص
من نکته فهم نازم و انداز دان صلح

ای من فدای سادگی تو که در عتاب
پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح

این مشرب عجیب به میخانه یافتم
رنجے برنگ شادی و جنگے بسان صلح

ز جذب شوق بکویش روم چنان گستاخ
که باد تند ور آید به گلستان گستاخ

یکی ز شیوهٔ تمکین یار من این ست
که خنده نیست بلعل شکرفشان گستاخ

ز ننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو
که با رقیب ندیمم به پاسبان گستاخ

فغان ز جوش بیانی که در ادب گه دوست
همه خموش نشستند و من همان گستاخ

صد قافله اندر طلب زلف و لب او
از شام برون آمد و از طرف یمن شد

صد بار رود از خود و از جای بجنبد
دیوانه عشق تو مسافر به وطن شد

علو خاکساران جهان سوختن بنگر
که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید

تحمل بر تصرفهای عشق خانمان سوز
بپشیم از برای اکتساب عشقبازیها
باین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
سحر گه بلبل و هنگام شب پروانه می آید

هزار میکده در ضمن نرگس شهلاست
هنوز از نگهت صد خمار می خیزد

بهر زمین که نهی پای نازنین و روی
گرفته ایم ازین جا به خاک افتادن
سرور نشئه صد ساغر شراب طهور
ز ذره ذره آن انتظار می خیزد
ادب ز سایه دیوار یار می خیزد
ز گردش نگه چشم یار می خیزد

عاشقان را سیر کوی یار می باشد لذیذ
دیدن بام و در و دیوار می باشد لذیذ

مشق ناز از نرگس دلدار می باشد لذیذ
ساغری از چشم جانان می برد از خود مرا
در ادای میشوم خوش حاجت گفتار نیست
حور و غلمان و ارم جز میزبانی بیش نیست
این تصرفها ازین بیمار می باشد لذیذ
باده میخانه دلدار می باشد لذیذ
اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
این تکلفها پی دیدار می باشد لذیذ

در جنون عشق ہم ترک ادب منظور نیست
نالہ کردن از پس دیوار می باشد لذیذ

ہمچو شیخ سبحہ گردان یا برہمن زار باش
ہر چہ باشی باش لیکن بندۂ دلدار باش

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش
در طریق عشق بیکار ست کوشش بی کشش
زلف جانان جملہ آزادان گرفتار تو اند
سرمۂ چشم سیہ مستش تماشا کن مدام
این طرفہ رسم میکدۂ اہل الفت ست
گر جذب صادق ست دوئی را مجال نیست
زاہد طریق عشق ورای تورع ست

ولہ

در ادبگاہ محبت اندکی ہشیار باش
جذبہ کن زاد راہ و بر سر رفتار باش
سایہ گستر بر جہان ای خواجۂ احرار باش
فیضیاب از خاک راہ خانۂ خمار باش
ساقی نگار و بادۂ عشق و سبوی دل
ما ناکشان کشان تشنۂ خوبی تو خوی دل
خلقی بہ کعبہ مائل و میلم بسوی دل

ز سوز عشق نشانی کہ داشتم دارم
دل برشتہ و جانی کہ داشتم دارم

خزان رسید بہار بتان عالم را
ز دست شاہ سواری کہ رفت از نظرم
نگار خویش بآنی کہ داشتم دارم
عنان گسستہ فغانی کہ داشتم دارم

ای دستہوای نکہت زلف دو تای تو
آوارہ بوی مشک ز تا تار آمدہ

ای ترجمان جنبش لبہای لعل تو
ای دل خنک مباش کہ اندر جہان عشق
بانگ رباب و زمزمۂ تار آمدہ
سوز و گداز گرمی بازار آمدہ

لباس عشق بہ شوخ و گلعذار انند
کہ بیقرار نمانند و بیقرار انند

(حاشیہ: اشعار غزل تازہ وارد ...)

زعشوہای نہان وزصورتِ زیبا
بتان ماہمہ پنہان وآشکارانند

اگربہ بزم نشینند غیرتِ شمعند
وگربباغ درآیند نوبہارانند

مپرس رسم ورہ پیرمیفروش ای شیخ
کہ زاہدان ہمہ آنجا گناہگارانند

جمال تو نشناسدزخویش بیگانہ
بعالمے کہ توئی جملہ دوستدارانند

سکون زشیوۂ ارباب عشق نتوان جست
کہ یار وردل ومدہوش انتظارانند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ساقی جذب** ہی جذبۃ من جذبات اللہ خیر من عبادۃ الثقلین

فیض رباعی للراقم ؎

دریاب کہ زیر سایہ احسان ست
آنزاکہ رہ بحضرتِ رحمان ست

علم وعمل ومحبت وایمان ست
سرمایۂ او زفیض کوثر دائم

کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک علم ہے یعنی آگاہی بہ نہج دوام چاہیے اور از کار رجانی مفید علم ہین بعد حصول ہلکہ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہی چنانچہ مفہوم آیات واحادیث بالتصریح ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے بہتر کوئی سبب نہین **فیض** رابطۂ استقامت جامع اصول اربعہ ہے لیکن بمقتضای ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہی مثلاً بعض ہین غلبہ علم باللہ کا اور بعض ہین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض ہین غلبہ محبت خالص کا اور بعض ہین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم **فیض** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح آجاوے لہذا فیض ایمانی نسبت نقشبندیہ ہین غالب ہی

حضرت باقی باللہ رضہ نے طریقہ نقشبندیہ کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے
فیض الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ مرشد اہل طریقت کو ضروری ہی کیونکہ نفس
وشیطان سد راہ ہین کہ اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اور یہ نفس کا بیان
ہے کہ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ فیض تفصیل اعمال صالحہ
فرائض اور واجبات و سنن اور مستحبات ہین اور دائرہ اباحت ان سب کا حاوی ہی
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کا عالم خلق سے معاملہ الٰہی دونون طرح پر ہے
فیض مراقبہ صبح وشام معمول ہمارے حضرات کا ہی فیض موافق حوصلہ اور ہمت کے
خیالات بھی پست وبلند ہوتے ہین فیض شکایت عاشقانہ شکر بے سے بہتر ہی ہ

در بزم وصال تو بہنگام تماشا	نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

فیض مرتبہ ظلال اسماء وصفات کو نالۂ عندلیب مین مقتضیات اسماء وصفات سے
تعبیر کیا ہی اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب مین نور کا اطلاق فرمایا ہی ہ

اصطلاح عشق بسیار ست ومن دیوانہ ام	فیض

فیض وجود عرش سے فرش تک
سب مین ساری ہی اور تمام کائنات نور وجود الٰہی سے درخشان ہے ہ

ز معجز ہای عشق ست این کہ شہباز سرکویش	نگاہ بام و در را لذت دیدار می باشد

فیض فیض رحمت کا اکتساب بواسطہ اعمال مسنونہ کے موجب قربیت ہے
اور وصول جنت بے توسل اس فیض کے محال ہی فیض اہل ظاہر اہل باطن کے
رموز سے واقف نہین ہوتے کہ اھل الجنۃ بلہ فیض فیض افعال کا مشاہدہ بچشم
ظاہر ہر متفکر پر عیان ہی اور صدور افعال بمقتضای اسماء وصفات وشیون الٰہی
لاریب فیہ ہی کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ اوس سے مشعر ہی اور ذات بحت مین چونکہ

اعتبارات ذاتی ثابت ہین لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کی
جو مقام تجلی ذات دائمی ہی اور بھی مقامات عالیہ فرمائے ہین **فیض** فیض اسرار کہ
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے مستفاد ہی کاشف رموز عبدیت ہی چنانچہ حضرت
امام ربانی رض وحضرت خواجہ سید رض کمال انسانی مقام عبدیت کو فرماتے ہین
اور عشق ومحبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہی واللہ اعلم **فیض** راقم
دوسری بار حاضر مراد آباد شریف ہوا تھا اوس وقت حضرت پیر ومرشد نے
فرمایا تھا کہ اللہ تعالی نے ہم کو معاملات حشر ونشر وغیرہ سب دکھلائے **فیض**
ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہی کہ شاہراہ وصول الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار
حالات باطن ہی کہ اس فوٹوگراف سے تمام حسن وقبح اوقات بیداری کا نمایان
ہوتا ہی **فیض** جب معاملہ خواب وخیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین جا بجا
مراقبہ نہ رہے تو اس کو کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین **فیض** ایک بزرگ
فرماتے تھے کہ جو کوئی مجھکو دنیا مین متوجہ کردے اوس کو جنت دیتا ہون یہ ذکر حضرت
پیر ومرشد سے سنا **فیض** حضرت پیر ومرشد نے ایک بار راقم سے رسالۂ شہرۂ آفاق
وفیض رحمانی وچند صفحہ نور احمدی کے پڑھوا کر سنے **فیض** موافق سنت نبوی
کے ایسا فیض بھی وارد ہوتا ہی جس سے تمام تن بدن معطر ہوجاتا ہی چنانچہ راقم
بارہا اوس سے مشرف ہوا خصوصًا وقت حضوری خاص کے **فیض** عرصہ ہوا کہ حضرت
پیر ومرشد نے از روی نوازش ایک معاملۂ خاص سے مطلع فرمایا تھا مجملاً یہ ہے
کہ تاریخ بست وہفتم ماہ رمضان کی تھی آپ نے حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ
کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے معاملۂ موسوی کا ظہور تھا اوس جلسہ مین راقم کو اپنے

عقب مین دیکھا کہ طالب نظر فیض اثر ہے آپ نے اسوقت راقم سے وعدہ فرمایا
فیض حضرت نے میر نعمان اکبر آبادی و حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ انسبت عالی رکھتے تھے
فیض پیرومرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب
کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے **فیض** حضرت پیرومرشد نے
حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیر مرشد حضرت شاہ غلام رسول صاحب
علیہ الرحمہ کے نسبت بہت عالی رکھتے تھے **فیض** حضرت پیرومرشد نی نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے
کسی نے اپنا مطلب عرض کیا کہا یہ پڑھا کرو بلم تم جیتو ہمری اور اسکا مطلب حاصل ہوگیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **علم نافع** ہی ۔ علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست

تعلیم منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہی از فضل رحمٰن بہ میان فخر حسن
سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند
ہمین کافی ست **تحقیق** کیمیای سعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے
اور فوائد الفواد مین ہی کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام ہی رسول الضاد
ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تنقیح** فرقۂ ناجی وہی ہی جو اجماع اہل سنت و جماعت
پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دو ملت جو اس امت مین ہین وہ بھی مستند اپنا قرآن
و حدیث کو جانتے ہین اور آیات و احادیث خلاف مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہین
تو ہفتاد و دو ملت مین داخل وہی لوگ ہین جو فہم و قرار داشت صحابہ و تابعین وغیرہ
اکابر کو جسپر اجماع ہی پیشوا نہین مانتے و ما انا علیہ و اصحابی سے اجماع کی طرف ایما ہی
نقل ہی کہ حضرت خواجہ میر درد رہ کو ایک فاقہ مہینہ بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا

آپ فرماتے تھے کہ فقیر ڈیڑھ فاقہ مین مشہور ہو گیا **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میردرد رح
کے مکان مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکھے تھے آپ مطالعہ
فرمایا کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ
اور کہین جا کر دیکھو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہے
نقل ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی
عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹھ نہ سکا چار زانو بیٹھ گیا آپ مُراقب تھے
کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا التماس غلام عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اوس نے
جواب دیا کہ عذر مین اس طرح نماز بھی جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز
ہے فقیر کے ہان مستحب بھی نہین **معمول** نماز اشراق بھی معمول ہمارے حضرات کا ہے
اور بعد سنت فجر کے تھوڑا الیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتے ہین **نکتہ** حضرت
فاروق اعظم رض کو صفت کلام سے مناسبت خاص تھی اور موافق آپ کی رائے کے
بارہا وحی نازل ہوئی **نقل** ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب مین دیکھا انتقال
کو کئی برس گذرے تھے آپ نے فرمایا کہ مین اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون سو یہ بھی وہی
مناسبت کلام ہے اور حساب وکتاب بہانہ ہمکلامی کا تھا درمیان محب ومحبوب کے
بشارت راقم نے قبل حضوری خدمت کے حضرت کو ایک عریضہ لکھا تھا او سپر یون
تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند فقط ہمین کارست کہ نمودن ومردان بہ مقصد رسیدہ اند
بعونہ تعالیٰ شما ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط

احب الصالحین ولست منہم	لعل اللہ یرزقنی صلاحا

وظیفہ درود تاج و درود
لکھی حضرت نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادۂ عام کے نقل کیا جاتا ہے

درود تاج

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الہدی کہف الوری مصباح الظلم جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ والمعراج سفرہ وسدرۃ المنتہی مقامہ وقاب قوسین مطلوبہ والمطلوب مقصودہ والمقصود موجودہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ للعالمین راحۃ العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین ابو القاسم محمد بن عبداللہ نور من نور اللہ یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ والہ واصحابہ وسلموا تسلیما

درود لکھی

اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعدد رحمۃ اللہ

اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعدد فضل اللہ

اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعدد خلق اللہ

اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعدد علم اللہ

اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعدد کلمات اللہ

اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کرم اللہ

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حروف کلام اللہ

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رمل القفار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما خلق فی البحار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حبوب والثمار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اللیل والنہار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من صل علیہ

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من لم یصل علیہ

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد انفاس الخلائق

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل شئ فی الدنیا

والآخرۃ صلوات اللہ تعالی وملائکتہ وانبیائہ ورسلہ وجمیع الخلائق علی

سید المرسلین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین وشفیع المذنبین سیدنا ومولانا

محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ واہل طاعتک اجمعین

من اہل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین یا اکرم الاکرمین وصلی اللہ

علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **جواہر قدس ہے تذکرہ** شیخ محمد احسان علیہ الرحمہ نے ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے دریں سال خواجہ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ شبی در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ را گرفتہ در مسجد در آمدند دران مسجد حضرت خلیفۃ اللہ بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر حضرت خلیفۃ اللہ می نمایند و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان می دہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یکی شد دریں اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجہ ضیاء اللہ کردہ فرمودند کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین ست کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ مرید شوی کہ او قطب جہان و قیوم زمان ست روز دیگر خواجہ ضیاء اللہ بخدمت حضرت خلیفۃ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء اللہ داشتند و می فرمودند کہ او فخر کشمیر ست اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفاے حضرت خلیفۃ اللہ بہ کمال ورع و تقوی و اتباع سنت سنیہ این طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ موصوف ست آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج تحریر ست بر خواجہ داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و علیا و کمالات نبوت بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت خود سرافراز ساختہ اند و کرات و مرات از زبان مبارک آنحضرت در حق خواجہ شنیدہ است کہ می فرمودند کہ وے در محبت و اعتقاد عدیم المثل ست انتہی

تاریخ بست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۰۸ھ تھی کہ راقم کو بعد عشا کے ایک مقام عالی
معاینہ مین آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیر و مرشد کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور
فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہی بعد ازان بذریعہ عرضداشت کے آنجناب کو
اطلاع کی جواب مین دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی بشارت ہی و للہ الحمد
فیض حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و مسلم سلطان جی رضہ کو نہین پاتے اور
حضرت نے بھی ایسا ہی فرمایا **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت
کے قائل ہین اور حضرت خواجہ میر درد رح تجلی ذات بے حیلولہ اسما و صفات جائز
نہین رکھتے واللہ اعلم ذات و صفات مین لا عین و لا غیر قول قدیم ہی **فیض** اہل
عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت فائق ہے
لطیفہ ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑھنے سے فتح باب جلد ہوتا ہی **نکتہ** ہیش طاق وصول
جس قدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہون گے **معرفت** اتباع سنت ہر ذیل کی
نسبت مین بحسب معاملہ پیدا ہوتا ہی حسنات الابرار سیات المقربین **تحقیق** طریقہ
احسنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا
تفصیل حضرت شاہ غلام علی صاحب نے طریقہ مظہریہ مین ارشاد مفصل
فرمایا لہذا اون سے بھی طریقہ جدید پیدا ہوا چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا اتھا
ف ہاتف غیب مشہور ہی اور بعض اکابر نے فرمایا کہ اللہ تعالی اولیاء اللہ سے
بخلق صوت کلام کرتا ہی **ف** نعمای بہشتی کا اس عالم مین آنا قصہ حضرت مریم سے
ظاہر ہی اور اولیاء اللہ سے بھی یہ کرامت منقول ہی **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار
رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہی تو سب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سے

عروج کرکے اوس میدان مین جمع ہون گے اور بحسب مراتب بٹھلائے جائین گے کہ
انزلوا الناس منازلہم اوسوقت عرش سے حجاب اوٹھا دیے جائین گے اور قبل
دیدار ایک مینہ خوشبو کا برسے گا اور دور شراب طہور بھی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنے سے
اس طرح اقرب دیکھے گا اور باتین کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہوگی اور دیدار آلٰہی مین
ایسے مستغرق ہون گے کہ تمام نعمائے بہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کرینگے افازنا اللہ
و ایاکم بھذہ النعمۃ العظمی بجاہ حبیبہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وبارک وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہی ابواب ثلثہ پر باب اول

قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ فی اقسام التوحید
وحدہ فقال واحد منھم التوحید اسقاط الاضافات واقوالھم کثیرۃ جدا
کما لا یخفی علی اھل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ انکشف ذلک التوحید
علی کثیر من الخواص مع صحۃ الاحوال وھم ارباب الولایۃ افاض اللہ علینا من برکاتھم
وقال بہ کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ باللہ منھم وقال جماعۃ
بوحدۃ الشھود مثل الشیخ علاء الدولۃ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ مشائخنا
الکبار قدوۃ المقربین والابرار الشیخ احمد السرہندی قدس اللہ تعالی سرہ بل
اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنھم من قال بالتطبیق بین القولین و
الجمع بین الضدین مثل الشیخ ولی اللہ الدھلوی ومنھم من قال بالتوحید

المطلق من تقید الوجود والشهود وهو امام الطریقة المحمدیة خواجه ناصر
الدهلوی وخلفه خواجه میر درد المحمدی طریقة رضی الله تعالی عنهما ولا خلاف
فی مرتبة الاجمال ان الله واحد وعلیها مدار الایمان واما اقوالهم رحمهم الله فمن
باب التفصیل الذی ظهر علی قلوبهم لتفاوة اقدامهم فی العرفان ولا یقبل التوحید
الا باقرار الرسالة خلافا للحکماء الفلاسفة وغیرهم فان الحکماء خاضوا فی بواطن
عالم الاجسام فانکشف علیهم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضة وزعموا ان
ذلک الوجود الذی هو حقیقة عالم الاجسام هو الله تعالی وبقیام العالم کما نری
فی الظاهر ان الاجسام لاختلاف صورهم اعتبارات شتی ومع ذلک کلهم من
العناصر الاربعة التی بها ترکیب العالم کله فان قلت ما الفرق بین الصوفیة
الوجودیة والحکماء الاشراقیین لان المنتهی واحد قلت سبحان الله شتان
ما بینهما فان الحکماء هجرتهم الی حقائق الاشیاء والصوفیة هجرتهم الی الله ورسوله
ونیاتهم صالحة وانما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله
ورسوله الی اخر الحدیث فالحمد لله الذی هدانا من المختلفات کلها الی ما هو شفاء للصدور

باب ثانی نوع دیگر از لطائف اطاعت رسول است صلی الله علیه وسلم وآن مبسوط در همه
کتاب وسنت است وَمَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وتدوین مسائل مستنبطه از آیات
واحادیث ائمه مجتهدین است فرموده اند لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف
عابد وماتریدی واشعری رحمه الله متکفل عقائد شدند تا مبتدعی از طرف خود اختراع
ایمانیات نه کند وصوفیه کبار اخلاق الٰهیه واوصاف قدسیه که در نفس مطمئنه آنحضرت
صلی الله علیه وسلم مودع بود به تصفیه قلب وتزکیه نفس پرداخته تکمیل قرب تحصیل آن فرمودند

قد افلح من زکیھا و قد خاب من دسیھا و فلاح موعود را مشہود ایشان نمودند کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ اگرچہ رویت نیست مشابہ رویت ست کاف تشبیہ اشارت تا آن دارد و چون حصول این دولت وابستہ فضل رحمانی ست لہذا اہل کسب را باین حضور عام تسلی نمودند کہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

باب ثالث تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی ہی کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بھی منجر طرف اوسی اصل کے ہی اور علمانے اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہی جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوالامر سے اصول انسان کہ مان باپ ہین ہوافق شرع کے ان کی اطاعت ضرور ہی تیسرے مراد اولوالامر سے اوستاذ ہے کہ اوسکی نافرمانی سے انسان علم ضروری سے محروم رہتا ہی چوتھے مراد اولوالامر سے مرشد ہے کہ اوسکی اطاعت سے قرب خدا و رسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہی واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ واصلان خدا و تارکان ماسوا ہین لیکن بفحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے مصطلحات علوم بھی بہت ہین چنانچہ مذکور کتب سلوک و رسائل بشرح و بسط تمام ہین اور بعض مصطلحات اون کے ساتھ علمای ظاہر و متکلمین کے متفق ہین اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین اور بعض مطابق عرف عام کے و بعض مصطلح خاص اون کے ہین لہذا مناسب جانا کہ مشتے از خروار تحریر کرے فہم من فہم

مطرب عشق عجب ساز و نوائی دارد	نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے دارد

وھوھذا حیرت جذب و سلوک سیر و طیر صحو و محو تلوین و تمکین سیر مستدیر و مستطیل سیر قدمی و نظری معیت و اقربیت

عینیت و اتحاد اثنینیت و امتیاز ظلال و مقتضیات و آثار صفات ثمانیہ
صفات ثبوتیہ و سلبیہ شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہیئت وحدانی کمالات
ولایت و نبوت حقائق انبیاء و آلہیہ حضور و شہود جذبات و واردات سکینہ و جمعیت
وقوف قلبی و عددی و زمانی پاس انفاس وجود و عدم فنا و بقا عروج نزول
یافت و نایافت تجلیات حقائق و معارف صباحت و ملاحت تجلی
برقی و دائمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صوری احسان حقیقی
نسبت احسان دائرۂ امکان عالم مثال تجدد امثال مراقبہ مشاہدہ
مکاشفات الہام القائے رحمانی و ملکی خواطر شیطانی و حدیث نفسانی محاضرہ
مجاہدہ حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی و مریدی
فتوح غیب و شہادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات
مبادی تعینات لاتعین اصل و ظل عکوس ولایت عامہ و خاصہ
ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی عالم امر
عالم خلق محکم و متشابہ رموز مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی
و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاہی
ملک و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کسب و وہب محبت
ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استتار بطون و ظہور
سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی
و جہلی وصول الی اللہ اویسیت ضمنیت فاتحہ مشائخ علم لدنی سیر
الی اللہ و فی اللہ و من اللہ باللہ انتفائے انا نفی خواطر جمع و فرق جمع الجمع

غیبت و استغراق و بیخودی اضمحلال و استهلاک رنگ و بیرنگی قرب نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت فردیت خلت محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشقی و معشوقی کشف وقائع وجدان و عیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیدہ و مطلقہ شرح صدر جہل و نکارت فیض و برکت آزادگی و مشیخت اولیاے عزلت و عشرت ارادت حقیقی طلب صادق ذکر جنانی و لسانی نسیان ما سوا فطرت و خلقت سماع اصالت و تبعیت نفس ناطقہ مشارب و اقدام استعداد فیض زمانی و مکانی علم و حکمت جمع و قبول ہمت تصرف حلقۂ توجہ اوراد و وظائف ذکر و فکر کیف و بے کیف حدوث و قدم کلام و رویت تصفیہ و تزکیہ و تجلیہ خلوت و جلوت فقر و درویشی رو بحق رو بخلق رابطہ انوار اسرار اشارات حواس خمسہ تقید و اطلاق قبض و بسط سیر آفاقی و انفسے کمالات رسالت و اولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان و صفا سوز و گدازہ راز و نیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال آداب تخلق باخلاق اللہ اذکار و اشغال تخفیف بار و غیرہ بہت سے اصطلاحات ہیں کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **غنیمت بارده** بیان مناقب طریقۂ حضرات میں بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہی از انجملہ یہ منقبت اکثر خاص و عام پر ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات میں جو معاملات عالیہ دیکھے اور سنے جاتے ہیں فی زمانا کمیاب تر ہیں چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل میں راقم کے

مذکور ہوے آز انجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقۂ محمدیہ مروجہ
حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق اور
جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض و برکات بجز ہمارے
حضرات کے فی زماننا معلوم نہین آز انجملہ یہ اقربیت و سہولت اس طریقہ کی مفید عام ہے
کہ مراقبات دور و دراز و معمولات طول و طویل ایسے نہین جس سے حوصلہ و ہمت
اہلِ طلب کی پست ہو جاے بحکم بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا عجب
لطف سے وصول و حصول ہوتا ہی اور بسبب اتباع سنت قرب خدا و رسول سے
لوگ بہرہ ور ہوتے ہین آز انجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر سے ہویدا ہی کہ معارف و
فوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل و نقل و عرف کے خاص فہم و عام پسند
اور باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات اولیای سابق و متاخرین اور با اینہمہ
بجای خود ایک جدت بھی رکھتے ہین آز انجملہ یہ لطف خاص ہی کہ اکثر مصطلحات
کتاب و سنت کا بیان اس طریقے مین اصل اصول قرار دیا گیا ہی اور بضرورت افہام غیرہ
اور اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہی ع

چہ راہ می زند این مطرب مقام شناس	
که درمیان غزل قول آشنا آورد	

آز انجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی
اصل سے بحکم اول بآخر نسبتے دارد ثابت ہی لہذا ہمارے حضرات اون رسوم سے جو
موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین بالکل برکنار ہین اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک
رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بھی نہین جانتے آز انجملہ فروع اس طریقہ کا
اس سے روشن ہی کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اون کی
عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تمام ہی کہ علاوہ اہل کمال کے

ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیاز مند اور بیان اوصاف مین تر زبان ہین للراقم	
مرید ہوتے ہین سب رند و پارسا اوسکے	بھری ہوئی ہی شراب طہور آنکھون مین
بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت سے امور مفصل ہو سکتے ہین والسلام والاکرام	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہے **لطیفہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کے بنظر نطفۂ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہی کہ مین نے تیس ۳۰ لوگ صحابۂ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تھا **حضرت** نے فرمایا ایک بار مجھکو تشنگی غالب تھی اوسوقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خنک ہو گیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین اور بعض اولیاء اللہ کے قلب مین سب انبیاء اولو العزم کا فیض ہوتا ہی ایک صاحب نے عرض کیا وجود و شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے ہان ان باتون کا ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہی فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہین کرتے ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونھون نے اول پاے چپ مسجد مین رکھا وہ پھر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا جانتے ہین اور اوسی شخص پر انوار الٰہی برستے ہوتے ہین فرمایا راقم سے کہ تم سے اور حضرت مخدوم جہانیان رض سے بھی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار دیکھا تھا آپ نے اون کی مدح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے **نقل** ہمین کے لوگ قرآن شریف کو سنکر

گریہ کرتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا کرتے تھے پھر سخت ہو گئے دل

ف تہذیب اخلاق باعث حسن معاش و تصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے

کونوا بقبول العمل اشد اھتما ما من العمل قول حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہ کا ہی

نقل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مرفوع القلم ہین مجنون اور

طفل نابالغ اور نائم حتی کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد عرفان جائز ہی الصوفیۃ

کنفس واحد **سر** فضیلت بعض کی بعض پر ثابت ہی اور فضیلت کلی خصائص

جزئیہ پر حاوی ہوتی ہی **عرفان** اگرچہ احاطہ اوس کا عام ہے لیکن مقام

خاص بھی ثابت ہین چنانچہ عرش اور کعبہ اور دل مومن اور جنات عدن وغیرہ

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم	بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم
من وجہہ شمس الضحی من خدہ بدر الدجی	من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم

مثال مثل واسطے اللہ تعالی کے ممتنع ہی اور مثال جائز ہی کہ وللہ المثل الاعلی

تو وہ مثل اعلی سائر کائنات مین یہی انسان کامل ہی جو اشرف مخلوقات الہی ہے

اور اصل کل و افضل رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالی ان الفاظ

کے پردہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی کہ میری مثال تم سے ہی وللہ در من قال

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین	ذات حق را آشکارا اندرو خندان ببین

ف قرب صلاح و شہادت و صدیقیت تمام اولیاء اللہ مین دائر ہی علی تفاوۃ

الاقدام **تاریخ** دوازدہم ذی الحجہ سنہ یک ہزار و دو صد و چہل و نہم ۱۲۴۹ مین

اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے اجازت نامہ حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ

لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہی **رسائل** ہذا مین اگر کوئی شک و شبہہ ناظرین کو ہووے

توکسی عبارت سے انہیں رسائل کی حل ہوسکتا ہی اور اگر کوئی ما فی الضمیر اپنا دیکھا چاہے تو جواب شافی حاصل کرسکتا ہی واللہ اعلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **بزم نشاط** ہے للراقم ؎

تجھسے ہی جسم و روح کو یان ارتباط ہی ‖ عالم ترے ظہور سے بزم نشاط ہے

حضرت نے فرمایا کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہی رات بھر کے عبادت کرنے سے **آنچہ** حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین اولیا مشکل می شود تناقض بقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علماے ظاہر نیز بآن قائل اند ندارد و نفی مشاہدہ بطورے نباید و انست کہ خلاف سلف و خلف لازم آید والحمد للہ کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمی بقدر ضرور دارد و کتب تصوف و سلوک را از ہیچ استادے نہ خواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را بر من منکشف ساختہ و بعجائب اسرار نواختہ لہذا سطرے چند در معانی قول مذکور می نگارد امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد منہا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیر آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان ست نہ از باب وہم و گمان منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالیٰ شانہ پس این ہم مستلزم نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقیید او در صورت و شکل و شبیہ نیستند بلکہ ظہورے از ظہورات الٰہی در منظر دل می شناسند منہا کلام حضرت شیخ کہ برین نہج واقع شدہ بمقتضای نسبت آنجناب ست و ارباب نسبت مع اللہ بحسب معاملہ ایشان با رب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا کہ جہت نزول دران لازم ست

بر ایشان غلبه داشت ازینجاست که مشاهدهٔ باطن را با آن رتبه نمی سنجند منها مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد که ظهور شئے در مرتبۂ ثانیست منها بحسب اختلاف اوقات که تجلی کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَاْنٍ ازان مشعرست سخنهای مختلف

ازدهن عارف کامل که ترجمان آلهی ست می برآید ؎

منها مراد ازین مشاهده تجلی صورے	این طائفہ گویا بہ زبانِ دگراند

کفر طریقت که در صور این عالم جلوه می نماید گرفته باشند و آن معامله دیگرست که رایت ربی فی احسن صورة منها مقتضای کلام حضرت شیخ غیرت محب لمحبوب خود است کما قیل ؎

گوش رانیز حدیثِ توشنیدن ندہم	غیرت از عشق برم روی تو دیدن ندہم

منها منظور ازین بیان نگهداشت مصلحت کلی ست و سنت انبیاست که دعوت ایشان بامورے باشد که دران خواص حکم عوام دارند منها تجلی هر سالک بحسب علم اوست با آن سبحانه و تعالیٰ نه مناسب رتبۂ الوهیت پس صحیح آمد که علم الیقین مشکل می شود واللّٰه اعلم **رباعیات** حضرت درد علیه الرحمه کی علم الکتاب سے نقل

ہوتی ہیں واسطے تفریح خاطر احباب کے

رباعی

ہستی و عدم خراب میخانۂ اوست	امکان و وجوب مست پیمانۂ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین ست	ہر ذرۂ خلق روزن خانۂ اوست
گر باد نسیم مست بوے تو گذشت	در فصل بہار محو روے تو گذشت
یارب چه قدر بخلق نزدیک تری	ہر کس که زخود گذشت سوی تو گذشت
آن دل که ہمہ وقت بحق آگاه است	خالی ز خیالات گدا و شاه است

در دیدهٔ مردمانِ اہلِ تحقیق ۔ مصراع دگر ز بہر بیت اللہ ہست

از ہر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم ۔ وارستہ ز خار و گل چو شمشاد شدیم

یعنی دل را کہ باعث تفرقہ بود ۔ بستیم بزلف یار و آزاد شدیم

در عجز بساز کبریائیم ہمہ ۔ در کسوت فقر با غنائیم ہمہ

ما درویشان بسان اکسیرای درد ۔ خاکیم اگرچہ کیمیائیم ہمہ

یک عمر قدم براہ افسانہ زدیم ۔ یک چند در کعبہ و بت خانہ زدیم

المنۃ للہ کہ آخر اے درد ۔ در میکدہ آمدیم و پیمانہ زدیم

کیفیت چشم تو بہ خاطر جا کرد ۔ مستغنیم از کشمکش صہبا کرد

بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم ۔ این شیشہ مگر نشئہ می پیدا کرد

آن جلوہ کہ از طاق شعورم افگند ۔ بر خرمن ہوش برق طورم افگند

تا پردهٔ راز اقربیت نہ درد ۔ نزدیک شد آن قدر کہ دورم افگند

آن جلوہ بہ دیدہ یار خواہد گردید ۔ رازش ہمہ آشکار خواہد گردید

ما آئینہ ایم و خود پرست نگار ۔ ناچار بما دو چار خواہد گردید

تا بندهٔ آن حسن و جمالیم ہمہ ۔ وارستہ ز ہر فکر و خیالیم ہمہ

مستقبل و ماضے علامی دانند ۔ ما درویشیم مست حالیم ہمہ

بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم ۔ بر مسند فقر کبریائے کردیم

ای درد بدولت فقیرے این جا ۔ در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہی کہ سالکان طریقت کو بحسب استعداد انکے اس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہی اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہی اور اصل رتبہ ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہی حضرت نے فرمایا نسبت حضرت
خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی حضرت میرزا صاحب سے بڑھی ہوئی ہے
یہ خدا کا فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ایسا ہی فرمایا حضرت
پیر و مرشد سے راقم نے وقت ختم پڑھنے کا دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا بعد
صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالہ عندلیب مین تحریر فرماتی ہین
کہ ولایت صغری مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہی کہ وہ خود اوسکا مقام ہے اور
ولایت کبری کہ ولایت انبیا ہی توجہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اس مین درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ کے لطیفۂ قلب
زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفۂ روح زیر قدم حضرت نوح وحضرت
ابراہیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور خفی
زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے اور اخفی زیر قدم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہے حضرت شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفی اعتبارات
روح کے ہین یعنی وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور
ایک اعتبار سے اخفی اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین
واللہ اعلم مبدء و معاد مین حضرت عیسی علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہی اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رضی اللہ عنہ مین حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو غلبۂ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین غلبہ
کمالات ولایت کا لکھا ہی تو مطابقت بین القولین اس سے معلوم کرنا چاہیے

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا فرمائین گے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے ظاہر و باہر ہے **انوار** لطائف خمسہ مین بھی اختلاف ہی ع

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید	

فروعات مین ہی **فقہ** احکام ظاہر
قرآن وحدیث کی اجتہاد ہی فقہاے مذاہب اہل سنت وجماعت کا علیہم الرحمہ
اور فقہ رموز باطن کتاب وسنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے **حضرت** کو بارہا
لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکھا ہی **حضرت** ارواحنا اجسادنا اجسادنا
ارواحنا **ایک** صاحبزادہ حضرت قبلہ کی حضرت سید ومیان صاحب تھے ابتدا سے
اون کو جذب قوی تھا مزار مبارک اون کا جوار مسجد شریف مین ہی **رسالہ**
حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہی کہ منکر نکیر سے مذاق کیا تھا حضرت
قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تھے اور حضرت پیرومرشد
سے معلوم ہوا کہ اون کو استفادہ اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے تھا
حضرت شاہ گل رضی اللہ عنہ کی تصانیف مین سے ایک رسالہ شواہد التجدید
نظر سے گذرا اور کحل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات مظہریہ مین ہی اور بعض
مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور مکتوبات مناظرہ آپ کے اور شیخ ابو الرضا
کے انفاس العارفین مین مذکور ہین جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام
معلوم کیا بحث نرہی **راقم** نے حضرت پیرومرشد سے دریافت کیا تھا
صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت جو اوس وقت مین تھے آپ نے فرمایا نسبت
مولوی مظہر صاحب کی قوی ہے رحمۃ اللہ علیہ **نسبت** رسل اولو العزم کی

بمنزلۂ اصول کے ہے اور سائر رسل و انبیا علیہم السلام اون کے توابع ہین تو
اولیاء اللہ مین علی تفاوۃ الاستعداد اون کی نسبتون کا بھی ظہور ہوتا ہی
حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے علاوہ کتب احادیث کے جو
حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ
کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور قرآن شریف کا پایا حضرات
چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا و سبع سنابل و جامع العلوم ملفوظات حضرت
مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ اور بحر المعانی نظر سے گذرے تذکرہ بحر المعانی کا
اخبار الاخیار مین ہی حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر
کے نسبت خلفای ثلثہ کی بر سبیل امانت پہونچی تھی لہذا طریقۂ چشتیہ مین بھی
کئی شعبہ پیدا ہوے چنانچہ نظامیہ و صابریہ و سراجیہ معلوم ہین حضرت حجۃ اللہ
نقشبند رضی اللہ عنہ کا مذکور ہی کہ آپ نے ایک جلسہ مین فرمایا کہ اس
زمانہ کے سالک معارف جدید نہین رکھتے اسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ آب زر سے لکھنا چاہیے اور حضرت
حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے تھے
حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ و قادریہ وغیرہ سب مین ارشاد
فرماتے تھے تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ کی چہار دہم
ربیع الاول ہے مزار مبارک سرہند شریف مین ہی اور تاریخ وفات حضرت خواجہ
میر درد رضی اللہ عنہ کی شب جمعہ بست و چہارم صفر ۱۱۹۵ہجری ہی مزار مبارک
دہلی شریف مین بیرون ترکمان دروازہ ہی حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہمارے

والدہ بزرگ زادی تھین اون کی عمر اسّی برس کی تھی ہر روز اسّی رکعتین فرض اور نفل پڑھا کرتی تھین آخر مین بینائی بہت کم ہوگئی تھی ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اپنا اونکی آنکھون پر پھیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا **حضرت** پیرومرشد کے صاحبزادے میان رحمت اللہ صاحب اور میان نعمت اللہ صاحب کا نام حضرت قبلہ رضؓ نے رکھا تھا **اجماع** وقیاس کی سند علمانے آیات واحادیث سے فرمائی ہی تو اون کو بھی جزو کتاب وسنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ **قادریہ** حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ مین مشرب محمدیہ کے قائل ہین اور نقشبندیہ ومجددیہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ وحضرت مجدد قدس اللہ سرہ مین نسبت خاصۂ محمدیہ فرماتے ہین اور حضرت خواجۂ ناصر وخواجہ میر درد رضی اللہ عنہما اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا نام طریقۂ محمدیہ کھا ہی مقصود اس سے ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی ان حضرات مین **لطائف** خمسئہ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے ہوتا ہی اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور مبرا ہو کر اپنی اصل مین فنا وبقا پیدا کرتا ہی تو یہ اسرار سنو کہ **وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ** الخ **حضرت** مجدد رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب مین کسی قدر بیان مقام شہادت وصدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہی اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے بمراتب بلند تر لکھا ہی اور فرمایا ہی کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام ہوتا ہی **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان بڑے بزرگ تھے جس بزرگ کو

سنتے تھے اون کی ملاقات کو جاتے تھے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے
نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت
ہوکر ظاہر ہوتے ہین **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ نے
کعبے کو بنایا معلوم ہوا طواف کو حضرات چراغ دہلی کے گیا ہی پھر آپ کعبے سے حضرت
چراغ دہلی کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تھی
منجملہ مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حضوری
لوامع و طوالع و لوائح عزیمت و رخصت کمون و بروز وغیرہ ہین **منجملہ** کتب تصوف
کے تعرف نوادر الاصول حکیم ترمذی رسالۂ قشیریہ مع شرح حدیقۂ حکیم سنائی رض
مکتوبات حضرت یحیی منیری رض انوار العیون و مکتوبات حضرت عبد القدوس
گنگوہی رض مغاز النبی مثنوی مولانا یعقوب صرفی رض مصباح الہدایہ ترجمۂ عوارف
فقرات حضرت خواجۂ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات و مثنوی حضرت باقی باللہؒ
کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد رض موسوم بہ نالۂ درد و آہ سرد و درد دل و شمع محفل
نظر سے گذرے **حقائق** ابنیا کو حقائق الٰہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی
حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے
اور حقیقت محمدی کو حقیقت صلوۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم
قول اکابر جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہے
اور ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا ہین تو اس نظر سے بھی اوسکو

صحیح کہہ سکتے ہین واللہ اعلم معنی کلمۂ طیبہ کے حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے
منقول ہین اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ اُسکو مشتمل کمالات ولایت و نبوت پر
فرماتے ہین تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوۃ بھی ایک مقام ہی مقامات
مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ کا قول آپکہ نماز ناکا ناک تراست وروزہ
نانفی ماسوا اور رسالۂ اسرار الصلوۃ حضرت میر درد رضی اللہ عنہ کا اس باب مین نظر سی
گذرا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر سے گذرا اور اسرار
حج نالۂ عندلیب مین تحریر فرمایا ہی واللہ اعلم بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد
کے بعض معاملات جو پیشتر نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہین ازانجملہ حضرت خواجۂ
خواجگان شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی اثنای
توجہ باطن مین جو کیفیت وارد ہوئی اداکرنا دشوار ہی اور ماہتاب و آفتاب بھی
مکشوف ہوا بعد ازان وہ انوار نظر سے غائب ہوگئے اور نسبت بے کیف نے عجب
لطف سے ظہور کیا ازانجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ تھا کہ
آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکھا آپ کو اس طرح پر دیکھا حضرت
پیر و مرشد سے بھی راقم نے سنا ہے بارش انوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تھی
نظر کام نہین کرتی تھی ؎

دامانِ نگہ تنگ وگلِ حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

ازانجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب
صمدانی رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامتِ زیبا
ہنوز نظر مین ہی از روے نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور
عجب فیض وارد تھا کہ تمام بدن سوندھا ہوگیا تھا ازانجملہ حضرت خواجہ میر درد

رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیادت آپنے
تحریر کیا ہی زبان حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر
منجذب فرمائی ظاہر و باطن ہوا وسعت اوسکی تحریر و تقریر سے افزون ہی از انجملہ
راقم اپنے جد اعلی حضرت مخدوم جہانیان رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف مراقب تھا
کہ ایک تخت نورانی پر رونق افروز دیکھا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تھی اور ایک چتر عالی شان سر مبارک پر جلوہ افروز تھا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثناے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پہ
متجلی ہوا اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہی از انجملہ حضرت
محبوب الٰہی کو معاملۂ خاص مین دیکھا تھا اور ایک بار لباس سبز رنگ مین
بہ نزاکت تمام دیکھا اور حضرت امیر خسرو بھی نظر آئے زلفین دراز اور
چشم دنبالہ دار تھی از انجملہ اعلی حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق رضی اللہ
تعالی عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تھا کہ زیارت سے کامیاب ہوا
لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے ایک بار قیلولہ کا وقت تھا خود بخود
حضوری ہو گئی دیکھا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اوسپر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہین اور ملائکہ کچھہ عرض کرنا چاہتے ہین اونکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور از روے نوازش روے
مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوے
بعد ازان حضوری ہو گئی اوسی اثنا مین دیکھا کہ بجاے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیر و مرشد ہین نماز مین ایک معاملہ

ملاقات کا کھلا تھا اور عجب تجلی صوری فائز ہوتی تھی کہ لطف اوس کا بیان سے افزون ہے **نماز** جمعہ مین راقم حاضر تھا کہ زیارت عالیہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور ہوا اور ایک بار حضوری دربار مین حضرت بلال و حضرت انس و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم کو دیکھا تھا **درود شریف** اللھم صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑھنے کو حضرت نے فرمایا تھا اور یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللھم صل علی سید الخلق محمد و علی الہٖ اور ہزارہ ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑھا ہی اور بمقتضاے شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف و منازل دلائل الخیرات کے ورد کلمۂ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تھا اور ماہ مبارک رمضان بھی تھا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تھا حتی وضح الوصول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور حضرت مولانا مولوی تجمل حسین صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائین اور زبانی سند بھی اونھون نے فرمائی لہذا تبرکاً اون احادیث ثلثہ کو درج اوراق ھذا کیا

قال الشیخ الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ البخاری رحمۃ اللہ تعالی آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قول اللہ جل ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنی محمد بن ابراھیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص یقول سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی المنبر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او الی امراۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنھا ان الحرث بن ھشام رضی اللہ عنہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ عنھا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المومنین انھا قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رویا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی

ذوات العدد قبل ان ینزع الی اهله و یتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ
فیتزود لمثلها حتی جاء الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا
بقاری قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت
ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ
قلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ
الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ فرجع بھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فوءادہ فدخل علی خدیجۃ بنت خویلد فقال زملونی
زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی
فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل
وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت بہ خدیجۃ
حتی اتت بہ ورقۃ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ابن عم خدیجۃ و
کان امرء قد تنصر فی الجاھلیۃ وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من
الانجیل بالعبرانیۃ ما شاء اللہ ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت لہ خدیجۃ
یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ھذا الناموس الذی
نزل اللہ علی موسی یالیتنی فیھا جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ھم قال نعم لم یات رجل قط بمثل
ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا ثم لم ینشب ورقۃ
ان توفی وفتر الوحی قال ابن شھاب واخبرنی ابو سلمۃ ابن عبد الرحمن ان جابر

بن عبد اللہ الانصاری قال وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینا انا
امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحرا
جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت زملونی زملونی
فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاھجر فحمی الوحی وتتابع
تابعہ عبد اللہ بن یوسف وابو صالح وتابعہ ھلال بن رداد عن الزھری وقال یونس ومعمر بوادرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم کو پہونچے
واسطے رویت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حصول ملکہ اس نسبت کے اور
اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے اور اون کو حضرت سید
احمد ادریس رضی اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا شاذلیہ اور ایک سلسلہ بواسطہ
حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس
رضی اللہ عنہ کے اون کو بشارت ہی طریقہ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد وعلی آلہ وسلم
اللھم صل علی ام الکتاب کما لا تکتنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع لسائر
التقییدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاھوت الحق الغیب الذاتی والشھادۃ
الاسماء والصفات الناظر بالکل فی الکل من الکل للکلیات والجزئیات کوثر سلسبیل
منھل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورۃ نفسہ فی جنۃ فردوس
ذاتہ نبظرۃ بہ منہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المطمطم وطراز رداء الکبریاء
المطلسم وراء الوراء بلا وراء ودون الدون بلا دون الذی لا احد یساویہ

ولا فيه يد ابنه كرسى الصفات والاسماء جبل طور تجليات المسمى سر وجه ذات
الوجود مجمع حقائق اللاهوت الشهود كنز المعارف الذاتية قرآن الحقائق
الالهية قوة الحوقلة وكفاية الحسبلة ورحمة البسملة عين عيز الحافظ
لبقائق صورة كل اين حرف الغين المعجم ونقطة الحق المبهم الذى لا يتلى
قرآنه الا من حيث الحق لعجمة احدية ذاته عن لغة الخلق عين العظمة
وهاء الهوية نون الناسوت لام اللاهوت مبدء الكل ومرجع الكل وهو الكل
فى الكل بلا بعض ولا كل يا طه يا عين الحق المبين يا قلب قرآن الحقائق
يا يس كلت الالسن عن تفسير جمال صفاتك وتحيرت العقول وتاهت فى مهابة
حقائق كنه ذاته صلى الله العظيم وسلم يا محمد باحدية ذاته وصفاته على كمال
جمعية احدية ذاتك وصفاتك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على عين بحر
الحقائق الوجودية المطلقة اللاهوتية صنع الدقائق اللطيفة المعينة الناسوتية
صورة الجمال ومطلق الجلال مجلى الهوية الالوهية وسر اطلاق الاحدية عرش
استواء الذات وجه محاسن الصفات مزين برفع حجاب ظلمات اللبس
بطلعة شمس حقائق كنه ذاته الانفس عن وجه تجليات الكمال الالهى والاقدس
كتاب مستور جمع احدية الذات الحق فى رق منشور تجليات الشيون الالهية
المسمى لكثرة صورها بالخلق جانب طور التجليات الوحدية الايمن المكلم منه
موسى النفس انا الله لا اله الا انا فى حضرة القدس يا كامل الذات يا جميل
الصفات يا منتهى الغايات يا نور الحق يا سراج العوالم يا محمد يا احمد يا ابا القاسم
جل كمالك ان يعبر عنه لسان وعز جمالك ان يكون مدركا لانسان وتعاظم

جلالہ ان یخطر فی جنان صلی اللہ سبحانہ وتعالی علیك وسلم یا رسول اللہ
یا مجلی کمالات الالھیۃ الاعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا
محمد سراج الافق الالوھیۃ ومعدن کنوز الاسرار الربانیۃ سر استواء الرحمانیۃ
مظہر وجوہ الاسماء الالھیات المظھریۃ الاسماء النفسیۃ حق الحق ونقطۃ
دائرۃ وجود استمد اد المخلوق مصدر الھوفی الھو للھو من الھو من ینعت فیہ ومنہ
اسرار اللہ لا الہ الا ھو قلب قران الحقائق الھوقلیۃ فی حضرۃ کان اللہ ولا شیء
معہ الکتاب المبین الذی مافرط اللہ فیہ الحقائق الذاتیۃ من شیء لسان
کلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الالھی منا ومن وراء الغایات
صلاۃ بلسان حق من حق لحق صلاۃ لا یطرق الیھا الاختفاء ولا یحیط بھا علم مخلوق
بوجہ من وجوہ الاستقصاء والہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی
الذات الحقیقۃ القدسیۃ والمعانی الکمالیۃ الجلالیۃ الجمالیۃ فرقان تجلیات
الصفاۃ عین الحیات ازلیۃ معنی التفصیلات الابدیۃ روح المعانی الالھیۃ
وسر صور المبانی الخلقیۃ دھر الدھور وکتاب الحق المنشور معنی المکالمۃ
الالھیۃ الطوریۃ فی الوادی القدسیۃ الموسویۃ نور سبحات الوجہ فی
جبل قاف تجلیات الکنہ صورۃ الحق ومعنی سر حروف الخلق مجمع بحور الحقائق
لسان ترجمان اللہ قائق حقیقۃ الحقائق الکلیات والجزئیات عرش رحمانیۃ
الذات صلوۃ جامعۃ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی والصوریات و
علی الہ وصحبہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الذات مالك ازمۃ
تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوھیۃ کثیر الرویۃ یوم الزود الاعظم

فی مشاهدك الحبائية جبال موج بحار احدية الذات طلسم كنوز المعارف الالهيات سدرة منتهى الاحاطات الخلقيات الصفاتيات بيت معمور التجليات الكنهيات الذاتيات سقف مرفوع الكمالات الاسمائية بحر مسجور العلوم الدنيات حوض الالوهية الاعظم المحمد لجاج البحار امواج صور الكون الظاهرة من فيوض دقائق انفاسه قلم القدرة الالهية العظموية الكاتب فی لوح نفسه ماكان وما يكون من محاسن مبدعات العالم وتقلباته وجمال كل صورة الهية وسر حقيقتها غيبا وشهادة وجلال كل معنى كمالى بدأ واعادة لسان العلم الالهى التالى لقران حقائق حسن ذاته من كتاب غيب كنه صفاته جمع الجمع وفرق الفرق من حيث لاجمع ولافرق لالسان لمخلوق يبلغ الثناء عليك صلى الله وسلم ياسيدنا يامولانا محمدا عليك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على الكنز الذاتى والقدس الصفاتى نور الاسماء ورداء الكبرياء ازار العظمة الالهية عين الاحاطة الذاتية لتجليات الغيب والشهادة انسان عين الحقيقة الحقية والخلقية محمد محمود اهل الارض والسماء روح حياة الماء الروح الالهى والنور المبهم رحمة الوجود وعلم الشهود صلاة ازلية ابدية اللهم صل وسلم عليه مثل ذلك بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على مفاتيح غيب هوية الذات بحر محيط الاسماء والصفات مدينة علم انانية الاحدية تعداد وجوه صفات الوجد انتهى نقطة بحر النعماء الذاتى وحسن وجوه المعنى الصفاتى عين هوية الهويات وشهادة اينية الاينيات مجلى سلطان سر اسمك الاعظم مهد قبلة وجوه تجلياتك المعظم بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على الكمال المطلق والجمال المحقق عين

اعیان الخلق ونور تجلیات الحق فصل اللھم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللھم صل علی مولانا محمد وعلی الہ عدد کلھا من حیث انتھاء ھا فی علمک
ومن حیث الاعداد من حیث احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتھاء انک
علی کل شئ قدیر **از انجملہ** یانور بعد نماز صبح کے پانچ سو بار **از انجملہ** اللھم
انی اسالک بنور الانوار الذی ھو عینک لا غیرک ان تریني وجہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کما ھو عندک امین شب جمعہ ستر بار یا اکتالیس بار
از انجملہ ایک بار یا تین بار اللھم انی اسالک بنور وجہ اللہ العظیم
الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم وقامت بہ عوالم اللہ العظیم
ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی ال نبی اللہ العظیم
بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم
صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد یا ذا الخلق العظیم
وسلم علیہ وعلی الہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت بین الروح
والنفس ظاھرا وباطنا یقظۃ ومناما واسئلک یارب روحا لذاتی من جمیع
الوجوہ فی الدنیا قبل الاخرۃ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ **از انجملہ** اللھم انی اقدم الیک بین
یدی کل ساعۃ ولمحۃ وطرفۃ یطرف بھا اھل السموات والارض کل شئ ھو فی
علمک کائن اوقد کان اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ اللہ ما تہ مرۃ

ازانجملہ بعد وردیانور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے

یا نور انت النور فی کل مابدا	ویاھادی کن للنور فی القلب مشعلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وادی الفت** ہے ایک شخص نے حضرت سے تعویذ طلب کیا آپنے دستخط مبارک سے تحریر فرمادیا ہے | بنام آنکہ نامش حرز جانہاست

حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے **حضرت** نے فرمایا کہ یہان میلا ہنود کا تھا اوس مین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین **ایک** صاحب نے حضرت سے یہ ترجمہ نقل فرمایا اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا دہن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا

حضرت پیرومرشد نے ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتی ہین کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے یہ شعر ہورہا تھا ہے

بدم گفتی وخرسندم جزاک اللہ نکو گفتی	جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت ہے کہ ارواح موتی کو مرید کرلیتے ہین

ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ یاخفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسو بار اور اول وآخر درود سو سو بار اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانسو بار اول وآخر درود سو سو بار رسائل طریقیہ مین نظر سے گذرا

حضرت پیرومرشد سے بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سنا لہذا تحریر ہوتا ہے

من نگویم کہ طاعتم بپذیر	قلم عفو بر گناہم کش

مقام صمدیت اخبار الاخیار مین نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مدار رضی اللہ عنہ کو
اس مقام مین لکھا ہی **لطیفہ** حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک مکتوب مین
فرماتے ہین من بفضل تربیت یافتہ ام وبراہ اجتبا رفتہ سلسلہ من سلسلۂ رحمانی ست
کہ من عبد الرحمن ام چہ رب من رحمن ست و مربی من ارحم الرحمین **ایک** مثنوی
حضرت پیر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی منشی سالک رام کے نزدیک راقم کی نظر سے
گذری **حضرت** نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے اون کو ایک جن صحابی سے
حدیث پہونچی تھی اون سے ہم کو پہونچی **حضرت مولانا** مولوی سید محمد علی صاحب نے
فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے
رموز مقطعات نالۂ عندلیب وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت
شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی بعض رسائل مین لکھے ہین واللہ اعلم
جواہر علویہ و در المعارف مولفۂ شاہ رؤف احمد صاحب مجددی رضی اللہ تعالی عنہ
وانہار اربعہ وتحقیق الحق المبین مصنفۂ شاہ احمد سعید صاحب رضی اللہ تعالی عنہ اور
مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ کے نظر سے گذرے **ایمان** کا ترجمہ ماننا مسجد شریف
حضرت کی عمارت قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی پیشتر
اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھدیا کرتے تھے اور بعض مقام پر
حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکھا ہوا تھا ؎

ملا گوید کہ بر فلک شد احمد		سرمد گوید فلک بہ احمد در شد

مصرع اول کو لکھا تھا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سکر گفتہ
نقل ہے کہ اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالی عنہ شاہ ابو سعید صاحب کو

اپنا بیٹا فرماتے تھے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہان آپ کی آنکھون سے
آنسو جاری ہوے لوگون نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سُن ہوگیے پھر معلوم
ہوا کہ اوسی وقت اون کا انتقال ہوا تھا **تفضیل** شیخین رضی اللہ عنہما
کی تمام امت پر باتفاق اہلِ سنت وجماعت لاریب فیہ ہے اور حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب مین بعض اکابر
نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم **ایک بار** سواری حضرت قبلۂ عالم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشان وشکوہ تمام دیکھی تھی اور بہت فیض آیا تھا
ایک بار سواری اور علم حضرت کے ساتھ معاملات اخروی مین نمایان
ہوا تھا اور بے شمار خلق آپ کی جلو مین روان تھی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے
آواز آئی کہ جانے دو **حضرت** سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت
قبلہ کے اور اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہین یہ اور اون سے
راقم کو پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہفت بار شب جمعہ
اللھم اعوذ برب موسی وعیسی و ابراھیم ومحمد ن المصطفی صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین
اور واسطے صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور
بعد نماز فجر ومغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللھم
مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب
وزیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے
درود تاج اور واسطے جملۂ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑھنا چاہیے
شیخ احمد صاحب مکی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تواترت فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لازال احسانہ
موصولا علی کل منقطع الی بابہ المنیف والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا
محمد الذی دعی الی الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی
الصراط المستقیم من سلک سبیلھم کان عند اللہ وجیھا ومرفوعا ومن
خالف طریقھم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا أما بعد
فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابوالخیر
نور الحسن سلمہ اللہ تعالی ان اجیزہ بما اجازنی بہ شیخی وسیدی ومرشدی
ومویدی قطب الزمان وحامل لواء اھل العیان صاحب الکرامات
الجزیلۃ والمقامات الجلیلۃ برھان السلف وسلطان الخلف ابوالعرفان
مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافاض علی
العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعددۃ فاولھا
کتابۃ فی سنۃ ۱۳۰۳ھ وثانیھا لفظا وخطا فی سنۃ ۱۳۰۸ھ وذلک بعد سمعت من
لفظہ الشریف حصۃ من صحیح الامام ابی عبداللہ البخاری وکنت قد سمعت
من سیدی فی اول رحلتی الیہ سنۃ ۱۳۰۳ھ الحدیث المسلسل بالاولیۃ
والمسلسل بانا احبک فقال علی شرطھما بسماعہ لھما عالیا علی شرطھما من
لفظ الشیخ العلامۃ المحدث الشاہ عبدالعزیز الدھلوی وقد سمع
منی السید نور الحسن المذکور لفظ حدیث المسلسل بالمحبۃ وقلت لہ
انا احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کما قال لی

سیدی المذکور واجزتہ بروایتہ عنی وروایۃ جمیع ما اجازنی بہ
سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمیتہ اتحاف الاخوان وقد اجزت
السید المذکور بہ ولی بحمد اللہ اجازات عن مشائخ اخرین وخصوصا فی
الکتب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود ارویٰ الصحاح الستۃ
اجازۃ عن الشیخ المعمر الشمس محمد ابی حفنیو الدمیاطی ثم المدنی البدوی
طریقۃ رحمہ اللہ تعالیٰ عن السید محمد صالح البخاری عن ابی حفص عمر
بن مکی بن معطی التادلی عن ابی محمد شمہورش قاضی الجن وصاحب
رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتب الستۃ رحمہم اللہ تعالیٰ قالہ بفمہ و
کتبہ بقلمہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ امین للراقمہ

نیا انداز قاصد نے نکالا	نگاہ ناز باتون مین اداکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ **عرصۂ ظہور** ہی **جنات** مین اولیا ہوتے ہین
لیکن نبی نہین ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر
فرمایا ہی ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین ہے
انوار الٰہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہی
اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور
رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین **کلمات** مصطلحہ طریقہ خواجگان ہوش در دم
نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یادکرد بازگشت نگاہداشت یادداشت
آٹھ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہی بعد ازان

حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ سے یہ تین کلمے فرمائے وقوف قلبی وقوف زمانی وقوف عددی حضرت مخدوم جہانیان رضی اللہ تعالی عنہ کو اجازت وخرقہ اکثر سلاسل کا بیس مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپکے ملفوظات مین ہے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصے گنج مراد آباد ہے ملک اودھ مین رسالہ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اوس کرامت پر اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی جو نور احمدی کے آخر مین درج ہی نظر سے گذرا چونکہ روایت مین دونون رسالہ کی فی الجملہ اختلاف ہی جائز ہے کہ یہ دو تذکرے ہون واللہ اعلم طبقات کبری امام شعرانی رضی اللہ عنہ کی اور لطیفہ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمدیہ فی طریق الصوفیہ تالیف شیخ نورالدین محمد عیدروسی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ چشتی رضی اللہ عنہ کے نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب سادس وثلاثون جو عیسویین اور اون کے اقطاب کی معرفت مین ہی اوس مین یہ عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ہذہ الامۃ من الکرامات المشی فی الہواء ولکن لہم المشی علی الماء والمحمدی یمشی فی الہواء بحکم التبعیۃ فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسی علیہ السلام لو ازداد یقینا لمشی فی الہواء اسیر راقم نے ایک حاشیہ بھی لکھدیا تھا نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسی علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے اور قرآن شریف مین ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا ہم اور ایک خادم

ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اوتر گئے ہمارا دامن بھی ترنہوا پھر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی کرامت ہوا کرتی ہے **ایک** عورت حضرت قبلہ کی مرید تھی اوس کا انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اوس نے قبر مین سوال کے وقت کہا کہ مین اون کی مرید ہون اُسپر وہ بخشدی گئی **حضرت** قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کھانا منقول ہی بلکہ جو زن عقیمہ آپ کا اُگال یا گل قلیان آپ کا کھالیتی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ ہوجاتی تھی **حضرت** شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کی طرف راقم مراقب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا **حضرت** قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ ہی حدیث شریف مین ہی حضرت پیرومرشد نے فرمایا بے شک **حکایت** بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی رضی اللہ عنہ کے ہوا موافق دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازان اعلی و ادنی جو آیا سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہان سے رخصت ہوکر حضرت مرزا مظہر صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے کوئی تعظیم نہین فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بھی تعظیم نہین فرمائی بعد ازان وہان سے رخصت ہوکر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہین فرمائی بعد ازان چوبدار شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ متعجب ہوکر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمائیے اور ہر جگہ کا حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام توحید وجود مین ہین

لہذا سب مین جلوۂ یار اون کو نظر آتا ہی اور حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا غلبہ ہے لہذا مشاہدۂ عظمت الٰہی کے سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم نہین اور چوبدار تمہارا حافظ قرآن ہے اس واسطے مین نے تعظیم کی ایک صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے ہوے جس وقت اعلی حضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑہکر آتے تو حالات مزارات روبرو اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے عرض کرتے تھے اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے خلیفہ سے جو اوسوقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہی نالۂ عندلیب مین ایک مقام ہے واسطے انکشاف حقائق و دقائق معارف جدید محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف کی تحریر فرمایا ہی لہذا نقل کیا جاتا ہی اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل صفات کمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل انوار جمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل آثار جلالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل اسمائک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل مقتضیات اسمائک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد نقائض جمیع کمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہ وجمیع احبابہ وسلم کذلک پیر بے نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہی چنانچہ راقم کو حضرت پیرومرشد سے معلوم ہوا ایک نقب زن پردۂ صلاح مین تھا

شب کو نقب زنی کرتا تھا اور دن کو مسجد مین مشغول عبادت رہتا تھا ایک طالب خدا عالم طلب مین وہان جانکلا اور اوس کو دیکھکر معتقد ہوگیا اور واسطے بیعت کے بہت اصرار کیا ناچار مرید کرکے کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کرنا پڑا مرید با اخلاص مجاہدہ کرکے باکشف ہوگیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بھی متوجہ ہوا دیکھتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید سمجھا کہ پیر مجھکو مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجھسے چھپاتے ہین بے اختیار اون کی خدمت مین جاکر فریاد کی اور غلبۂ اشتیاق مین اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اونپر بھی سب کھل گیا اور دونون ولی ہوگئے ؎

گہ آری خلیلے زبت خانۂ	کنی آشنائی زبیگانۂ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ **شراب طہور** ہی فالحمد للہ اولا واخرا وظاہرا وباطنا والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی الہ وصحبہ مبارکا ودائما **منجملہ** مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابو الوقت ملامیتہ آزاد مست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین

ایک بار راقم نے حالت بخار مین حضرت مرزا صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت کے شروع ہوگئے **حضرت** مجدد رضی اللہ تعالی عنہ صدیقین کو صحو مین فرماتے ہین اور علوم **شرعیہ** کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین **بحث** ایک جلسہ مین راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے جو ریاضات ومجاہدات منقول ہین کتاب وسنت مین اون کا نشان نہین بالکل بدعت ہین اس کے جواب مین راقم نے

کہاکہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے
ایک غسل اور دوگانہ نماز کا ادا فرماتے تھے یہ کس حدیث مین آیا ہی اور اسراف
پانی کا اس کے علاوہ ہی اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہوگیا **مولانا** روم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثنوی مین فرماتی ہین ع

قدسیان را عشق ہست و درد نیست	درد را جز آدمی درخور د نیست

اسی واسطے ملائکہ کو اون کے مقام سے
ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہی اور یہ خاصۂ انسان ہی **رمضان خان صاحب**
رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اونکا بھوپال مین ہی
آغاز سن شعور راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی
وطریقہ مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیرومرشد سے اون کی نسبت
سنا کہ مشاہدۂ قوی رکھتے تھے **جناب** میر صاحب علی صاحب اجازت یافتہ
وارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبۂ معیت اون سے پہونچا اور
اون کو حضرت نے فرمایا تھا **خواب** راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے
ایک شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مجمع کثیر
مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمۂ مبارک سے سرفراز فرمایا فالحمد للہ
ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکھا تھا کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری
نسبت مانند بچون کے ہی بچے جو ناپاک ہو جاتے ہین تو ماں باپ خود اون کو
دھو دھلا کر پاک کر دیتے ہین پھر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو
نسبت اہل بیت مین ادراک فرمایا واللہ اعلم **راقم** اپنی نالائقی اور
اوس کی رحمت پر نظر کر کے یہ شعر اپڑھ رہا تھا ع

موردِ رحمت سے آ گئے ہون		شیخ مین رشک بے گناہی ہون

اسی اثنا مین دیکھا کہ حضرت سلطانجی رضی اللہ عنہ راقم کی نسبت حضرت پیرومرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہین **ایک بار** راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا **حضرت** پیرومرشد سنبھل مرادآباد کو تشریف لے گئے تھے ایک مزار پر وہان کے بعض ارباب ادراک بھی اپنی لاعلمی کے مقر تھے بالجملہ حضرت پیرومرشد کو اوس مزار پر لے گئے آپ نے بمجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کھاکر انتقال کیا ہی بعد ازان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے **عقب** مسجد شریف حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے اور اوس کے متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا مزار ہے **حضرت** پیرومرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار روبروے صحن مسجد شریف حضرت قبلہ کے گنج مرادآباد مین ہی **حضرت** پیرومرشد کے روبرو راقم حاضر تھا آپ لوگون سے باتین فرماتے تھے اسی اثنا مین راقم کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیرومرشد مین بطرز خاص معاینہ کی **ردقضا** اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لایرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر اور آیۂ قرآنی ہے یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ **حضرت** کے درس قرآن وحدیث فرمانے کا یہ طریقہ تھا کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے تھے الحمد للہ کہ بارہا راقم

جلسۂ درس مین آپ کے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تھا دور
قرآن شریف کا ہوتا تھا نوبت پنجم و ششم مین بھی دور قرآن تھا اور نوبت
ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تھا اور نوبت ہشتم
دس روز رہنے کا اتفاق ہوا تھا اکثر اوقات ازروی نوازش آدمی بھیجکر
راقم کو درس مین طلب فرماتے تھے نوبت دہم کوئی چار گھڑی حاضر خدمت
رہا تھا اس عرصہ مین بھی درس حدیث سے مشرف ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبدالرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان
حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کے حیدرآباد مین سکونت پذیر ہین فی الحال حضوری
خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائے راہ مین بھوپال ہی یہان بھی
تشریف لائے راقم بھی اون کی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا
فیض صحبت رکھا قاری صاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور
قرآن شریف کو فرمایا تھا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقۂ تبرک بھی قاری صاحب
کو حضرت نے مراقبۂ اقربیت و محبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو
قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ و رسم اور ملاقات ہے اور
درود شریف صلوۃ تنجینا بھی آپ کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا
قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کی خدمت مین بھیجے اور
حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا راقم بھی اون کے مطالعہ سے
مشرف ہوا بعض عبارات اون کے نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے

التماس کیا تھا کہ جو ذکر اللہ اللہ کا ارشاد فرمایا ہی اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہی
یا سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکھا سلطان الذکرست دوسرے بروقت
ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہین اسپر حضرت قبلہ عالم نے لکھا حاجت نیست
تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جاوے اسپر تحریر فرمایا کہ حق تعالی با ماست اور
واسطے دفع وسواس کے استغفار کیا تھا اوسپر یہ لکھا کہ درود خوانده باشند اور ایک
ملتمسہ مین طرق شغل کو دریافت کیا تھا جواب مین تحریر فرمایا شغل اشغال بہر طور کہ
خواہند کرده باشند فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف کی تعداد اور وقت کو
دریافت کیا تھا اوسپر تحریر فرمایا سہ صد بار ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر اللہ
اللہ کی دریافت کی تھی اوسپر لکھا ہر قدر کہ شود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ پر
اون کے یون تحریر فرمایا اجازت وظائف خواندن شمار ادام فقط قاری صاحب نے
درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریافت
کیا تھا حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام برسد اللھم صل علے
سیدنا محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک پانصد بار ہر روز فقط اور قاری
صاحب نے ایک ملتمسہ مین لکھا تھا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دیکھا حضرت نے
مولوی عبد الکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب کو نعلین
دکھنی عطا فرمائین اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام برسد
این خواب بسیار مبارک ست شکرانہ بجا آرند اور قاری صاحب نے نقل فرمایا
کہ اون سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے
لاعلمی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ تم کو وہان کا خیال رکھنا چاہیے قاری صاحب کو

پیشتر سے زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہی فی الحال قاری صاحب
نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطے سے داخل
طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین کیا ارشاد ہی اسپر حضرت قبلہ نے دستخط مبارک سے
تحریر فرمایا اورا گویند کہ بگوید طریقہ حضرت محمد آفاق رحمتہ اللہ علیہ بواسطۂ
فضل رحمٰن شدم و تعلیم ذکر از کار نماید فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی
عبدالکریم صاحب کا خط ملفوف تھا قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت
کرنے کا آپ کو تحریر فرما دیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہین
اور اجازت مرید کرنے کی دیدی ہی فقط والسلام راقم کو حضرت قاری صاحب
سے درود و صلوۃ تنجینا حاصل ہوا واسطے ملاقات حضرت خضر علیہ السلام کے

اور درود اللھم صل علی سیدنا محمد و عترتہ الخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفۂ راز ہی رباعی للراقم

ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری		غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری
مثلے ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل		بہر دل بردن ما کسوت انسان داری

اطلاق لفظ نسبت کا ملکۂ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ پر کرتے ہین
نیست اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سی وصول الی اللہ ہو جاتا ہی
کشف و وقائع ایک باب ہی سلوک کا اور ماضی و مستقبل جو نظر حالی مین منکشف
ہوتی ہین سالک کو مغالطہ اکثر ہو جاتا ہی | بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے
حضرت قبلہ بعد اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

علیہ الرحمہ کے آمد ورفت رکھتے تھے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ تم کو
اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر ومرشد کی تحریر سے معلوم ہوا
قبل حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تھا ذکر
اللہ اللہ ونفی اثبات کے استفسار مین اوسپر حضرت قبلہ نے یہ تحریر فرمایا تھا
کہ ہر دو طریق نمودہ باشند **کتب** سلوک مین ختم حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کا
اول وآخر درود سوسو بار اور درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار
نظر سے گذرا اور ایسا ہی درمیان مین لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِیْنَ ختم حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکھا ہے **انوار الرحمٰن**
حضرت شاہ عبد الرحمٰن صاحب لکھنوی رضی اللہ عنہ کے حالات وملفوظات
وغیرہ مین اور تذکرۂ غوثیہ حالات وملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ مین اور مطالب رشیدی مولفۂ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمہ اللہ
اور مثنوی تحفۃ العاشقین رمست خان صاحبؒ کی نظر سے گذری **حضرت**
پیر ومرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقۂ توجہ مین حضرت شاہ غلام رسول
صاحبؒ کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی کیا کرتا تھا ایک روز
شاہ صاحب نے صاف صاف سب حوال فرمادیا اُسنے یہ سنکر حلقہ مین آنا چھوڑدیا
اُسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحبؒ اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا
چاہیے رفتہ رفتہ درست ہوجاتا ہے **حضرت** خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالۂ
قدسیہ مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے
ہوتی ہے اوسوقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے

کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہی واللہ اعلم شرح وصایاے حضرت عبد الخالق غجدوانی رح مولفہ شاہ خوب اللہ آلہ آبادی علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اون کا نظر سے گذرا جس مین ملاقات حضرت حسن بصری رض اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات حضرت سلطان العارفین رض اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھی ہین واللہ اعلم

غزل تازہ وارد از رقم

کھلی ہی کس کی چشم نیم خواب آہستہ آہستہ
کہ اوٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

ہوے نشہ مین اختر بیحجاب آہستہ آہستہ
کہانتک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ

حواس و ہوش دیتے ہین جواب آہستہ آہستہ
چلا آتا ہی وہ مست شراب آہستہ آہستہ

غرض کیا تھی ترے جلوہ کو میری دیدۂ دل سے
لگا لاتے ہین یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ

دہان گلفشان کا اوسکے جب محفل مین ذکر آیا
ہوی رخصت دف و چنگ و رباب آہستہ آہستہ

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر مین
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

پسینا بھی جو مدہوشی مین آیا تو یہی سمجھے
چھڑکتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ

ہمارا جذبۂ دل جب اوسے بیتاب لاتا ہی
شکوہ حسن کہتا ہے جناب آہستہ آہستہ

عجب تاثیر دکھلائی کسیکی بے نیازی نے
خطائین ہو گئین آخر صواب آہستہ آہستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوے بلفظہ درج رسالہ ہذا ہین اور بفحواے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نام اسکا حدیث نعمت رکھا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله سبحانه اكمل الحمد كما يليق بشانه الاعلى
الصلوة والسلام الاتمان على سيد الرسل الكرام المجتبى وعلى اله واصحابه
البررة المتقى وبعد فيقول العبد المفتاق الى رحمة رب النشاتين محمد
ارشاد حسين عفى عنه ان الاخ الصالح الجامع لانحاء السعادة والصلاح
الحائز لانواع الرشادة والفلاح السيد النجيب والقرم اللبيب ذى
الخصائل المرضية والفضائل الصورية والمعنوية المولوى نور الحسن وقاه الله
سبحانه عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاه الى معارج الفطن ومراقى
الاخلاص فى السر والعلن قد طلب منى اجازة كتب الحديث التى حصل لى
قراءته وسماعه واجازته من الشيوخ الاجلاء واكابر العلماء والعرفاء
وان كان ذلك حاصلا له سابقا من عمائد الفضلاء وجهابذ العلماء لكنه
قصد بذلك اكثار طرق الرواية مكررا ومكملا واظهار اعتنائه بشان
هذا الفن الشريف الجليل مجملا ومفصلا والفيته للاجازة حريا ومن سفساف
الاوصاف بريا ومن رزايا الاخلاق تقيا فاجزته بشرائطه
المعتبرة عند ارباب هذا العلم السنى لجميع ما اروى من حضرة شيخى و
سيدى المجمع لكمالات الباطن والظاهر المنبع للمعارف الحقة لاولى النهى
والبصائر قطب اوانه وغوث زمانه الشيخ احمد سعيد الاحمدى رضى الله
تعالى عنه وارضاه واوصلنا ببركاته الى غاية ما اتمناه وقد قرأت عليه
مشكوة المصابيح بتمامه والصحيح للامام ابى عبد الله محمد اسمعيل البخارى
من اوله الى ختامه وسمعت بقراءة بعض المحصلين بعض الصحيح للامام مسلم

والجامع للترمذی والموطا للامام مالک فاجازنی بجمیع ذلک وسائر مرویاته من کتب الحدیث مثل الجامع لابی داؤد السجستانی والنسائی و ابن ماجہ والدارمی والحصن الحصین وغیرہا وھو کان یرویہا بطرق کثیرۃ واسانید شہیرۃ منہا عن الشیخ الاجل الخاتم المفسرین والمحدثین الشیخ عبدالعزیز الدہلوی عن شیخہ وابیہ العلامۃ قطب فلک الکمال مرکز دائرۃ الفضل والاجلال الشیخ ولی اللہ الدہلوی عن الشیخ ابی الطاہر محمد المدنی عن والدہ الشیخ ابراہیم الکردی الی اخرہ اسنادہ المشہورۃ ومنہا عن الشیخ الکامل امام الحقیقۃ والطریقۃ الشیخ عبداللہ المعروف بہ شاہ غلام علی عن شیخہ شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجانان المظہر عن الحاج محمد افضل ومنہا عن خال ابیہ الشیخ سراج احمد عن ابیہ الشیخ محمد مرشد عن ابیہ الشیخ محمد ارشد عن ابیہ الشیخ محمد فرخ عن ابیہ الشیخ محمد سعید عن ابیہ الامام الربانی مجدد الالف الثانی ومنہا عن ابیہ الشیخ ابی سعید عن ابیہ الشیخ صفی القدر عن ابیہما الشیخ عزیز القدر عن ابیہ الشیخ محمد عیسیٰ عن ابیہ الشیخ سیف الدین عن ابیہ القیوم حضرت الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الامام الربانی مجدد الالف الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وافاض علینا من برکاتہم وکمالاتہم آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتہ وھو ارحم الراحمین ؕ اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

العبد

محمد ارشاد حسین احمدی ۱۲۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ میگوید فقیر نور الحسن صانہ اللہ عن الآفات والمحن کہ در زمان فرخی نشان
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب دامت برکاتہ از کانپور قصد بھوپال فرمودہ خانہ
راقم را بقدوم میمنت لزوم نواختند مراقبہ احدیت ومعیت وغیرہ از جناب ایشان
اخذ نمودم واجازت دعای حزب البحر کہ ایشانرا از حضرت مولوی شاہ غلام محمد قادری مرحوم
رسیدہ ورا قم را فرمودند مناسب انستم کہ از خط جناب ایشان بلفظہ نقل نمودہ آید

اعتصام حزب البحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۝ الرحمن الرحیم ۝ ملک یوم الدین ۝ ایاک نعبد
وایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝ اٰمین الحمد للہ الذی خلق
السمٰوٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا
بربھم یعدلون ۝ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا ط
واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ۝ وھو اللہ فی السمٰوٰت و
فی الارض یعلم سرکم وجھرکم ویعلم ما تکسبون ۝ اللہ
لا الٰہ الا ھو ج الحی القیوم ۝ لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی
السمٰوٰت وما فی الارض ط من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ط
یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ج ولا یحیطون بشیء من علمہ

إِلَّا بِمَا شَاءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ج وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ج
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ه اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ط
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ
مِنْ رُسُلِهِ قف وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ه
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج
وَاعْفُ عَنَّا قف وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِينَ ه ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً
مِنْكُمْ لا وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ
ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ
لِلّٰهِ ط يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ط يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ج وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ه
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز
سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ صلے
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ج كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَاٰزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۵
رَبِّ سَہِّلْ وَیَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَیْنَا ہ یَا رَبِّ بِحَقِّ اَبَا تَا ثَاجَ حَا خَا دَ
ذَ رَ ا زَ ا سَ شَ صَ ضَ طَا ظَا عَ غَ فَا قَ کَ لَ مَ نَ وَ ھَا لَا ءَ یَا
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۵

قد تم الاعتصام من ھنا شروع فی حزب البحر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ
حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَ
اَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۵ نَسْئَلُکَ الْعِصْمَۃَ فِی الْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ
وَالْکَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الشُّکُوْکِ وَالظُّنُوْنِ
وَالْاَوْھَامِ السَّاتِرَۃِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُّطَالَعَۃِ الْغُیُوْبِ ۵ فَقَدِ ابْتُلِیَ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۵ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا غُرُوْرًا ط
فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا ھٰذَا الْبَحْرَ کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی
وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاھِیْمَ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِدَاؤٗدَ
وَسَخَّرْتَ الرِّیْحَ وَالشَّیَاطِیْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَیْمٰنَ وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَیْنِ
لِمُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لَنَا کُلَّ بَحْرٍ وَّبَرٍّ وَّعَبْدٍ وَّحُرٍّ ھُوَ لَکَ

فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ
وَبَرِّهِمَا وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ كٓهٰيٰعٓصٓ انْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝
وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۝ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ
الْغَافِرِيْنَ ۝ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَارْزُقْنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ۝
وَاهْدِنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْهَادِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ عِزَّةً وَّدَوْلَةً وَّرَحْمَةً وَّبَرَكَةً وَّ
كَرَامَةً وَّمَهَابَةً وَّرِيْحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَ
انْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ
مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَ
اَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا
فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْهُمْ
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَآءُ
لَطَمَسْنَا عَلٰى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ
لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝
يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ

آبآؤهم فهم غفلون ○ لقد حق القول على اكثرهم فهم لا يؤمنون ○
انا جعلنا فى اعناقهم اغللا فهى الى الاذقان فهم مقمحون ○ وجعلنا
من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشينهم فهم لا
يبصرون ○ شاهت الوجوه وعنت الوجوه للحى القيوم ○ وقد
خاب من حمل ظلما طسم طس طسم حم عسق مرج البحرين
يلتقين بينهما برزخ لا يبغين حم حم حم حم حم
حم حم الامر وجاء النصر فعلينا لا ينصرون حم تنزيل
الكتب من الله العزيز العليم ○ غافر الذنب وقابل التوب
شديد العقاب ○ ذى الطول لا اله الا هو اليه المصير ○ بسم
الله بابنا تبارك حيطاننا يس سقفنا كهيعص كفايتنا حم
عسق حمايتنا فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ○ ستر العرش
مسبول علينا وعين الله ناظرة الينا بحول الله لا يقدر احد علينا
والله من ورائهم محيط ○ بل هو قرآن مجيد فى لوح محفوظ ○ فالله
خير حافظا وهو ارحم الرحمين ان وليى الله الذى نزل
الكتاب وهو يتولى الصلحين ○ فان تولوا فقل حسبى الله
لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش
العظيم ○ بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شئ فى الارض ولا فى السماء و
هو السميع العليم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ○

الاختتام

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اَكْسِبْنِيْ مِنْ نُّوْرِكَ وَعَلِّمْنِيْ مِنْ
عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِيْ عَنْكَ وَاَسْمِعْنِيْ مِنْكَ وَاَبْصِرْنِيْ بِكَ
وَاَقِمْنِيْ بِشُهُوْدِكَ وَعَرِّفْنِيْ الطَّرِيْقَ اِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ
بِفَضْلِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ
يَا حَلِيْمُ اِسْمَعْ دُعَائِيْ بِخَصَائِصِ لُطْفِكَ اٰمِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ اَعُوْذُ
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ يَا عَظِيْمَ السُّلْطَانِ
يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا
دَافِعَ الْبَلَايَا يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ يَا حَاضِرًا لَّيْسَ بِغَائِبٍ يَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ
الشَّدَائِدِ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيْفَ الصُّنْعِ يَا حَلِيْمًا لَا يَعْجَلُ يَا جَوَادًا لَّا
يَبْخَلُ اِقْضِ حَاجَاتِنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِيْنَ يَا مُجِيْبُ يَا حَفِيْظُ
اِلٰهِيْ تَوَسَّلْتُ بِهٰذَا الْحِرْزِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَقْضِيَ لِيْ جَمِيْعَ حَاجَاتِيْ
وَمُرَادِيْ وَاَنْ تَدْفَعَ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ اَعْدَائِيْ وَاَحْسَادِيْ
اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةَ
اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ بِحَقِّ اٰهِيًّا اَشْرَاهِيًّا بِرَحْمَتِكَ يَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

طریق دعوت حزب البحر

بدانکه مشائخان نامدار و عاملان کامگار فرموده اند که این دعا برای برآمدن جمیع مهمات دینی و دنیاوی مجرب ست اگرچه میان داعی و مقصود او بعد المشرقین باشد از نیجاست که این را کبریت احمر و اکسیر اعظم میخوانند و فرموده اند که دعوت این دعا از همه ادعیه افضل ست بسبب آنکه رجعت را درین مدخل نیست و چون خواهد که عمل این بجا آرد باید که مراد خویش بخوبید و سلسلهٔ دعوت بصاحب این حزب یعنی شیخ الشیوخ قطب الوقت امام ابو الحسن الحسنی الشاذلی قدس الله سره متصل گرداند و هر روز وقت شروع بروح ایشان فاتحه خوانده بدرویشان چیزی صدقه دهد و هر نوبت باعتصام و اختتام قراءت کند و میان منزله در حین قراءت نشنید و الفاظ را درست خواند و جمیع شرائط عامل مرعی دارد و بعد اتمام بحسب مقدور گاو یا گوسفند یا مرغ ذبح کرده بفقرا التصدق نماید و اجازت این دعا بنا اهل ندهد امام مذکور صاحب این حزب میفرماید که هر که این دعا را برعایت شرائط برای مهمی که خواهد بحصول انجامد خصوصاً برای جذب دوست و دفع اعدا و شفای مریض و امن طریق و سلامتی سفر و حفظ کشتی و تسخیر سلاطین وغیره و ادای دین و کشایش بخت دختران و حصول توانگری و زیادتی فهم و شرح سینه و کمال معرفت حق و سلامتی ایمان از غارت شیطان اکنون شرائط دعوت این دعا که چند طریق باین ضعیف رسیده است در یابد اول صغیر دوم وسیط سوم کبیر چهارم اکبر و آن بر دو نوع ست پس باید که به نیت صغیر تا سه روز هر روز بست و یک بار بخواند و به نیت وسیط تا دوازده روز هر روز سی بار بخواند و به نیت کبیر تا سه روز هر روز بست و یک بار قراءت نموده تا چهل روز

ہر روز چہل بار بخواند و بہ نیت اکبر تا سہ روز چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ ہر روز یک صد و بست بار بخواند یا آنکہ دوازدہ ہزار را بر چہل و یک روز قسمت نمودہ بخواند و ہر چند کہ شرائط بیشتر بجا آرد عمل کامل تر بدست آید اگر این ہر چہار یا پنج طریق میسر گردد عامل اکمل گردد و اگر این قدر نتواند دو طریق اول البتہ معمول سازد و بعدہ برای ہر مطلبی تا سہ روز برعایت شرائط مذکورہ بعد وے کہ گفتہ شد دعوت کند اگر در اجابت تاخیر بیند سہ مرتبہ اعادت نماید باید کہ این ہفت چیز را مرعی دارد یکی آنکہ چون بمحل وسخر لنا ھذا البحر رسد در حین تلفظ لفظ ہذا مراد خود بخاطر بگذراند دوم آنکہ چون بمحل کھیٰعص رسد سہ بار این لفظ بگوید و بعد ہر حرفی یک انگشت راست و یک انگشت چپ بگیرد و عقد ہا را نگاہدارد و چون لفظ حم عسق رسد بعد ہر حرف چنانچہ انگشتہا گرفتہ بود بکشاید و در بستن و کشادن ابتدا از خنصر کند و رعایت تقدیم انگشت راست بر چپ مرعی دارد سوم آنکہ چون بمحل کل شئی قدیر رسد مراد خود در دل بگذارد چہارم آنکہ چون بمحل شاھت الوجوہ رسد اعدا را در خاطر آرد پنجم آنکہ چون بہ حم ہفتگانہ رسد بہر حم باد بطرفی دمد اول بطرف دست راست دوم چپ سوم پیش چہارم پس پنجم بالا ششم فرو ہفتم بر خود تا چون شش جہت تمام کند این دعا خواند اللّٰھم لا تقتلنی بغضبک و لا تھلکنی بعذابک و عافنی قبل ذلک اللّٰھم لا تؤاخذنی بسوء عملی و لا تسلط علی من لا یرحمنی و کف ایدی الظلمین عنی یا حفیظ احفظنی یسر امور ی وحصل مرادی و درین محل مراد خود از حق سبحانہ تعالیٰ خواہد و ہفتم گفتہ بر خود و بر ہر دو کف دست

ففٔ زده بر تمام اعضای خویش فرود آرد ششم آنکه چون بمحل کھیعص کفایتنا و حمعسق حمایتنا برسد بترتیب سطور اصابع را ببندد و بکشاید ہفتم آنکه چون اختتام باتمام رساند سه بار لفظ آمین گوید و ہر بار دست راست بر زمین زند و مراد خود در خاطر آرد و وظیفهٔ این دعا یکبار صبح قبل از نماز و بعد از نماز عصر یک بار بین العشائین خواند حضرت شیخ الاولیا پیر دستگیر قدس الله سره و اوصل الینا فتوحه بخط مبارک خود رقم فرموده اند که اگر قبل از نماز فجر قراءت آن میسر نیاید برای تدارک آن بعد نماز جمعه بجهت تراویح روح صاحب این حزب و مشائخ سلسلهٔ ایشان یکبار حزب و یک بار فاتحه و یک بار آیة الکرسی و سه بار اخلاص خوانده ثواب آن بروح شان بخشند و استمداد همت نماید و منقول ست که اگر ہر روز یا ہر شب این دعا را خواند همیشه در عصمت حق باشد و خاتمه او بخیر انجامد اگر بادشاهی یا دشمنی خواهد که او را مضرتی رساند باید که این دعا خوانده و برکفِ دست خود ففٔ زده بر سر و تمام اعضا فرود آرد منقاد وش گردد اگر بجهت خوف درندگان خواند امان یابد اگر بکارے درمانده باشد باید که در مقام خالی و مصفا بعد غسل دو رکعت ادا نموده این دعا پنج بار یا ہفت بار خواند آن کار بانصرام رسد و این را حرز العصریه میگویند یعنی بعد عصر بهر نیتے که خواهد بحصول انجامد و ہر که مواظبت نماید جملهٔ موجودات منقاد او گردند و بانواع فوائد بهره مند گردد و در دنیا و آخرت غنی شود حالا طریق دعوت دریابد باید که برای محبت ہر روز تا سه روز چهل و یکبار بر گلاب خوانده بدہد و چون به محل وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ رسد بمقدار بار يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ گوید الٰهی محبت

وسودت فلان بن فلان را در دل وجان و جمیع جوارح ومغز و استخوان فلان
بن فلان پدید گردان چنانکه یک لحظہ بی او بودن نتواند آمین آمین آمین آمین
وبهر آمین کف دست خود بر زمین زند پس آن گلاب را در شیشه نگاه دارد
وهر گاه که مقابل محبوب ومطلوب رود قدری ازان بر کف دست مالیده
بر روے فرود آرد ایضًا برای دفع اعداد عقد اللسان تا سه روز هر روز سی سه بار
بخواند وچون بمحل وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا رسد هفتاد بار اسم یَا قَاهِرُ
ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاهِرُ خوانده گوید
از شر ومکر و قهر و غضب فلان بن فلان مرا نگاهدار و او را بخود مشغول گردان
وچشم وگوش وزبان او را بسته دار و زود وش هلاک کن فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ایضًا برائے شفای مریض هر روز
تا سه روز بست وپنج بار خواند وچون بمحل بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ
اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رسد هفتاد بار خواند
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۵
بعده سه بار گوید یا شافی شفا بخش فلان بن فلان را از جمیع علل و امراض
بحق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایضًا برائے ایمنی از راه و سلامتی از سفر
قبل ازانکه مسافر شود سه روز روزه دارد و هر روز دوازده بار بخواند
وچون بمحل بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَیْنَا رسد هفتاد بار یَا حَفِیْظُ احْفَظْنِیْ
مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ گوید و در وقت روانه شدن
وفرود آمدن و محل خوف یکبار لازم دارد ایضًا بجهت حفظ کشتی پیش ازانکه

سوار شود تا سه روز هر روز هفده بار بخواند و چون بجل وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ
رسد هفتاد بار گوید آلٰہی خود را و مال و اسباب خود را بتو امانت می سپارم
و با خیریت بساحل رسان و تا آنکه در کشتی باشد هر روز بعد اوقات خمس صلوٰة
یک بار ورد خود سازد و در حین طوفان تا آن زمان خواند که طوفان فرو نشیند
ایضاً بجهت تسخیر سلاطین و حکام وغیره تا سه روز هر روز بست و یک بار
خواند و چون بجل یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ رسد هفتاد بار گوید یا عزیز عزیز
گردان مراد رچشم فلان بن فلان بعده یک بار اَلَمْ نَشْرَحْ و سی بار اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ
قرأت کند و بعد اتمام دعوت هر گاه که بخانهٔ او رود یک بار حرز خواند
ایضاً برائے ادای دین تا سه روز هر روز پانزده بار خواند و چون بجل
وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ رسد هفتاد بار بگوید اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ
بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَبِطَاعَتِکَ
عَنْ مَعْصِیَتِکَ بکرم حق زود ادا شود ایضاً بجهت کشایش بخت دختران
تا سه روز هر روز بر آب باران یا بر آب چاه که در شب کشیده باشد
یک بار خوانده دم کند و چون بجل وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ رسد هفتاد بار
قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ بخواند بعده بآن آب دست و پای
او شسته بجای پاک اندازد که پای کسی بران نیفتد یا در آب جاری بریزد
عنقریب الایام بجد عار سد ایضاً بجهت توانگری تا سه روز هر روز بست
و هفت بار خواند و چون بجل وَانْشُرْهَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ رسد هفتاد بار بگوید
یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّاسِعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ

وہر روز ہفت درویش را طعام با شیرینی بوسع خود دہد تا ابواب فتوح
برو کشادہ گروند ایضاً ازدیاد فہم و انشراح صدر تا سہ روز ہر روز پانزدہ بار
بر نبات یا گلاب یا شیرینی یا چیزے شیرین خواند چون بمحل بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ رسد ہفتاد بار گوید رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ
اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ و بعد اتمام دعوت ہر روز
پارۂ ازان بخورد ایضاً بجہت کمال معرفت و غلبۂ حال تا سہ روز ہر روز نوزدہ بار
خواند و چون بہ محل مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ رسد ہفتاد بار
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ گفتہ بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ وَحَقِيْقَةَ الْيَقِيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
ایضاً بجہت سلامتی ایمان از غارت شیطان ہر روز تا سہ روز دہ بار بخواند
و چون بمحل حَسْبِيَ اللّٰهُ تا الْعَظِيْمِ رسد ہفتاد بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اِيْمَانًا صَادِقًا وَّيَقِيْنًا كَامِلًا وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ
الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ يَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ
اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ خواند ایضاً بعض مشائخ
علیہ الرحمہ فرمودہ اند کہ بعد اداے شرائط عروج ماہ غسل پاک کردہ وجامہ
پاک پوشیدہ و عود سوختہ براے ہر حاجتے تا دوازدہ روز ہر روز سی بار
بخواند مقرون باجابت گردد و دیگر طریق آنست کہ تا ہفت روز بدین طور
بخواند کہ تا شش روز پنجاہ و یک بار و یک روز پنجاہ و چہار بار بخواند
کہ ہمگی ہفت یوم سیصد و شصت بار میشود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زوائد فوائد حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مین نے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرماتے ہین کہ تمہارے سبب سے ہزارون بخشے جائین گے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مین نے حضرت مصباح العاشقین رح کو دیکھا کہ حضرت مجدد رض سے فرماتے ہین تمنے ہمارا لڑکا چھین لیا حضرت مجدد نے فرمایا کہ اپنا اپنا مقسوم ہی حضرت قاری صاحب نے فرمایا کہ ایک بار میرے ہاتھ پانون رہگئے حرکت کرنا دشوار تھا چار مہینے اسی طرح گزرے جب حاضر خدمت حضرت قبلہ ہوا آپ نے فرمایا تم اچھے ہو مین اوسی وقت اوٹھ کھڑا ہوا گویا بیماری نتھا حضرت قاری صاحب نے فرمایا کہ مین نے حضرت جنید بغدادی رح کو دیکھا مجھسے فرماتے ہین کہ ہم تمھارے پیچھے نماز پڑھین گے اور نماز مین اقتدا فرمایا بعد نماز کے تشریف لے گئے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مین نے شب قدر مین دعا کی کہ احمد میان میری مثل ہون مدت دراز ہوئی کہ حین حیات حضرت قبلہ مین حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا تھا کہ مجکو بشارت ہوئی بعد حضرت قبلہ کے جناب احمد میان صاحب اون کے جانشین ہون گے ایسا ہی میان عبداللہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا فوقع کما قال حضرت رمضان خان مرحوم نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت قبلہ سامنے سے مزار شریف حضرت اخی جمشید راجگیری رح کے گذرے اوسوقت آپ نے فرمایا کہ یہ بزرگ ہمپر رشک کرتے ہین کہ ہمارے خاندان مین کیون نہوے حضرت میر صاحب علی مرحوم نے ایک سال پیشتر حضرت قبلہ سے انتقال فرمایا یہ درود میر صاحب موصوف نے حضرت قبلہ سے نقل کیا واسطے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد النبی الامی

الطاہر الزکی وعلی آلہ واصحابہ کذٰلک برحمتک یا ارحم الراحمین
۳۰۰ بار وقت خواب یا تہجد کے پڑھنا چاہیے حضرت مولانا مولوی تجمل حسین
صاحب نے تعداد درود شریف اللہم صل علی محمد وعترتہ کی گیارہ سو بار حضرت
قبلہ سے نقل کی یہی تعداد ارشاد رحمانی وفیوض رحمانی مین نظر سے گزری
مولانا موصوف نے حضرت قبلہ سے اس آیہ کریمہ کے معنی نقل فرمائے
فلما تجلی ربہ الخ جب جھلک دکھلائی اوس کے پالن ہار نے جناب حکیم
عظمت حسین صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل کیا کہ آپ کو ایک جن صحابی کی
بیواسطہ رویت ہوئی تھی حضرت پیر ومرشد نے فرمایا کہ بعض مستور الحال مین
وہ نسبت ہوتی ہی کہ بڑے بڑے مشاہیر مین نہین ہوتی حضرت قبلہ نے کتاب البیع
والشرا کا ترجمہ فرمایا کتاب ہی بہ بسیار کی حضرت میان عبداللہ شاہ صاحب نے
ورد لاحول ولا قوۃ الخ مین ہر سو بار پر العلی العظیم بڑھانے کو فرمایا ختم
خواجگان وختم قادریہ وغیرہ مندرجہ رسائل حضرت سید محمد مدنی شاہ صاحب نے
فرمائے حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ نے ۲۲ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ ہجری مین انتقال
فرمایا مزار اقدس گنج مراد آباد مین روبرو مسجد شریف کے گنبد مقبرۂ
قدیم مین ہے یزار وتبرک تواریخ انتقال کو حضرت پیر ومرشد سید
احمد میان صاحب دام فیوضہ نے بحسب درخواست ارباب ارادت کے
چھپوایا ہے اور اس تواریخ نامہ کے دیباچہ مین کسی قدر احوال وصال حضرت
قبلہ کا درج فرمایا ہے جس سے بشارات جانشینی آنجناب کے ملفوظات فیض آیات
حضرت قبلہ سے واضح ولائح ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد واٰلہ
واصحابہ اجمعین واضح ہو کہ اس رسالہ کا نام **فیض وبرکت** ہے
رسالۂ شہرۂ آفاق مین مذکور ہو کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مدت دراز
صحبت مین حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی رہے تصریح اسکی شیخ
احمد صاحب مکی نے حضرت قبلہ قدس سرہ سے یون نقل کی کہ آپ حضرت
خواجہ کی صحبت مین آیا جایا کرتے تھے شیخ احمد صاحب مکی نے حضرت قبلہ رضہ
سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا حضرت سالار مسعود غازی رضہ سید اور شہید تھے
لیکن حضرت شاہ مدار رضہ کو نہین پہونچتے۔ شیخ احمد صاحب مکی حضرت قبلہ رضہ
کی خدمت مین شرح وقایہ سناتے تھے راقم اسوقت حاضر تھا حضرت نے فرمایا
کہ صاحب ہدایہ وصاحب شرح وقایہ باخدا لوگ تھے درویشون کے پاس آیا جایا
کرتے تھے پھر فرمایا کہ ہم کو یاد آتا ہو کہ ان سے ملاقات ہوئی ہے حضرت مولانا
مولوی محمد علی صاحب دام برکاتہ بڑے خلیفہ ہمارے حضرت قبلہ رضہ کے ہین
پیغام محمدی وغیرہ تصانیف آپ کے مشہور خاص وعام ہین ندوۃ العلما کو
آپ کی ذات فیض آیات سے رونق تمام ہے حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھکو
عالم خواب مین اپنے جد بزرگوار سے طریقۂ قادریہ وسہروردیہ کی اجازت
حاصل ہوئی اور حضرت موصوف کو علاوہ اسناد مندرجہ ارشاد رحمانی کے
سند حدیث مولانا مولوی آل احمد صاحب سے ہے حضرت قاری صاحب
اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین ایک بار نسب کا تذکرہ تھا

آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ
جب صور پھونکا جائیگا نسب نامے بیکار ہو جائینگے۔ حضرت قاری صاحب نے
حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ حصن حصین کو پڑھکر سیکڑون ولی ہو گئے ایک
مجذوبی نے آپ سے توحید وجود و شہود کا استفسار کیا فرمایا کہ توحید شہود
بہتر ہے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے معمولات مین صیغہ درود
اللھم صل علی محمد و عترتہ الخ بلا تعداد ہے لیکن سو بار سے کم نہونا چاہیے
جب رسائل عشرہ راقم کے مطبوع ہوے تھے تو ایک صاحب نے اوسکا رد چھپوایا
حضرت نے فرمایا کہ اسکا جواب کچھ نہ لکھو راقم نے سکوت کیا بعد ازان جناب
مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی نے اوسکا جواب معقول تحریر
فرمایا بعد طبع کے ایک نسخہ راقم کو بھیجا راقم نے رسائل مجموعہ مین ملفوظات
حضرات بیواسطہ اور بواسطہ ناقلان اقوال کے بلا ترتیب بغیر لحاظ تقدیم و تاخیر
تحریر کیے ہین مناسبت ہر ایک امر کی ارباب بصیرت سے معلوم کرنا چاہیے تفصیل
اجمال و توضیح ابہام و حل اشکال اونھین کا منصب ہے منشی سالک رام مرحوم کا نام
حضرت رضہ نے مقبول احمد رکھا تھا میکو لال مرحوم جنکا تذکرہ سابقاً درج
ہو چکا ہے اون کے چچا تھے حیدر علی صاحب نے حضرت قبلہ رضہ سے نقل کیا
کہ آپ نے فرمایا میری قبر سے فیض ہوگا شاہ خادم صفی مرحوم کا جب
انتقال ہوا تو حضرت قبلہ رضہ نے اپنے خادم میان امام علی کو فرمایا کہ ہماری طرف سے
مٹی دے آؤ حالانکہ مسافت دس کوس کی تھی وہ فوراً پہونچ گئے اور شریک ہوے
حضرت قبلہ رضہ سے ہر فرقہ کے لوگ عقیدت رکھتے تھے چنانچہ ایک بار لفٹنٹ گورنر

آپ کی زیارت کو آئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت سلطانجی رضی اللہ تعالی عنہ سے
قبر مین سوال ہوا کہ نکاح کیون نہین کیا اسی اثنا مین حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ
تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمارے حکم سے نہین کیا راقم کو حضرات نے بشارت دین
و دنیا کی فرمائی والحمد للہ علی ذلک حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
کہ عرس مین حضرت قبلہ قدس سرہ کے بڑی برکت ہوئی ۲۲ ہزار بخش تقسیم ہوے
مجمع اخلاق جناب میان رحمۃ اللہ صاحب فرزند اول حضرت پیر و مرشد کے ہین
اور مکرمی جناب میان نعمۃ اللہ صاحب فرزند ثانی آنجناب مستطاب کے ہین دام الطافہما
واضح ہو کہ یہ مجموعۂ رسائل کہ مشتمل ۴۰ رسالے پر ہے حضرت
مصنف نے باہتمام کامل اس کو تصحیح فرماکر چھپوایا ہے
اگرچہ سابقاً یہ رسالے بارہا مطبوع ہو چکے ہین لیکن
اس مرتبہ عبارات زائدہ و مکررہ کو ان مین سے حذف
کر دیا ہی اور اغلاط کتابت سابقہ کو صحیح فرمایا ہے
علاوہ ان رسائل کے مؤلفات حضرت مصنف کے
اور بہت ہین لیکن چونکہ وہ صرف تالیف یعنی نقل
و انتخاب عبارات دیگر کتب و رسائل ہین اور
نیز بارہا طبع ہو چکی ہین لہذا اون
تالیفات کو اس مجموعہ مین
درج نہین کیا
فقط

قطعهٔ تاریخ از نتائج طبع عالیحضرت خواجه عزیز الدین صاحب عزیز دام ظله العالی

نیّر برج شرف نور الحسن — آنکه کسب نور از وی کرده هور
هم بعلم ظاهرش باشد نظر — هم بعلم باطنش آمد عبور
مسندش سجادهٔ عرفان بود — حلقهٔ اسرار او بزم سرور
شخص او را جای باشد در گلیم — گرچه زیب پیکرش آمد سمور
جلوت او فی الحقیقت خلوت است — غیبت او هست در معنی حضور
فضل رحمانی و لطف احمدی — دارد از تحریر و تقریرش ظهور
سرمه سای گرده با میل قلم — بهر آن کش چشم باطن هست کور
کرد انشا خوش سوادی روشنی — دوده اش گوئی بود از شمع طور

سال طبع دلفروزش شد رقم
این سواد است از تجلی های نور

ایضاً

رایمن امروز بکسب ضیا — جانب نور الحسن آور درو
آنکه بود ماه جهان کمال — آنکه بود مهر سپهر علو
خامه اش از برگ و نوای سلوک — دفتری آراسته با رنگ و بو
نامه اش افروخته شمعی که شد — روشن از و انجمن چار سو

شد سنهٔ طبع مکرر رقم
جلوهٔ تکرار تجلی او

قطعهٔ تاریخ طبع مصنفهٔ عالیجناب خواجه نور الدین صاحب دام ظله

سیّد عالی نسب نور الحسن خان آنکه هست — واقف رمز حقائق کاشف اسرار دین
حضرت احمد میان را در طریق معرفت — او بود اعظم خلیفه در همه مسترشدین

در صفوف اصفیا سر حلقہ شخص وی بود — در صنوف اغنیا او آمدہ مسند نشین
اتصال دولت فقر وغنا گو نادرست — ای خوشا قسمت کہ از حق قسمتش شد آن واین
جلوۂ حق در نظر دارد زشش سو چشم او — تحت وفوق وپیش وپس اندر یسار ودر یمین
آنکہ دارد چشم بینا چون نہ بیند جلوہ اش — ثم وجہ اللہ برہانیست در قرآن مبین
اللہ اللہ کرد تصنیف او کتاب لاجواب — بر حقائق فہمی او آفرین صد آفرین
از مضامینش دل صاحبدل آمد پر ضیا — وز سوادش دیدۂ اہل بصیرت سرمگین

از پی تاریخ سال طبعش آمد این ندا
وہ چہ زیبا تحفۂ ارباب عرفان ویقین

قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ فکر رسا شاعر یکتا منشی شکر اللہ صاحب المتخلص بہ سہیل

سپہر مرتبہ نواب مستطاب مآن
بشہر شہر ز خلق حسن شدہ مشہور
وظیفہ ذکر حق اور الجواب بیداریست
کہ باہمہ بود او لیک باشد از ہمہ دور
نکات ورمز حقیقت کہ بود در خفا
ندا ز غیب رسیدان سعیکم مشکور

کہ ذکر خیر وی آمد بہر زبان مذکور
کلید مخزن اسرار دین بان وی است
نفس شمردہ بر آرد ز غفلت بشعور
چہ خوش بعلم حقائق نوشت این تصنیف
ز کلک نکتہ نگارش گرفت رنگ ظہور
چو طبع گشت بتاریخ سال گفت سہیل

حسن خصائل نور الحسن بود نامش
بگنج سر حقائق دلش بود گنجور
میان مجمع خلوت در انجمن دارد
عیان تجلی طورش شدہ زبین سطور
بی مصنفش این بس بود دلیل قبول
باین سواد شود چشم اہل دل پر نور

قطعۂ تاریخ طبع از تصنیف لطیف منشی عبد الباری صاحب محرر وبنگار مہری آبو المجیر میان سید نواب نور الحسن خانصاحب بہادر مصنف رسالہ

نور الحسن آنکہ در تصوف
امکان بوجوب منضم آمد
ملفوظ پاک فضل رحمان

دانای رموز اعظم آمد
سیر است بدین دہم بدنیا
از کوشش او فراہم آمد
ملفوظ ز قطب عالم آمد
۱۳۱۵ھ

چون گشت دلش مقام یزدان
در ہر دو جہان مکرم آمد
تاریخ طبع این صحائف

تمت

کاتب کتاب ہذا — نامی پریس لکھنؤ ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء مطابق ماہ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ من الہجرۃ قطب الدین احمد باہتمام ... — محمد مصطفی علی لکھنوی

فہرست رسائل کتاب مجموعۂ رسائل